

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا  
اور جو کچھ تم کو رسول سے آئے گا اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو

# فِتْنَةُ الْكَافِرِ حَدِيث

غلام احمد پرویز و دیگر منکرین حدیث کے بارے میں  
علمائے امت کا متفقہ فتویٰ

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکی رحمۃ اللہ علیہ  
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم اسلامیہ  
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی - پاکستان

ناشر

ختم نبوت اکیڈمی (انڈن)

387 KATHERINE ROAD FOREST GATE  
LONDON E7 8LT UNITED KINGDOM  
Phone: 020 8471 4434  
Mobile: 0798 486 4668, 0795 803 3404  
Email: khatmenubuwat@hotmail.com

نام کتاب : فقہ انکار حدیث

مصنف : حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی رحمۃ اللہ علیہ  
سابق رئیس دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیہ  
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

باہتمام : مولانا سہیل باوا (لندن)  
فاضل جامعۃ العلوم الاسلامیہ  
علامہ بنوری ٹاؤن، کراچی۔

ناشر : ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

تعداد : ۵۰۰۰

سن اشاعت : دسمبر ۲۰۰۶ء

نوٹ:

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی جانب سے  
مفت تقسیم کی جارہی ہے۔

Jamiat-ul-Uloom-ul-Islamiyyah  
Allama Muhammad Yusuf Banuri Town  
Karachi - 5 Pakistan

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



جامعہ اہل علم والادب  
طريقہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن  
کراچی-۵ پاکستان

Ref. No. \_\_\_\_\_

Date. ۱۲/۱۱/۲۰۰۶

۲۰۰۶ ر ۱۲

اجازت نامہ

کتاب "فنیہ انکار حدیث" تالیف  
مولا مفتی ولایت علی صاحب  
جسے کی نشر و اشاعت  
کے حقوق "جلد دعوت و تحقیق" جامعہ  
علوم اسلامیہ کو حاصل ہیں۔ اس کتاب  
کی طباعت کی اجازت جناب عبدالرحمن یعقوب دادا  
کردیجاتی ہے، وہ اسے چھاپ کر اللہ تعالیٰ  
کرنا چاہتے ہیں۔  
عبدالرحمن یعقوب دادا  
صدر  
جلد دعوت و تحقیق

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

### عرض ناشر

خیر شرکی باہمی کشمکش ازل سے چلی آرہی ہے اور تاقیامت رہے گی۔ سعادت بخت ہیں وہ لوگ جو اس ماحول میں ایمان و اسلام پر ثابت قدم رہتے ہوئے اس اسلام کی سر بلندی اس کے تحفظ میں لگے ہوئے ہیں۔

تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ مسلم معاشروں میں ہر دور ہر زمانے میں اسلام کے مقابل ہدی کی قوتیں موجود رہی ہیں لیکن ان فتنہ گرد قوتوں کو کبھی بھی پینے کا موقع نہیں ملا۔ اسلاف علمائے کرام، محدثین اور متکلمین نے نیابت محمدی کا حق ادا کرتے ہوئے ان فتنوں کا بھرپور محاسبہ کیا۔ حق اور باطل کو واضح کیا۔ قرآن و سنت کی صحیح تعبیر و تشریح سے امت کو آگاہ کیا اور ان کے ایمان کو فتنوں کی زد میں آنے سے بچایا۔

حالیہ دور میں مختلف قسم کے فتنے دنیا بھر میں از سر نو سر اٹھ رہے ہیں جن میں سے ایک قادیانی اور دوسرا پرویزی فتنہ ہے۔ یہ سب فتنے اپنے اپنے میدان میں سرگرم عمل ہیں۔ قادیانی فتنہ کو تو علمائے کرام نے اپنی مسلسل جدوجہد کے ذریعہ بے نقاب کر دیا لیکن پرویز کا فتنہ ہمارے معاشرہ میں ہی پروان چڑھ رہا ہے۔

اس فتنہ کے سرخیل غلام احمد قادیانی کا ہم نام غلام احمد پرویز تھا جس نے اپنے دجل و تلخیص سے پڑھے لکھے طبقے کو زیادہ متاثر کیا۔

ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آ رہا ہے کہ باطل قوتوں نے امت مسلمہ کا رشتہ آنحضرت ﷺ سے کاٹنے کی کوشش کی۔ غلام احمد قادیانی نے احادیث کوردی کی ٹوکری میں پھینکنے کے لائق قرار دیا تو غلام احمد پرویز نے احادیث کو لغویات قرار دیا۔



غلام احمد قادیانی نے چودہ سو سال کے اسلاف کو غیر معتبر قرار دیا تو غلام احمد پرویز کا بھی چودہ سو سال کے صحابہ کرامؓ، تابعینؓ، تبع تابعینؓ، آئمہ مجتہدین اور علمائے امت پر اعتبار نہیں۔ غلام احمد قادیانی کے نزدیک قرآن کی تشریح و تعبیر وہی تعبیر ہے جو اس نے کی ہے اسی طرح غلام احمد پرویز کا نظریہ بھی وہی ہے۔ جس طرح غلام احمد قادیانی نے قرآن کی معنوی تحریف کی ہے، ٹھیک اسی طرح غلام احمد پرویز نے بھی جا بجا قرآن کریم کے نئے معنی گڑھے، غرضیکہ غلام احمد پرویز نے ایک نیا ماڈرن اسلام ایجاد کیا۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ وہ صرف منکر حدیث ہے لیکن اس کی تعلیمات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ دراصل وہ منکر قرآن تھا۔

غلام احمد پرویز کے فتنہ نے جب دور ایوبی میں سر اٹھایا تو حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ، حضرت مولانا محمد شفیعؒ اور حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹوکی جیسے علمائے کرام میدان عمل میں اُترے۔ انہوں نے اس فتنہ کا خوب محاسبہ کیا اور پرویز کے کفریہ عقائد سے آگاہ کیا اور علمائے کرام و مفتیان کرام سے پرویز کے کفر پر فتویٰ حاصل کیا۔

زیر نظر کتاب ”فتنہ انکار حدیث“ بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ یہ دراصل شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی ولی حسن خان ٹوکی رحمہ اللہ کا تحقیقی فتویٰ ہے۔ اس فتوے پر سابق مشرقی اور مغربی پاکستان کے علماء اور علماء عرب نے پرویز کے کفر پر دستخط ثبت کئے ہیں۔ یہ فتویٰ بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا اور خدام حدیث کے لئے زبردست ہتھیار ثابت ہوا۔

یہ کتاب آخری مرتبہ ۱۴۰۵ھ میں شائع ہوئی، اس کے بعد نایاب تھی۔ آج کے دور میں چونکہ انکار حدیث کا فتنہ ایک مرتبہ پھر عالم اسلام کے مختلف خطوں میں جدیدیت پسندی، روشن خیالی، رواداری اور مذہبی آزادی کے پردوں میں پھیل رہا ہے۔ امریکہ، کینیڈا، برطانیہ و یورپ کے دیگر ممالک اور عالم عرب میں یہ فتنہ سرگرم عمل ہے۔ غلام احمد پرویز کے ماننے والے انٹرنیٹ، لٹریچر کے ذریعہ بھی دنیا بھر میں کام کر رہے ہیں۔ برطانیہ میں ان کے کئی ایک مراکز بھی قائم ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ اس کتاب کو ایک مرتبہ پھر شائع کیا جائے تاکہ دور جدید کے فتنہ انکار حدیث کو سمجھنے میں مدد مل سکے۔

یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے نئے سرے سے کمپوزنگ کروا کر شائع کی جا رہی ہے۔ گوکہ اس کتاب کے ”جملہ حقوق محفوظ“ نہیں تھے تاہم پھر بھی برائے دیانت و امانت اس کتاب کی اشاعت کے لئے حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر دامت برکاتہم العالی سے باقاعدہ اجازت حاصل کی گئی اور اب یہ کتاب ختم نبوت اکیڈمی (لندن) کی طرف سے آپ کی خدمت میں پیش ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اس محنت کو قبول و منظور فرمائیں۔

آمین یا رب العالمین

عبدالرحمن باوا

عالمی مبلغ ختم نبوت اکیڈمی (لندن)

دسمبر ۲۰۰۶ء

☆☆☆☆☆

☆☆☆

☆

## بسم الله الرحمن الرحيم

ایوب خان صاحب کے دور حکومت میں سیاسی طور پر پاکستان میں کیا تبدیلیاں ہوئیں اور ان کا کیا انجام ہوا، اس کی طویل داستان ہے اہل قلم نے اس پر لکھا اور لکھتے رہیں گے، دینی اعتبار سے کچھ تبدیلیاں کی گئیں مثلاً:

۱۔ اوقاف کو حکومت کی تحویل میں لے گیا، مساجد اور مزارات کی آمدنی واقفین کی شرائط کے علی الرغم حکومت کی صوابدید کے مطابق خرچ کی جانے کا اختیار لیا گیا اور اس طرح لاکھوں روپوں کی آمدنی سرکاری آفیسران کی گران بہا مشاہرات پر خرچ کی گئی ”شرط الواقف کنص الشارح“ کے حکم شرعی کو پس پشت ڈالا گیا، پھر اس آرڈیننس کو مارشل لاء کا تحفظ دیا گیا، غالباً کسی جج صاحب نے اوقاف کو حکومت کے تحویل میں لینے کا قانون کو توڑ دیا اور اپنے فیصلہ میں لکھا کہ فقہاء کرام کے متفقہ فیصلہ کو تبدیل کرنے کا حق نہیں، اس قانون کے نفاذ سے کچھ فائدہ بھی ہوا، بعض مزارات پر جو شیطانی حرکتیں ہوتی ہیں، ان میں کمی تو آئی البتہ اسلامی فقہ کے قوانین اور قواعد کی خلاف ورزی کا جرم معاف نہیں کیا جاسکتا۔

۲۔ عائلی قوانین کا اجراء بھی اسی دور نامساعد میں ہوا انگریزی دور میں باوجود خرابی بسیار اسلامی عائلی قوانین کسی حد تک محفوظ تھے، منکرین حدیث اور بے پردہ اور دین سے برگشتہ خواتین کے اصرار اور کوشش سے عائلی قوانین جاری کئے گئے۔ علمائے حق نے ان کے خلاف تفصیلی مقالات اور مضامین لکھے اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کر کے ثابت کیا کہ ان قوانین کا دین سے دور کا بھی تعلق نہیں، سرکاری مولویوں نے اگرچہ ان کو اسلامی قوانین ثابت کرنے کا ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن ثابت نہیں ہو سکا۔ اس زمانہ میں احقر نے ان کے خلاف سلسلہ مضامین و مقالات شروع کیا جو انشاء اللہ زیور طبع سے آراستہ ہو رہے ہیں اسی زمانہ میں راقم نے ایک طویل مقالہ میں یہ ثابت کیا کہ اسلام سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں، منکرین حدیث اور غلام احمد پرویز کی تحریرات ان کے مآخذ میں مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد شفیع صاحب قدس سرہ العزیز اس سے بڑے خوش ہوئے کہ آپ نے سچی بات لکھ دی ”ہفت روزہ شہاب“ لاہور میں یہ مضمون چھپا تھا۔

۳۔ خاندانی منصوبہ بندی کو زور شور سے شروع کیا گیا۔ سرکاری ذرائع ابلاغ اس کے لئے بے دریغ وقف کئے گئے اس طرح دین دشمن ملکی و غیر ملکی عناصر کو خوش کرنے کی کوشش کی گئی۔

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ واسعہ و قدس اللہ سرہ العزیز دین کے معاملہ میں بہت ہی حساس دردمند دل رکھتے تھے، دین پر اگر کوئی شخص حملہ کرے یا دینی حکم کو تبدیل کرنے کی کوشش کرے۔

حضرت مولانا اس کے مقابلہ کے لئے سینہ سپر ہو جاتے تھے اور ارمکانی حد تک کوشش فرماتے، اسی دور میں مولانا کو باوثوق ذرائع سے یہ خبر پہنچی کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی صدارت کے لئے غلام احمد پرویز علیہ ما علیہ پر حکومت کی نگاہ انتخاب پڑی ہے مولانا کو اس خبر سے فکر مند ہونا ناگزیر تھا، مولانا چاہتے تھے کہ یہ شخص منکر حدیث ہی نہیں بلکہ منکر قرآن ہے یورپ اور روس کی فکر مستعار اس کا نظریہ حیات ہے جس کو وہ افسانوی زبان کے ذریعہ لوگوں کو پہنچا رہا ہے راقم کو مولانا نے مقرر فرمایا کہ پرویز کی اس وقت تک لکھی ہوئی کتابوں کو دیکھ کر میں تنقحات قائم کروں اور پھر ہر تنقیح پر قرآن کریم اور اسلامی اولہ کی روشنی میں بحث کر کے ایک متفقہ فتویٰ تحریر کیا جائے۔ فتویٰ تیار ہو گیا ملک کے طول و عرض میں پھیلے ہوئے علماء کرام سے تائیدی و توثیقی دستخط لئے گئے ”اور فتویٰ پرویز“ کے نام سے اس کو طبع کرایا گیا، تعداد دس ہزار تھی جو چند سالوں میں ختم ہو گیا، طبع ثانی پر لوگوں کا اصرار تھا کیونکہ انکا حدیث کا فتنہ بد دینی، بے حیائی۔ مادر پدر آزادی کے سایہ میں پروان چھڑ رہا ہے کچھ دوسرے منکرین حدیث میں میدان میں آ گئے ہیں یہ ایک فتنہ عظیم ہے جس کی جڑیں بڑی گہری ہیں، مقامی کمیونزم اور ناصبیہ بھی اسی کی شاخیں ہیں، وکلاء اور جج صاحبان کی ایک بڑی تعداد کی آبیاری بھی اسی فتنہ سے ہو رہی ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم بھی پرویز صاحب کی طرح عربی زبان سے ناواقفیت بلکہ جہالت کے باوجود ”اجتہاد“ کے منصب جلیل پر فائز ہوں اور یہ کہیں کہ اجتہاد کے لئے عربی زبان جاننے کی قطعاً ضرورت نہیں، دوسرے منکرین حدیث کا تانا بانا بھی پرویز صاحب ہی کی کتابیں ہیں اس لئے اس فتویٰ کو بے لباس جدید شائع کیا جا رہا ہے۔

ممکن ہے کہ محمد عربی ﷺ کے مقام و منصب جلیل کے مخالف یا اس کے دام تزویر میں پھنسنے والے دوستوں کو اس سے فائدہ پہنچ جائے اور راقم مذنب و خطا کار کو محمد عربی ﷺ کی شفاعت نصیب ہو جائے جن صاحب خیر نے اس کی طباعت ثانیہ کا انتظام فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو دین و دنیا کی دولت سے مالا مال فرما اور اجر عظیم عطا فرمائے۔

(وما ذالك على الله بعزيز)

# کتبہ مفتی ولی حسن خان ٹونگی

دارالافتاء جامعة العلوم السلامیہ

علامہ بنوی ٹاؤن

کراچی

۵ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چودھری غلام احمد پرویز جو اپنے مخصوص خیالات افکار اور معتقدات کے داعی ہیں جن کی ترجمانی ان کی ”دعوت“ کا نقیب ماہنامہ ”طلوع اسلام“ برابر کر رہا ہے اور جن کے نظریات و افکار کی اشاعت کے لئے ملک میں جا بجا ”بزم طلوع اسلام“ کے نام سے انجمنیں قائم ہیں۔ اس کے علاوہ موصوف نے خود اپنے قلم سے متعدد ضخیم کتابیں لکھ کر شائع کی ہیں۔ علماء تو ان کے الحاد اور زندہ سے واقف ہیں مگر عوام آئے دن ان کی تلمیس کا شکار ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے عوام کی آگاہی کے لئے حضرات علماء کرام سے مذکورہ ذیل استفتاء کیا جاتا ہے۔

## استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس شخص کے مذکورہ ذیل عقائد ہوں اور ان کے دعوت و اشاعت میں ہمہ تن مصروف ہو، شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی رو سے ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ آیا وہ دائرہ اسلام میں داخل اور مسلمان ہے یا ملحد؟ زندگی اور کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج؟

چودھری صاحب کے خیالات و نظریات اور عقائد بطور ”مثبت نمونہ از خروارے“ مع حوالہ کتب و صفحات درج ذیل ہیں۔

اللہ اور رسول:-

(۱) ”اللہ اور رسول“ سے مراد ہی ”مرکز ملت“ (Central Authority) ہے اور ”اولی الامر“ سے مفہوم ”افران ماتحت“۔

(معارف القرآن از پرویز، ج ۳، ص ۶۲۶، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) قرآن کریم میں جہاں اللہ اور رسول کا ذکر آیا ہے اس سے مراد ”مرکز نظام حکومت ہے“

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۶۲۳)

(۳) ”بالکل واضح ہے کہ اللہ اور رسول سے مراد ”مرکز حکومت“ ہے۔

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۶۲۳)

(۴) اللہ اور رسول سے مراد ہی ”مرکز ملت“ ہے۔

(معارف القرآن، ج ۳، ص ۶۵۴)



(۵) اللہ اور رسول سے مراد ”مسلمانوں کا امام“ ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۲۳)

(۶) بعض مقامات پر اللہ اور رسول کے الفاظ کے بجائے قرآن اور رسول کے الفاظ بھی آئے ہیں جن کا مفہوم بھی وہی ہے یعنی ”مرکز ملت“ جو قرآنی احکام کو نافذ کرنے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۰)

(۷) قرآن کریم میں ”مرکز ملت“ کو اللہ اور رسول کے الفاظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

### اللہ اور رسول کی اطاعت:-

(۱) ”اللہ اور رسول کی اطاعت“ سے مراد ”مرکزی حکومت کی اطاعت ہے جو قرآنی احکام کو نافذ کرے گی۔“ (اسلامی نظام از پرویز ص ۸۶ شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام کراچی)

(۲) اللہ اور رسول یعنی ”مرکز نظام ملت“ کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۳۱)

(۳) رسول اللہ کے بعد ”خلیفۃ الرسول“ رسول اللہ کی جگہ لے لیتا ہے اور اب خدا اور رسول کی اطاعت سے مراد یہی جدید مرکز ملت کی اطاعت ہوتی ہے۔

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۸۶)

(۴) اس آیت مقدسہ میں عام طور پر اولی الامر سے مراد لئے جاتے ہیں اور اب حکومت (مرکزی اور ماتحت سب کے سب) اور اس کی تشریح یوں کی جاتی ہے کہ اگر قوم کو حکومت سے اختلاف ہو جائے تو اس کے تصفیہ کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن (اللہ) اور حدیث (رسول) کو سامنے رکھ کر مناظرہ کیا جائے اور جو بار جائے فیصلہ اس کے خلاف ہو جائے۔ ذرا غور فرمائیے کہ دنیا میں کوئی نظام حکومت اس طرح قائم بھی رہ سکتا ہے کہ میں حالت یہ ہو کہ حکومت ایک قانون نافذ کرے اور جس کا جی چاہے اس کی مخالفت میں کھڑا ہو جائے اور قرآن و احادیث کی کتابیں بغل میں داب کر مناظرہ کا چیلنج دے دے: ۱۔

اس آیت مقدسہ کا مفہوم بالکل واضح ہے اس میں اللہ اور رسول سے مراد ”مرکز ملت“ (Central Authority) ہے اور اولی الامر سے مفہوم افسران ماتحت۔ اس سے مطلب یہ ہے کہ اگر کسی مقامی افسر سے کسی معاملہ میں اختلاف ہو جائے تو بجائے اس کے کہ وہیں مناقشات شروع کر دو امر متنازع فیہ کو مرکزی حکومت کے سامنے پیش کر دو۔ اُسے مرکزی حکومت کی طرف (Refer) کرو مرکز کا فیصلہ سب کی لئے واجب التسلیم ہوگا۔

(اسلامی نظام، ص ۱۱۰ و ۱۱۱)

### رسول کو قطعاً یہ حق نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے:-

”یہ تصور قرآن کی بنیادی تعلیم کے منافی ہے کہ اطاعت اللہ کے سوا کسی اور کی بھی ہو سکتی ہے حتیٰ کہ خود رسول کے متعلق واضح اور غیر مبہم الفاظ میں بتلادیا گیا کہ اسے بھی قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ لوگوں سے اپنی اطاعت کرائے، لہذا اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکز نظام دین ہے جہاں سے قرآن احکام نافذ ہوں۔“ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۶۱۶)

### رسول کی حیثیت:-

(۱) ”اور تو اور انسانوں میں سب سے زیادہ ممتاز ہستی (محمد) کی پوزیشن بھی اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے، اسے بھی کوئی حق نہیں کہ کسی پر اپنا حکم چلائے خدا اپنے قانون میں کسی کو شریک نہیں کرتا۔“

(سلیم کے نام از پرویز، ج ۴، ص ۳۴، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-لاہور)

(۲) ”پھر اسے بھی سوچئے کہ محبت رسول سے مفہوم کیا ہے؟ یہ مفہوم قرآن نے خود متعین کر دیا ہے جب نبی اکرم خود موجود تھے تو ”بہ حیثیت مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض اولین تھی۔“ (مقام حدیث از پرویز، ج ۱، ص ۱۹، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-کراچی)

رسول کی اطاعت اس لیے نہیں کہ وہ زندہ نہیں:-

”عربی زبان میں اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔ اسلامی نظام میں اطاعت امام موجود کی ہوگی جو قائم مقام ہوگا اور رسول کا ”یعنی“ مرکز نظام حکومت اسلامی۔“  
(اسلامی نظام، ص ۱۱۲)

ختم نبوت کا مطلب:-

(۱) ”ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ اب دنیا میں انقلاب شخصیتوں کے ہاتھوں نہیں بلکہ تصورات کے ذریعے رونما ہوا کرے گا اور انسانی معاشرہ کی باگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھوں میں ہوا کرے گی۔“

(سلیم کے نام از پرویز، چند رسواں خط، ص ۲۵۰، طبع اول اگست ۱۹۵۳ء، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-لاہور)

(۲) ”اب نبوت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ اب انسانوں کو معاملات کے فیصلہ خود کرنے وہیں گے۔ صرف یہ دیکھنا ہوگا کہ ان کا کوئی فیصلہ ان غیر متبدل اصولوں کے خلاف نہ ہو جائے جو جی نے عطا کئے ہیں اور جواب قرآن کی دقتیں میں محفوظ ہیں۔“

(سلیم کے نام، اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۲۰)

(۳) ”تم نے دیکھ لیا سلیم! کہ ختم نبوت کا مفہوم یہ تھا کہ اب انسانوں کو صرف اصولی راہ نمائی کی ضرورت ہے، ان اصولوں کی روشنی میں تفصیلات وہ خود متعین کریں گے لیکن ہمارے ہاں یہ عقیدہ پیدا ہو گیا (اور اسی عقیدہ پر مسلمانوں کا عمل چلا آ رہا ہے) کہ زندگی کے ہر معاملہ کی ہر تفصیل بھی پہلے سے متعین کر دی گئی ہے اور ان تفصیلات میں اب کسی قسم کا رد و بدل نہیں ہو سکتا۔ یہ عقیدہ اس مقصد عظیم کے منافی ہے جس کے لئے ختم نبوت کا انقلاب عمل میں لایا گیا تھا۔“

(سلیم کے نام بیسواں خط، ج ۲، ص ۱۰۳)

قرآنی عبوری دور کے لئے:-

(۱) ”اب رہا یہ سوال کہ اگر اسلام میں ذاتی ملکیت نہیں تو پھر قرآن میں وراثت وغیرہ کے احکام کس لئے دیئے گئے ہیں، سوا اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن انسانی معاشرہ کو اپنے متعین کردہ پروگرام کی آخری منزل تک آہستہ آہستہ بتدریج پہنچاتا ہے۔ اس لئے وہ جہاں اس پروگرام کی آخری منزل کے متعلق اصول اور احکام متعین کرتا ہے۔ عبوری دور کے لئے بھی ساتھ کے ساتھ راہ نمائی دیتا چلا جاتا ہے۔ وراثت، قرضہ، لین دین۔ صدقہ و خیرات سے متعلق احکام اس عبوری دور سے متعلق ہیں جس میں سے معاشرہ گزر کر انتہائی منزل تک پہنچتا ہے۔“

(نظام ربوبیت از پرویز تعارف ص ۲۵، شائع کردہ طلوع اسلام-کراچی)

(۲) ”قرآن میں صدقہ و خیرات وغیرہ کے لئے جس قدر ترغیبات و تحریصات یا احکام و ضوابط آتے ہیں وہ سب اسی عبوری دور (Transitional Period) سے متعلق ہیں۔“

(نظام ربوبیت، ص ۱۶۷)

(۳) ”اس نظام کے قیام کے بعد کوئی مفلس اور محتاج باقی نہیں رہ سکتا لہذا مفلسوں اور محتاجوں کے متعلق اس قسم کے احکام صرف عبوری دور سے متعلق ہیں۔“  
(سلیم کے نام دوسرا خط، ج ۱، ص ۲۲، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام-لاہور)

شریعت محمدیہ منسوخ:-

(۱) ”طلوع اسلام“ بار بار متنبہ کرتا رہا ہے اور اب پھر ملت کو متنبہ کرتا ہے کہ خدا کے لئے ان چور دروازوں کو بند کرو۔ دین کی بنیاد صحیح قرآن اور فقط قرآن ہے جو ابدال آباد تک کے لئے واجب العمل ہے۔ روایات اس عہد مبارک کی تاریخ ہیں کہ رسول اللہ ﷺ والذین معہ نے اپنے عہد میں قرآن اصول کو کس طرح متشکل فرمایا تھا یہ اس عہد مبارک کی شریعت ہے۔ قرآنی اصول کی روشنی میں کسی فرد واحد کو جزئیات مستنبط کر کے اپنے عہد کے لئے شریعت بنادینے کا حق نہیں ہے خواہ وہ کتنا ہی اتباع محمدی (بقول مرزا) یا کتنا ہی مزاج شناسی رسول (بقول مودودی) کا دعویدار کیوں نہ ہو۔ بلکہ یہ حق صرف صحیح قرآنی خطوط پر قائم شدہ مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کا ہے کہ وہ قرآنی اصول کی روشنی میں صرف ان جزئیات کو مرتب و مدون کر سکے جن کی قرآن نے کوئی تصریح نہیں کی پھر یہ جزئیات ہر زمانہ میں ضرورت پڑنے پر تبدیل کی جاسکتی ہیں۔ یہی اپنے زمانہ کے لئے شریعت ہیں۔“

(مقام حدیث ج ۱، ص ۳۹۱، شائع کردہ ادارہ طُلوع اسلام - لاہور)

(۲) ”اگر رسول اللہ ﷺ کی متعین فرمودہ جزئیات کو قرآنی جزئیات کی طرح قیامت تک واجب الاتباع (یعنی ناقابل تغیر و تبدل) رہنا تھا تو قرآن نے ان جزئیات کو بھی ہی کیوں نہ متعین کر دیا؟ یہ سب جزئیات ایک ہی جگہ مذکور اور محفوظ ہو جاتیں..... اگر خدا کا منشا یہ ہوتا کہ زکوٰۃ کی شرح قیامت تک کے لئے اڑھائی فی صد ہونی چاہئے تو وہ اسے قرآن میں خود نہ بیان کر دیتا۔ اس سے ہم ایک ہی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ یہ منشاء خداوندی تھا ہی نہیں کہ زکوٰۃ کی شرح ہر زمانے میں ایک ہی رہے۔“

(مقام حدیث ج ۲، ص ۲۹۲، شائع کردہ ادارہ طُلوع اسلام - کراچی)

### ساری شریعت میں رد و بدل :-

(۱) ”قرآن کے ساتھ انسان کو بصیرت عطا ہوئی ہے اس لئے جن امور کی تفصیل قرآن نے خود بیان نہیں کی ان کی تفصیل قرآنی اصولوں کی روشنی میں از روئے بصیرت متعین کی جائے گی۔ یہی رسول اللہ ﷺ نے کیا اور ہمارے لئے بھی ایسا کرنا منشاء قرآنی اور سنت رسول اللہ ﷺ کے عین مطابق ہے۔ اس باب میں اخلاق، معاملات اور عبادات میں کوئی تفریق و تخصیص نہیں اگر تفریق مقصود ہوتی تو عبادات کی جزئیات قرآن خود ہی متعین کر دیتا۔“

(مقام حدیث ج ۱، ص ۴۲۴)

(۲) ”جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادت دونوں پر منطبق ہوگا یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔“

(قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۱۴ و ۱۵، شائع کردہ ادارہ طُلوع اسلام - کراچی)

### انکار حدیث :-

”مسلمانوں کو قرآن سے دور رکھنے کے لئے جو سازش کی گئی اس کی پہلی کڑی یہ عقیدہ پیدا کرنا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کو اس وحی کے علاوہ جو قرآن میں محفوظ ہے ایک اور وحی بھی دی گئی تھی جو قرآن کے ساتھ بالکل قرآن کے ہم پلہ (مثلاً معہ) ہے۔ یہ وحی روایات میں ملتی ہے۔ اس لئے روایات عین دین ہیں۔ یہ عقیدہ پیدا کیا اور اس کے ساتھ ہی روایات سازی کا سلسلہ شروع کر دیا گیا اور دیکھتے ہی دیکھتے روایات کا ایک انبار جمع ہو گیا..... اس طرح اس دین کے مقابل جو اللہ نے دیا تھا ایک اور ”دین“ مدون کر کے رکھ دیا اور اسے ”اتباع سنت رسول اللہ ﷺ“ قرار دے کر اُمت کو اس میں الجھا دیا۔“

(مقام حدیث ج ۱، ص ۴۲۱)

### مسلمانوں کا مذہب حدیث یعنی جھوٹ ہے :-

”بہر حال جھوٹ پہلی سازش کے ماتحت بولا گیا یا بعد میں ”ابلبہان مسجد“ نے ”نیک کاموں“ کے لئے اس جھوٹ کی حمایت کی، نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ یعنی یہ جھوٹ مسلمانوں کا مذہب بن گیا۔ وحی غیر متلو اس کا نام رکھ کر اسے قرآن کے ساتھ قرآن کی مثل ٹھہرایا گیا۔“

(مقام حدیث ج ۲، ص ۱۲۲)

### احادیث کا مذاق اڑانا :-

”آئیے ہم آپ کو چند ایک نمونے دکھائیں ان ”احادیث مقدسہ“ کے جو حدیث کی صحیح ترین کتابوں محفوظ ہیں اور جو ملا کی غلط انگہی اور کوتاہ اندیشی سے ہمارے کا جزو بن رہی ہیں دیکھئے کہ ان احادیث کی رو سے وہی جنت جس کے حصوں کا قرآنی طریقہ اوپر مذکور ہے کتنے سستے داموں ہاتھ آ جاتی ہے؟

لیجئے اب روایات کی رو سے جنت کے ٹکٹ خریدئے۔ دیکھتے کتنی سستی جا رہی ہے۔

سب سے پہلے سلام علیکم کیجئے اور ہاتھ ملائیے لیجئے! جنت مل گئی۔ اب وہاں کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ”جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دیتا ہے۔“ اب مسجد میں چلئے اور وضو کیجئے۔ جنت حاضر ہے۔

مسلم کی حدیث ہے کہ وضو کرنے والے کے تمام گناہ پانی کے ساتھ نچک جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کا آخری قطرہ ہر عضو کے آخری گناہ کو ساتھ لے کر ٹپکتا ہے

کہئے؟ کس قدر سستی رہی جنت! وضو کیا تو تمام گناہ اس کے پانی میں بہہ گئے اور اگر ساتھ دو رکعتیں نفل بھی پڑھ لئے تو خود رسول اللہ ﷺ سے بھی آگے آگے جنت میں

پہنچ گئے۔

اس سے بھی آسان! مسلم کی حدیث ہے کہ جو شخص مؤذن کے جواب میں اذان کے الفاظ دہراتا ہے..... تو یہ شخص جنت میں جائے گا جسے قانون کی اصطلاح میں جرم کہا جاتا ہے اسے مذہب کی زبان میں گناہ کہتے ہیں جرم ایک مرتبہ کا بھی کم نہیں ہوتا لیکن عادی مجرم کے لئے تو سوسائٹی میں کوئی جگہ ہی نہیں۔ اس کے برعکس ملا کے مذہب نے جرائم کے لئے ایسا لائنس دے رکھا ہے کہ صبح سے شام تک جرم پر جرم کئے جاؤ لیکن ساتھ نمازیں بھی پڑھتے جاؤ، سب جرم معاف ہوتے جائیں گے..... ترمذی کی حدیث ہے کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دوزخ اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے۔

لیجئے ایک چلہ پورا کر لیجئے اور عمر بھر کے لئے جوجی میں آئے کیجئے دوزخ میں آپ کبھی نہیں جاسکتے۔“

(مقام حدیث، ج ۲، ص ۹۶ تا

(۱۰۰)

احادیث نبوی کے ساتھ تسخر و استہزا کا یہ سلسلہ اس کتاب کے صفحہ ۱۲۵ تک چلا گیا ہے۔

آج اسلام دنیا میں کہیں نہیں :-

اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اسی میں صرف ہوتا رہا کہ کسی نہ کسی طرح اسلام کو قرآن سے پہلے زمانے کے ’مذہب‘ میں تبدیل کر دیا جائے چنانچہ وہ اس کوشش میں کامیاب ہو گئے اور آج جو اسلام دنیا میں مروج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآن دین سے اس کو کوئی واسطہ نہیں۔“

(سلیم کے نام پندرہواں، ص ۲۵۱ تا ۲۵۲، طبع اول، اگست ۱۹۵۳ء شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - کراچی)

ذات باری تعالیٰ :-

”اور چونکہ“ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے اس لئے قوانین خداوندی کی اطاعت درحقیقت انسان کی اپنی فطرت عالیہ کے نوا میں کی اطاعت ہے۔“

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۴۲۰)

آخرت سے مراد مستقبل :-

”قرآن ماضی کی طرف نگاہ رکھنے کی بجائے ہمیشہ مستقبل کو سامنے رکھنے کی تاکید کرتا ہے۔ اسی کا نام ”ایمان بالآخرت“ ہے اور یہ بجائے خویش بہت بڑا انقلاب ہے جسے رسالت محمدیہ نے انسانی نگاہ میں پیدا کیا ہے۔ یعنی ہمیشہ نگاہ مستقبل پر رکھنی وَبِالْآخِرَتِ هُمْ يُوقِنُونَ۔ اس زندگی میں بھی مستقبل پر اور اس کے بعد کی زندگی میں بھی۔“

(سلیم کے نام اکیسواں خط، ج ۲، ص ۱۲۴)

جنت و جہنم :-

”بہر حال مرنے کے بعد کی جنت اور جہنم“ مقامات نہیں ہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔“

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۴۴۹، شائع کردہ ادارہ طلوع

اسلام - لاہور)

ملائکہ :-

(۱) ”اس سے ظاہر ہے کہ ان مقامات میں ”ملائکہ“ سے مراد وہ نفسیاتی محرکات ہیں جو انسانی قلوب میں اثرات مرتب کرتے ہیں۔“

(ایلیس و آدم از پرویز، ص ۱۹۵، شائع کردہ ادارہ طلوع اسلام - کراچی)

(۲) ”قرآن کریم نے ”ملائکہ“ پر ایمان کو ”جزاء ایمان“ میں سے قرار دیا ہے (مثلاً ۲/۲۸۵) یعنی ایک شخص کے مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ۔

کتب - رسل - آخرت پر ایمان لانے کے ساتھ ملائکہ پر بھی ایمان لائے۔

سوال یہ ہے کہ ملائکہ پر ایمان کے معنی کیا ہیں؟

اس کے معنی یہ ہیں کہ ملائکہ کے متعلق وہ تصور رکھا جائے جو قرآن نے پیش کیا ہے اور انہیں وہی پوزیشن دی جائے جو قرآن نے ان کے لئے متعین کی ہے۔ ”ملائکہ“ کے متعلق

قرآن میں ہے کہ انہوں نے آدم کو سجدہ کیا۔ ۳/۳۳ یعنی وہ آدم کے سامنے جھک گئے۔ جیسا کہ آدم کے عنوان میں بتایا جا چکا ہے آدم سے مراد خود آدمی (یا نوع انسان) ہے۔

لہذا ملائکہ کے آدم کے سامنے جھکنے سے مراد یہ ہے کہ قوتیں وہ ہیں جنہیں انسان مسخر کر سکتا ہے۔ انہیں انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔ کائنات کی جو قوتیں ابھی تک

ہمارے علم میں نہیں آئیں، انہیں چھوڑیے۔ جو قوتیں ہمارے علم میں آچکی ہیں ان کے متعلق صحیح ایمان یہ ہوگا کہ ان سب کو انسان کے سامنے جھکنا چاہئے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قوم کے سامنے کائناتی قوتیں نہیں جھکتیں وہ قوم (قرآن کی رد سے) صف آدمیت میں شمار ہونے کے بھی قابل نہیں، چہ جائیکہ اسے ”جماعت مومنین“ کہاں جائے (کیونکہ مومن کا مقام عام آدمیوں کے مقام سے کہیں اونچا ہے)۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۲۳۴)

جبریل :-

”انکشافِ حقیقت کی ”روشنی“ (ذریعہ یا واسطہ) کو جبریل سے تعبیر کیا گیا۔“

(ابلیس و آدم ص ۲۸۳)

قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد :-

نمونہ کے طور پر صرف ”سورۃ فاتحہ“ کا مفہوم پیش کیا جاتا ہے جو اس کی سات آیتوں کی نمبر وار تشریح ہے۔

(۱) ”زندگی کا ہر حسین نقشہ اور کائنات کا ہر تعمیری گوشہ خالق کائنات کے عظیم القدر نظام ربوبیت کی ایسی زندہ شہادت ہے جو ہر چشم بصیرت سے بے ساحہ داد تحسین لیتی ہے۔“

(۲) وہ نظام جو تمام اشیائے کائنات اور عالمگیر انسانیت کو، ان کی مضر صلاحیتوں کی نشوونما سے تکمیل تک لئے جارہا ہے۔ عام حالت میں بتدریج، اور ہنگامی صورتوں میں انقلابی تغیر کے ذریعے۔

(۳) انسان کو یہ تمام سامانِ نشوونما بلا مزہ و معاوضہ ملتا ہے، لیکن اس کی ذات کی نشوونما اور اس کے مدارج کا تعین اس کے اعمال کے مطابق ہوتا ہے، جن کے نتائج خدا کے اس قانونِ مکافات کی رو سے مرتب ہوتے ہیں جس پر اسے کامل اقتدار حاصل ہے۔

(۴) اے عالمگیر انسانیت کے نشوونما دینے والے! ہم تیرے اسی قانونِ عدل و ربوبیت کو اپنا ضابطہ حیات بناتے اور اسی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ تو ہمیں اس کی توفیق عطا فرما کہ ہم تیری تجویز کردہ پروگرام کے مطابق اپنی صلاحیتوں کی بھرپور اور متناسب نشوونما کر سکیں اور بھرا نہیں تیرے ہی بتائے ہوئے طریق کے مطابق صرف کریں۔

(۵) ہمارے آرزو یہ ہے کہ یہ پروگرام اور طریق، جو انسانی زندگی کو اس کی منزل مقصود تک لے جانے کی سیدھی اور متوازن راہ ہے۔ نکھر اور ابھر کر ہمارے سامنے آجائے۔

(۶) یہی وہ راہ ہے جس پر چل کر، کچھلی تاریخ میں، سعادت مند جماعتیں زندگی کی شادابی و خوشگوار، سرفرازی و سر بلندی اور سامانِ زیست کی کشادگی و فراوانی سے بہرہ یاب ہوئی تھیں۔

(۷) اور ان کا انجام ان سوختہ بخت اقوام جیسا نہیں ہوا تھا جو اپنے انسانیت سوز جرائم کی وجہ سے یکسر تباہ و برباد ہو گئیں، یا جو زندگی کے صحیح راستہ سے بھٹک کر اپنی کوششوں کو نتائجِ بدوش نہ بنا سکیں، اور اس طرح ان کا کاروانِ حیات، ان قیاس آرائیوں کے سراب اور توہم پرستوں کے پیچ و خم کھور کر رہ گیا۔“

(مفہوم القرآن از پرویز، پارہ اول، ص ۱، شائع کردہ میزان، ہیکلیشنز لمیٹڈ لاہور)

پرویز کی پوری کتاب ”مفہوم القرآن“ اسی تحریف والحاد سے بھرپور ہے جس کا نمونہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اب تک اس کتاب کے چار پارے شائع ہو چکے ہیں۔

آدم علیہ السلام :-

”ہمارے ہاں عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ وہ ”آدم“ جس کے جنت سے نکلنے کا قصہ قرآن کریم کے مختلف مقامات میں آیا ہے (مثلاً ۲/۳) نبی تھے۔

قرآن سے اس کی تائید نہیں ہوتی۔ قرآن کریم نے مختلف مقامات پر قصہ آدم کی جو تفصیل بیان کی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا۔ بالفاظِ دیگر: قصہ آدم کسی خاص فرد (یا جوڑے) کا قصہ نہیں بلکہ خود ”آدمی“ کی داستان کا ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے۔ اس داستان کا آغاز انسان کی اس حالت سے ہوتا ہے جب اس نے قدیم (Primitire) انفرادی زندگی کی جگہ پہلے پہل تمدنی زندگی (Social Life) شروع کی۔

(لغات القرآن از پرویز، ج ۱، ص ۲۱۴)

حضور ﷺ کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا :-



(۱) ”رسول اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا کوئی معجزہ نہیں دیا گیا۔

(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۳۶)

(۲) مخالفین بار بار نبی اکرم ﷺ سے معجزات کا تقاضا کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر بار ان کے مطالبہ کو یہ کہہ کر رد کرتا ہے کہ ہم نے رسول کو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا۔ اس کے معجزات صرف دو ہیں۔

(۱) یہ کتاب جس کی مثل و نظیر کوئی پیش نہیں کر سکتا (۲۹/۵) اور

(۲) خود اس رسول ﷺ کی اپنی زندگی جو سیرت و کردار کے بلند ترین مقام پر فائز ہے (۱۰/۱۶) ان کے علاوہ اگر تم معجزات دیکھنا چاہتے تو قُلْ اَنْظُرُوا مَا ذِاَفِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ سَلْمٰوٰتٍ پُر غُرُکُرُو۔ قدم قدم پر معجزات دکھائی دیں گے۔ غور کرو سلیم! حضور نبی اکرم ﷺ کو تو کوئی حسی معجزہ نہیں دیا جاتا۔“

(سلیم کے نام، ج ۳، ص ۹۱-۹۲)

(۳) ”نبی اکرم ﷺ کو قرآن کے سوا (جو عقلی معجزہ) ہے کوئی اور معجزہ نہیں دیا گیا۔“

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۷۳۱)

### انکار معراج :-

”سورہ بنی اسرائیل کی آیت اسریٰ میں کہا گیا ہے کہ خدا اپنے بندے کو رات کے وقت مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف لے گیا تاکہ وہاں اسے اپنی آیات دکھائے..... خیال ہے کہ اگر یہ واقعہ خواب کا نہیں تو یہ حضور کی شب بھرت کا بیان ہے۔ اس طرح مسجد اقصیٰ سے مراد مدینہ کی مسجد نبوی ہوگی جسے آپ نے وہاں جا کر تعمیر فرمایا۔“

(معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۶۷)

### عقیدہ تقدیر کا انکار :-

”مجوسی اسادہ نے یہ سب کچھ اس خاموشی سے کیا کہ کوئی بھانپ ہی نہ سکا کہ اسلام کی گاڑی کس طرح دوسری پٹری پر جا پڑی انہوں نے تقدیر کے مسئلہ کو اتنی اہمیت دی کہ اسے مسلمانوں میں جزا و ایمان بنا دیا۔ چنانچہ ہمارے ایمان میں والقدیر خیرہ و شرہ من اللہ تعالیٰ کا چھٹا جزو انہی کا داخل کیا ہوا ہے۔“

(قرآنی فیصلے، ص ۱۹۰)

### وزن اعمال کی افیون :-

”اس پیشوائیت نے جس کا ہمارے یہاں ملائیت نام ہے، آہستہ آہستہ مسلمانوں کو یہ افیون پلانی شروع کی کہ دنیا کے معاملات دنیا داروں کا حصہ ہیں جو اس مراد کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں مذہب انسان کی عاقبت سنوارنے کے لئے ہے۔ اس نے جس قدر حکم دے رکھے ہیں ان کے متعلق یہ کبھی نہ پوچھو کہ ان کی غایت کیا ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں۔ جو خدا ہی جان سکتا ہے۔ مذہب میں عقل کا کوئی کام نہیں۔ تم صرف یہ سمجھ لو کہ فلاں بات کا حکم ہے اس لئے اسے کرنا ہے اور اس کا ”نواب“ تمہارے اعمال نامہ میں لکھا جائے گا اور یہ تمام پرزباں قیامت کے دن ترازو میں رکھ کر تولی جائیں گی اور جنت میں لے جانے کا ذریعہ بن جائیں گی۔“

(قرآنی فیصلے، ص ۶۷)

### نظریہ ارتقاء :-

”یہ سوال کہ دنیا میں ”سب سے پہلا انسان“ کس طرح وجود میں آ گیا۔ ذہن انسانی کے لئے وجہ ہزار حیرت و استعجاب رہا ہے چنانچہ ان مذاہب میں جن میں توہم پرستی نے حقائق کی جگہ لے رکھی ہے اس عقیدے کے حل میں عجیب و غریب افسانہ طرازیوں سے کام لیا گیا ہے لیکن قرآن کریم نے اس کے متعلق جو کچھ بتایا ہے وہ ٹھیک ٹھیک وہی ہے جس کی طرف علم و بصیرت کے انکشافات راہ نمائی کئے جا رہے ہیں۔ سائنس کے انکشافات کی رو سے خاک ذرے مختلف ارتقائی منازل طے کر کے قرنہا قرن کے بعد، انسانی صورت میں مشکل ہو گئے۔ یعنی سب سے پہلے کوئی ایک فرد صورت انسانی میں جلوہ گر نہیں ہوا بلکہ ایک نوع وجود پذیر ہوئی۔ ان متنوع مراحل کی تفصیل قرآن کریم کی آیات جلیلہ میں عجیب انداز میں مٹی ہوئی ہے۔“

(ابلیس و آدم از پرویز، ص ۶۳-۶۴، شائع کردہ طلوع اسلام، کراچی)

### ارکان اسلام :-

”اسلامی نظام زندگی میں یہ تبدیلی اس دن سے ہوگئی جب دین مذہب سے بدل گیا۔ اب ہمارے صلوة وہی ہے جو مذہب میں پوجا پاٹ یا ایثار بھگتی کہلاتی ہے۔ ہمارے روزے وہی ہیں جنہیں مذہب میں، ہمارے زکوٰۃ وہی شے ہے جس مذہب دان یا خیرات کہہ کر پکارتا ہے۔ ہمارا حج مذہب کی یا ترا ہے۔ ہمارے ہاں یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ اس سے ”ثواب“ ہوتا ہے۔ مذہب کے ہاں اس کو پین کہتے ہیں، اور ثواب سے نجات (مکتی یا Salvation) ملتی ہے آپ نے دیکھا کہ کس طرح دین (نظام زندگی) یکسر مذہب بن کر رہ گیا۔ اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ آج ہم بھی اسی مقام پر ہیں جہاں اسلام سے پہلے دنیا تھی۔“

(قرآنی فیصلے از پرویز، ص ۳۰۱-۳۰۲، صالح کردہ ادارہ طلوع اسلام، کراچی)

## نماز :-

(۱) ”عجم میں مجوسیوں (پارسیوں) کے ہاں پرستش کی رسم کی نماز کہا جاتا تھا۔ (یہ لفظ ان کے ہاں کا ہے اور ان کی کتابوں میں موجود ہے) لہذا صلوة کی جگہ نماز نے لے لی۔ اور قرآن کی اصطلاح ”اقیموا الصلوٰۃ“ کا ترجمہ ہو گیا۔ نماز پڑھو۔ جب گاڑینے اس طرح پٹری بدلی تو اس کے پیسے (۹) کا ہر چکر اسے منزل سے دور لے جاتا گیا۔ چنانچہ اب حالت یہ ہو چکی ہے کہ اقیمو الصلوٰۃ سے ذہن نماز پڑھنے کے علاوہ کسی اور طرف منتقل ہی نہیں ہوتا اور نماز پڑھنے سے مراد ہے خدا کی پرستش کرنا۔“

(قرآنی فیصلے، ص ۲۶، ۲۷)

(۲) ”قرآن کریم نے ”نماز پڑھنے“ کے لئے نہیں کہا۔ قیام صلوة یعنی نماز کے نظام (Institution) کے قیام کا حکم دیا ہے۔ مسلمان نمازیں پڑھتے ضرور ہیں لیکن انہوں نے نظام الصلوٰۃ کو قائم نہیں کیا انکی نماز، ایک وقت معینہ کے لئے، ایک عمارت (مسجد) کی چار دیواری کے اندر، ایک عارضی عمل بن کر رہ جاتی ہے۔“ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۲۸)

(۳) معاشرے کو ان بنیادوں پر قائم کرنا جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی جائے، قلب و نظر کا وہ انقلاب جو اس معاشرے کی روح ہے۔“ (نظام ربوبیت، ص ۸۷)

## کم از کم دو وقت کی نماز :-

”سورہ نور میں صلوة الفجر اور صلوة العشاء کا ذکر (ضمناً) آیا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ تمہارے گھر کے ملازمین کو چاہئے کہ وہ تمہاری (Privacy) کے اوقات میں اجازت لے کر کمرے کے اندر آیا کریں۔ یعنی مِنْ قَبْلِ صَلَوةِ الْفَجْرِ وَحِينَ تَضَعُونَ ثِيَابَكُمْ مِنَ الظَّهِيرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلَوةِ الْعِشَاءِ۔ (۲۴/۵۸) ”صلوة الفجر“ سے پہلے اور جب تم دوپہر کو کپڑے اتار دیتے ہو اور صلوة العشاء کے بعد۔“ اس سے واضح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوة کیلئے۔“ (کم از کم) یہ دو اوقات متعین تھے۔ جبھی تو قرآن کریم نے انکار ذکر نام لے کر کیا ہے۔“ (لغات القرآن از پرویز، ج ۳، ص ۱۰۴۳-۱۰۴۴)

## نماز میں رد و بدل :

”جس اصول کا میں نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے وہ قانون اور عبادات دونوں پر منطبق ہوگا۔ یعنی اگر جانشین رسول اللہ ﷺ (یعنی قرآنی حکومت) نماز کی کسی جزئی شکل میں جس کا تعین قرآن نے نہیں کیا۔ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت کچھ رد و بدل ناگزیر سمجھے تو وہ ایسا کرنے کی اصولاً مجاز ہوگی۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۱۴-۱۵)

## زکوٰۃ :-

(۱) ”زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اس لئے کہ شرح ٹیکس کا انحصار ضروریات ملی پر ہے۔ حتیٰ کہ ہنگامی صورتوں میں حکومت وہ سب کچھ وصول کر سکتی ہے جو کسی کی ضرورت سے زائد ہو، لہذا جب سی جگہ اسلامی حکومت نہ ہو تو پھر زکوٰۃ بھی باقی نہیں رہتی۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۳۵)

(۲) ”ظاہر ہے کہ ہماری حکومت ہنوز اسلامی حکومت نہیں ہے۔ اس لئے جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے۔ آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ حکومت ٹیکس وصول کر رہی ہے۔ اگر یہ حکومت اسلامی ہوگئی تو یہی ٹیکس زکوٰۃ ہو جائے گا ایک طرف ٹیکس اور اس کے ساتھ دوسری طرف زکوٰۃ، قیصر خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۳۷)

(۳) ”اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پا جائے گی اور جب قرآنی نظام ربوبیت اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو اس کی نوعیت کچھ اور ہی ہو جائے گی۔ ۱۔

(سلیم کے نام، پانچواں خط، ج ۱، ص ۷۷-۷۸)

(۴) ”زکوٰۃ (یعنی حکومت کے ٹیکس) کی شرح میں تغیر و تبدل کی ضرورت ایک ایسی حقیقت ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نظر نہیں آتی۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۱۲)

(۵) زکوٰۃ سے مراد اڑھائی فیصدی ٹیکس نہیں بلکہ یہ ایک پروگرام ہے جس کی سرانجام دہی مؤمنین کے ذمہ ہے۔ (نظام ربوبیت، ص ۱۶۴)

(۶) اتیاء زکوٰۃ - نوع انسانی کی نشوونما کا سامان بہم پہنچانا (تزکیہ کے معنی میں نشوونما - بالیدگی)۔ (نظام ربوبیت، ص ۸۷)

### صدقات اور صدقہ فطر :-

(۱) ”صدقات ان ٹیکسوں کا نام ہے جو حکومت اسلامیہ کی طرف سے ہنگامی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے عائد کئے جاتے ہیں، انہی میں صدقہ فطر ہے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۵۰)

(۲) اب سنت رسول اللہ کا صرف اتنا حصہ پیش کیا جاتا ہے کہ نماز سے پہلے صدقہ فطر نکال کر اپنے اپنے طور پر غریبوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے گا۔ تو روزے معلق رہ جائیں گے۔ خدا تک نہیں پہنچیں گے۔ گویا صدقہ فطر ملت کے اجتماعی مصالح کے لئے نہیں بلکہ ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا دیا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔ غور فرمایا آپ نے کہ بات کیا تھی اور کیا بن گئی..... لیکن جب تک دین کی باگ مولوی کے ہاتھ میں ہے صدقات نکلتے رہیں گے زکوٰۃ دی جاتی رہے گی۔ قربانیاں ہوتی رہیں گی۔ لوگ حج بھی کرتے رہیں گے اور قوم بدستور بے گھر، بیدر، بھوکی، نگلی، اسلام کے ماتھے پر کلنگ کے ٹیکے کا موجب بنی رہے گی۔ کتنا بڑا ہے یہ انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام جو ہزار برس سے اسلام سے لیا جا رہا ہے۔ اور غور کیجئے اس انتقام کی لئے آلہ کار کن لوگوں کو بنایا جاتا ہے۔“

(قرآنی فیصلے، ص ۵۱، ۵۲)

### حج :

(۱) ”نماز ان کی پوجا پاٹ، حج ان کی یاترا، رسوم باقی، خود غنا..... حج کرنے جاتے ہیں تاکہ عمر بھر کے گناہوں کا کفارہ ادا کر آئیں اور آتے وقت زمزم کا پانی ٹین کی ڈبیوں میں بند کر کے لیتے آئیں تاکہ اسے مردوں کے کفن پر چھڑکا جائے۔ نتیجہ اس کا وہ سکران موت کی ہچکیاں جن میں پوری کی پوری امت آج گرفتار ہے۔“ (معارف القرآن، ج ۴، ص ۳۹۲)

(۲) ”اول تو حج ہی اپنے مقصد کو چھوڑ کر محض ”یاترا“ بن کر رہ گیا ہے۔ حاجی وہاں جاتے ہیں تاکہ اپنے تمام سابقہ گناہ آب زمزم سے اس طرح کے واپس آ جائیں جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔“ (قرآن فیصلے، ص ۶۳)

(۳) ”حج عالم اسلامی کا وہ عالمگیر اجتماع ہے جس اس امت کے مرکز محسوس (کعبہ) میں اس اغراض کی لئے منعقد ہوتا ہے کہ ملت کے تمام اجتماعی امور کا حل قرآنی دلائل و حجت کی رو سے تلاش کیا جائے اور اس طرح یہ امت اپنے فائدہ کی باتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ لے۔“ (لغات القرآن، ج ۲، ص ۴۷۴)

### قربانی :-

(۱) ”حج عالم اسلامی کی بین الہمی کانفرنس کا نام ہے، اس کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کے خورد و نوش کے لئے جانور ذبح کرنے کا ذکر قرآن میں آیا ہے۔ بس یہ تھی قربانی کی حقیقت جو آج کیا سے کیا بن کر رہ گئی ہے۔ (رسالہ قربانی از پرویز، ص ۳)

(۲) قرآن کریم میں جانور ذبح کرنے کا ذکر حج کے ضمن میں آیا ہے..... عرفات کے میدان میں جب یہ تمام نمائندگان ملت ایک لاکھ عمل طے کر لیں گے تو اس کے بعد منی

کے مقام پر دو تین دن تک ان کا اجتماع رہے گا جہاں یہ باہمی بحث و تمحیص سے اس پروگرام کی تفصیلات طے کریں گے۔ ان مذاکرات کے ساتھ باہمی ضیافتیں بھی ہوں گی، آج صبح پاکستان والوں کے ہاں۔ شام کو اہل افغان کے ہاں۔ اگلی صبح اہل شام کی طرف۔ قس علی ذلک۔ ان دعوتوں میں مقامی لوگ بھی شامل کر لئے جائیں گے۔ امیر بھی غریب بھی۔ اس مقصد کی لئے جو جانور ذبح کئے جائیں گے۔ قربانی کے جانور کہلائیں گے۔ (قرآنی فیصلے، ص ۵۵) (۳)

مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ (یعنی اپنے اپنے شہروں میں) قربانی کے لئے کوئی حکم نہیں..... اس لئے یہ ساری دنیا میں اپنے اپنے طور پر قربانیاں ایک رسم ہے..... ذرا حساب لگائیے کہ اس رسم کو پورا کرنے میں اس غریب قوم کا کس قدر روپیہ ہر سال ضائع ہو جاتا ہے..... اگر آپ ایک کراچی شہر کو لے لیں تو اس آٹھ دس لاکھ کی آبادی میں سے اگر پچاس ہزار نے بھی قربانی دی ہو اور ایک جانور کی قیمت تیس روپیہ بھی سمجھ لی جائے تو پندرہ لاکھ روپیہ ایک دن میں صرف ایک شہر سے ضائع ہو گیا۔ اب اس حساب کو پورے پاکستان پر پھیلائیے اور اس سے آگے ساری دنیا کے مسلمانوں پر اور پھر سوچئے کہ ہم کدھر جا رہے ہیں؟

لیکن اگر ہمیں سوچنا آجائے تو پھر ہماری بربادی کیوں ہو؟

(قرآنی فیصلے، ص ۵۵، ۵۶)

(۴) ”مذہبی رسومات کی ان دیمک خوردہ لکڑیوں کو قائم رکھنے کے لئے طرح طرح کے سہارے دیئے جاتے ہیں کہیں قربانی کو سنت ابراہیمی قرار دیا جاتا ہے، کہیں اسے صاحب نصاب پر واجب ٹھہرایا جاتا ہے کہیں اسے تقرب الہی کا ذریعہ بتایا جاتا ہے کہیں دوزخ سے محفوظ گذر جانے کی سواری بنا کر دکھایا جاتا ہے۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۶۳)

(۵) ”قربانی تو وہاں کھانے پینے کا سامان مہیا کرنے کا ذریعہ تھی۔ اب جس طرح وہاں جانور ذبح کر کے دبائے جاتے ہیں نہ ہی وہ مقصود خداوندی ہے اور نہ ہی ان کی ہم آہنگی میں ہر جگہ جانوروں کا ذبح کرنا بغیر کسی مقصد و غایت کو اپنے ساتھ لئے ہوئے۔ وہاں بھی سب کچھ ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہاں بھی وذکک خران المبین۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۶۵)

### تلاوت قرآن کریم:-

”یہ عقیدہ کہ بلا سمجھے قرآن کے الفاظ دہرانے سے ”ثواب“ ہوتا ہے یکسر غیر قرآنی عقیدہ ہے۔ یہ عقیدہ درحقیقت عہد سحر کی یادگار ہے۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۱۰۴)

### ایصال ثواب:-

”اس سے آپ نے دیکھ لیا ہوگا کہ ”ایصال ثواب“ کا عقیدہ کس طرح ”مکافات عمل“ کے اس عقیدہ کے خلاف ہے جو اسلام کا بنیادی قانون ہے، خدا جانے اس قوم نے کہاں کہاں سے ان عقائد کو پھر سے لے لیا جنہیں مٹانے کے لئے قرآن آیا تھا اور اس صورت میں جبکہ خود قرآن اپنی اصل شکل میں ان کے پاس موجود ہے۔ اس سے بدلتا بھی آسمان کی آنکھ نے کم ہی دیکھا ہوگا۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۹۸)

دین کے ہر گوشہ میں تحریف ہو چکی ہے:-

”وہ دین جو محمد رسول اللہ ﷺ نے دنیا تک پہنچایا تھا اس کا کونسا گوشہ اور کون سا شعبہ ہے جس میں تحریف نہیں ہو چکی۔“ (قرآنی فیصلے، ص ۶۶)

### برہم سماجی مسلمان:-

”یہ ہر رنگ کی ”خدا پرستی“ میں ”نیک عملی“ کی راہیں بتانے والے ”برہم سماجی مسلمان“ کیا جانیں کہ قرآن کی رو سے ”خدا پرستی“ کسے کہتے ہیں اور ”نیک عملی“ کیا ہوتی ہے؟۔“ (سلیم کے نام اٹھارواں خط، ج ۲، ص ۱۵)

قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے:-

”اسی حقیقت کو قرآن نے سورہ آل عمران میں زیادہ وضاحت سے بیان کیا ہے۔ اس میں پہلے یہ بتایا گیا ہے کہ اسلام کی راہ کون سی اور اسے حضرات انبیاء کرام نے کس طرح اختیار کیا۔ اس کے بعد اس حقیقت کا اعلان ہے کہ فوز و فلاح اور سعادت و برکات کی یہی ایک راہ ہے۔ وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (۳/۸۵) جو قوم اس راہ کو چھوڑ کر کوئی دوسری راہ اختیار کر لے گی تو اس کی یہ راہ قابل قبول نہیں ہوگی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ آخر الامر تباہ و برباد

ہو جائے گی۔

اس کے بعد مسلمانوں کی تاریخ سامنے لائی گئی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ کَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ بَلَّاسُ وَجُوهٍ مِّنْهُم مَّنْ يَبْغِي سِتْرًا لِّمَن ظَلَمَ وَهُوَ يُعْطِي سِتْرَهُمْ وَاللَّهُ لَذَوِيلٌ عَلِيمٌ

راہیں کس طرح کشادہ کر دے گا جس نے ایمان کے بعد کفر کی روش اختیار کر لی ہو وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ حَالًا لَّكُمُ الْإِيمَانُ وَاللَّهُ لَذَوِيلٌ عَلِيمٌ

حیات آچکا تھا اور وہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر چکے تھے کہ ان کے رسول نے اس ضابطہ حیات پر عمل پیرا ہو کر کس طرح تعمیری نتائج پیدا کر دکھائے تھے۔ یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ لینے کے بعد اس قوم کفر کی راہ اختیار کر لی۔ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ

سوائی ظالم قوم کو خدا کس طرح سعادتوں کی راہ دکھائے! أُولَٰئِكَ جَزَاءُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ

عَلَيْهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةُ وَالنَّاسُ أَجْمَعِينَ

ان کی اس روش کا فطری نتیجہ یہ ہوا کہ یہ قوم ان تمام آسودگیوں سے محروم ہو گئے جو نظام خداوندی سے وابستگی سے حاصل ہوئی تھیں اور ان تمام آسائشوں سے بھی محروم ہو گئی جو فطرت کی قوتوں کو مخمر کرنے سے ملتی تھیں حتیٰ کہ ان کی ذلت و پستی کی وجہ سے دوری قومیں بھی انہیں اپنے پاس نہیں آنے دیتیں اور دور رکھتی ہیں لَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ

اس بنا پر کہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھ چھوڑا ان کی اس تباہی میں کس طرح کی واقع نہیں ہو سکتی، نہ ہی انہیں اس سے زیادہ مہلت مل سکتی تھی جتنی مہلت خدا کے قانون امہال و تدبیر کی رو سے ملا کرتی ہے.....

دیکھو سلیم! قرآن نے واضح الفاظ میں بتا دیا ہے کہ اس امت کو جو سرفرازیاں شروع میں نصیب ہوئی تھیں وہ ان بینات (قرآن کے واضح قوانین) پر چلنے کا نتیجہ تھیں جو انہیں خدا کی طرف سے ملے تھے پھر جب انہوں نے اس قرآن کو چھوڑ دیا تو یہ ان تمام برکات سے محروم ہو گئے۔ (سلیم کے نام

سینتیسواں خط، ج ۳، ص ۱۹۷ تا ۱۹۹)

پرویزی شریعت میں صرف چار چیزیں حرام ہیں :-

محمد صبیح ایڈوکیٹ نے دارالاشاعت قرآن ٹھٹہ سے ۹۶ صفحات کا ایک رسالہ شائع کیا تھا جس کا نام ہے ”حلال و حرام کی تحقیق“ ماہنامہ ”طلوع اسلام“ بابت مئی ۱۹۵۲ء میں اس رسالہ پر تبصرہ کرتے ہوئے جو اداد تحقیق دی گئی ہے درج ذیل ہے۔

”سید محمد صبیح صاحب نے اس رسالہ میں بتایا ہے کہ قرآن کی رو سے صرف مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں۔ ان کے علاوہ اور کچھ حرام نہیں۔“ یہ قرآن کا واضح فیصلہ ہے جس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہمارے مروجہ اسلام میں حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں اور کسی انسان کو حق حاصل نہیں کہ کسی شے کو حرام قرار دیدے، یہ حق صرف اللہ کو حاصل ہے (طلوع اسلام مئی ۵۲ء، ص ۶۹)۔“ چودھری غلام احمد پرویز کی تمام کتابیں اسی قسم کے عقائد و نظریات سے پر ہیں اور اب ایک مستقل فرقہ انہوں نے اپنے عقائد کی بنیاد پر قائم کر لیا ہے۔

حضرات علماء کرام از روئے شرع بیان فرمائیں کہ اس فرقہ کے بانی اور اس کے متبعین کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟ اور ان کے ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا مثلاً ان سے نکاح کرنا، مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو دفن کرنا اور ان کی میت پر نماز جنازہ پڑھنا اور ان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھنا جائز ہے؟ اور کیا وہ کسی مسلمان کے وارث ہو سکتے ہیں؟ بینو او توجروا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الجواب والله الموفق للصواب

الحمد لله رب العالمين، والعاقبة للمتقين، ولا عدوان الا على الظالمين والصلوة والسلام على سيدنا محمد وآله واصحابه

اجمعين اما بعد -

اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے قرآن کریم نازل فرما کر اس کی تشریح و تفسیر کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا چنانچہ آنحضرت ﷺ نے اپنے قول و فعل اور تقریر سے قرآن کریم کی مکمل تشریح فرمائی، قرآن کریم کے سب سے پہلے مفسر آپ ہی ہیں۔ امت نے آپ ﷺ کی اس تشریح کو اپنے سینوں اور سفینوں میں محفوظ کیا اور اس طرح قرآن کریم کی تعبیر و تشریح ٹھیک اسی طرح محفوظ ہو گئی جس طرح اس کے الفاظ محفوظ ہیں۔

پھر امت کے مسلسل تعامل و توارث نے اس کی حفاظت پر ہمیں مثبت کیس، لہذا اب کسی کو یہ حق نہیں کہ قرآن کریم کی کئی کئی تعبیر کرے یا ضروریات دین اللہ، رسول ﷺ، آخرت، جنت، دوزخ، ملائکہ، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی کوئی نئی تشریح کر کے ان میں تحریف کرے یا ان کی کوئی ایسی مراد بیان کرے جو امت کے اجماع اور



اس کے چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے خلاف ہو۔

اسی طرح امت مسلمہ نے اجماعی طور پر قرآن کریم کی ہدایت اور حکم کے بموجب اطاعت رسول علیہ السلام کو ہمیشہ دین کا جزو لاینفک سمجھا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد جانا۔

دین اسلام کے مسلمات اور قرآنی کلمات و شرعی مصطلحات میں نئی نئی تعبیر و تشریح کا فتنہ سب سے پہلے باطنیہ و قرامطہ نے برپا کیا، امت نے بالاتفاق ان کو کافر اور خارج از اسلام قرار دیا۔

مثل کفر الزنا دقة والملاحدة. الى ان قال. وتلقوا بجميع آيات كتاب الله عز وجل في تاويلها جميعاً بالباطن التي لم يدل على شئ منها دلالة ولا اشارة ولا لها في عصر السلف الصالح اشارة وكذلك من بلغ مبلغهم من غير هم في تعفية اثار الشريعة ورد العلوم الضرورية التي نقلتها الامة خلفها عن سلفها. (ص ۳۳۵، ملاحظہ ہو اکفار الملحدين، ص ۱۵)  
محقق محمد بن ابراہیم انور یار الہی ص ۳۳۵ فرماتے ہیں:

جیسے زنا و قہ اور ملاحدہ کا کفر ہے کہ ان لوگوں نے قرآن کریم کی تمام آیات کو کھلونا بنالیا اور ان کی تاویل ظاہری معنی سے پھیر کر ایسے خود ساختہ معانی سے کی کہ جن پر نہ کوئی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ اور نہ سلف امت سے اس بارے میں کوئی اشارہ ملتا ہے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو آثار شریعت کے مٹانے اور ضروریات دین کے (جو سلف سے خلف تک بتوارث چلے آ رہے ہیں) انکار میں ان کے طرز کو اختیار کریں۔

اور علامہ محمد امین شامی رد المحتار میں لکھتے ہیں:-

يعلم مما هنا حكم الدروزو اليتامنة فانهم في البلاد الشامية يظهرون الاسلام والصوم والصلاة مع انهم يعتقدون تناسخ الارواح وحل الخمر والزنا وان الالهية تظهر في شخص بعد شخص ويحدثون الحشر والصوم والصلاة والحج يقولون المسمى بها غير المعنى المراد ويتكلمون في جناب نبينا محمد ﷺ كلمات فظيعة، وللعلامة المحقق عبدالرحمن العمادى فيهم فتوى مطولة. وذكر فيها. انهم ينتحلون عقائد النصرية والاسما عيلية الذين يلقبون بالقرامطة والباطنية الذين ذكرهم صاحب المواقف ونقل عن علماء المذاهب الاربعة انه لا يحل اقرارهم في ديار الاسلام بجزية ولا غيرها ولا تحل منا كتنهم ولا ذبا نهم.

(ج ۳، ص ۴۱۱، طبع استنبول)

یہاں سے دروز اور یتامنے کا حکم معلوم ہوا یہ لوگ دیار شام میں اسلام اور روزہ و نماز کا اظہار کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود تناسخ ارواح کے قائل ہیں اور شراب اور زنا کو حلال سمجھتے ہیں

اور یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ الوہیت کا یکے بعد دیگرے ایک خاص شخص میں ظہور ہوتا رہتا ہے نیز حشر، روزہ، نماز اور حج کے بھی منکر ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ ان الفاظ سے جو معنی مراد لئے جاتے ہیں وہ ان کے اصل معنی نہیں ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان مبارک میں بھی گستاخانہ کلمات منہ سے نکالتے رہتے ہیں۔ علامہ محقق عبدالرحمن عمادی کا ان کے بارے میں ایک طویل فتویٰ ہے جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ یہ لوگ نصیریہ اور اسماعیلیہ کے عقائد رکھتے ہیں جن کو قرامطہ اور باطنیہ کہا جاتا ہے صاحب موافق نے ان کا ذکر کیا ہے اور چاروں مذہب کے علماء سے ان کے بارے میں نقل کیا ہے کہ ان کو جزیہ لے کر یا کسی اور طریقہ سے دارالاسلام میں رہنے دینا روائیس، ندان سے نکاح کرنا حلال ہے اور ندان کے ہاتھ کا ذبیحہ کھانا۔

اس دور آخر میں انگریز نے اپنی مذموم اغراض کو پورا کرنے کے لئے مرزا غلام احمد آنجنابی کو نبی بنا کر کھڑا کر دیا اور اس نے طرح طرح کی تاویلیں کر کے آیات و نصوص کے معنی بگاڑنے کی انتھک کوشش کی جس سے امت میں ایک فتنہ پیدا ہوا آخر علماء حق نے بالاتفاق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو خارج از اسلام قرار دیا۔ بعد ازاں عنایت اللہ مشرقی نے اطاعت رسول علیہ السلام کا استہزاء و استحقاق کرتے ہوئے امیر کو واجب الاطاعت قرار دیا اور نبی اور رسول کو بحیثیت امیر کے مطاع مانا اور ایک نیا اسلام تصنیف کیا اور علماء اسلام نے اس کے متعلق بھی بالاتفاق دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔

غرض علماء امت کا ہمیشہ یہاں ہم فریضہ رہا ہے کہ اس قسم کے زندیقوں اور طردوں کے کفر و الحاد کی نقاب کشائی کر کے امت کے سامنے ان کی اصل حقیقت واضح کر دیں اور دین کی حفاظت کا وعدہ الہی پورا کریں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد کرامی ہے:

”يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله يتقون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وبتاويل الجاهليين“۔

ترجمہ: ”ہر پچھلی نسل میں ارباب دیانت اس علم کے حامل ہوں گے جو غالی لوگوں کی تحریف اور باطل پرستوں کی غلط بیانی اور جاہلوں کی من مانی تاویل کو دور کرتے رہیں گے۔“

اب اس دور کے طردوں اور زندیقوں کی قافلہ سالاری چودھری غلام احمد پرویز نے اپنے ذمہ لی ہے۔ استفتاء میں پرویز کی کتابوں کے جو اقتباسات پیش کئے گئے ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ چودھری غلام احمد پرویز کے مذکورہ ذیل عقائد ہیں:

### ”تنقیحات“

- (۱) قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ اور رسول“ کا نام آیا ہے اس سے مراد ”مرکز ملت“ ہے۔
- (۲) جہاں اللہ و رسول کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد ”مرکزی حکومت کی اطاعت“ ہے۔
- (۳) قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد افسران ماتحت ہیں۔
- (۴) رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے۔
- (۵) رسول کی حیثیت صرف اتنی ہے کہ وہ اس قانون کا انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔
- (۶) رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بہ حیثیت ”مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔
- (۷) ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔
- (۸) قرآن کریم کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ خیرات، زکوٰۃ وغیرہ سب عبوری دور سے متعلق ہیں۔
- (۹) شریعت محمدیہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی ”شریعت“ وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوری مرتب و مدون کرے۔
- (۱۰) مرکز ملت کو اختیار ہے کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق غرض جس چیز میں چاہے رد و بدل کر دے۔

- (۱۱) ”مرکز ملت“ اپنے زمانے کے کسی تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔
- (۱۲) حدیث: ”عجمی سازش ہے اور جھوٹ، جو مسلمانوں کا مذہب ہے۔“
- (۱۳) آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا۔
- (۱۴) آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔
- (۱۵) تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا ساز و راس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہب میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔
- (۱۶) اللہ تعالیٰ کا کوئی خارجی وجود نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے نہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔
- (۱۷) آخرت سے مراد مستقبل ہے۔
- (۱۸) جنت و جہنم مقامات نہیں انسانی ذات کی کیفیات ہیں۔
- (۱۹) فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں۔ ”ایمان بالمالئکہ“ کا مطلب یہ ہے کہ ان قوتوں کو انسان کے سامنے جھکا ہوا رہنا چاہئے۔
- (۲۰) جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے۔
- (۲۱) قرآن کریم کے مفہوم میں الحاد۔
- (۲۲) آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسانی ہے۔
- (۲۳) جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کریم کے علاوہ کوئی حسی معجزہ نہیں دیا گیا۔
- (۲۴) معراج خواب کا واقعہ ہے یا ہجرت کی داستان اور ”مسجد اقصیٰ“ سے مراد مسجد نبوی ہے۔
- (۲۵) تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں مجوسی اساورہ کا داخل کیا ہوا ہے۔
- (۲۶) ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک افیون ہے مسلمانوں کو پلائی گئی ہے۔
- (۲۷) انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں بلکہ ڈارون کے نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے۔
- (۲۸) نماز ”پوجا پاٹ“ رورہ ”برت“ اور حج ”یاترا“ ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے، ورنہ ان امور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل و بصیرت سے کچھ واسطہ۔
- (۲۹) نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ ”قیام صلوٰۃ“ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے جس کا مطلب معاشرہ کو ان بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہوتی ہے۔
- (۳۰) رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات (یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے۔
- (۳۱) زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق اڑھائی فیصدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت یہی شرح شرعی تھی، اور اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فیصدی ہے تو یہی بیس فیصدی شرعی شرح قرار پائے گی۔
- (۳۲) آجکل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب قرآنی نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوتا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا۔
- (۳۳) صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں۔
- (۳۴) حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بیان الہی کانفرنس ہے۔
- (۳۵) قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس حیثیت شرکاء کانفرنس کے لئے ”راشن“ مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی۔
- (۳۶) تلاوت قرآن کریم ”عہد سحر“ یعنی جادو کے زمانے کی یادگار ہے۔

(۳۷) ایصالِ ثواب کا عقیدہ مکافاتِ عمل کے عقیدے کے خلاف ہے۔

(۳۸) دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے۔

(۳۹) قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے۔ اور موجودہ مسلمان برہمن سماجی مسلمان ہیں۔

(۴۰) صرف چار چیزیں مردار، بہتا خون، لحم خنزیر اور غیر اللہ کے نام کی طرف منسوب چیزیں حرام ہیں، باقی حرام و حلال کی جو طولانی فہرستیں ہیں وہ سب انسانوں کی خود ساختہ ہیں۔

☆☆☆☆☆

مذکورہ بلا عقائد و نظریات نصوص قرآن و حدیث، اجماع اور چودہ سو سالہ تعامل و توارث کے قطعاً خلاف اور کفر ہیں۔ اب ہم ہر تنقیح کا قرآن و حدیث و اجماع کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تاکہ واضح ہو جائے غلام احمد پر دین نے کس طرح اسلام کو مسخ کر کے ایک نئے الحاد و زندقہ کو جنم دیا ہے۔

”قرآن کریم میں جہاں بھی ”اللہ و رسول“ کا نام آیا ہے

اس سے مراد مرکزِ ملت ہے

یہ کھلی ہوئی تحریف والحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے واضح رہے کہ لفظ ”اللہ“ کی دلالت اپنے معنی پر ظاہر و قطعی ہے اور اسی طرح لفظ ”رسول“ کی دلالت بھی، اور الفاظ شرعیہ کے معنی ظاہر و قطعی کو چھوڑ کر کوئی دوسرے معنی مراد لینا الحاد و زندقہ کے سوا کچھ نہیں۔

لفظ کی دلالت اپنے معنی پر یا لغوی ہوتی ہے یا عرفی یا اصطلاحی اور ”اللہ و رسول“ کی دلالت ”مرکزِ ملت“ پر ان تینوں دلائلوں میں سے کوئی سی بھی نہیں۔ عربی زبان کی مستند لغات میں سے کسی لغت میں بھی اللہ و رسول کے معنی مرکزِ ملت کے نہیں اور نہ کسی علم کی اصطلاح میں اس کے یہ معنی ہیں بلکہ ایک عامی بھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت ہے، قرآن کریم اسی زبان میں نازل ہوا ہے جو عرب میں بولی یا سمجھی جاتی تھی، یہ زبان آج بھی زندہ ہے، اللہ و رسول کے الفاظ اس میں قدیم سے مستعمل چلے آتے ہیں۔ عربی زبان کے اشعار و محاورات محفوظ ہیں۔ پرویز نے اللہ و رسول کا جو مفہوم اپنے ذہن سے متعین کیا ہے اس کے ثبوت میں عربی زبان کا نہ تو کوئی محاورہ پیش کیا جاسکتا ہے اور نہ کوئی شعر۔

قرآن کریم جس ذاتِ گرامی پر نازل ہوا اس نے اللہ و رسول کے معنی مرکزِ ملت کے نہیں بتلائے اور نہ جن نفوس قدسہ کو قرآن کریم کا اولین مخاطب بنایا گیا تھا ان میں سے کسی نے اس کے یہ معنی سمجھے۔ پھر قرآن کریم کی بیشمار آیات میں اللہ و رسول کا ذکر آتا ہے اگر اس سے مرکزِ ملت مراد تھا تو کسی آیت میں اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی؟ مزید برآں قرآن کریم میں اللہ و رسول پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے۔ کیا مرکزِ ملت پر بھی اسی طرح ایمان لانا ضروری ہوگا؟ اللہ و رسول کے خلاف ذرا بھی عقیدت میں فتور آ جائے تو کفر ہے، کیا مرکزِ ملت کا بھی یہی حکم ہوگا؟ اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جلیلہ جو قرآن مجید میں ذکر ہوئی ہیں کیا یہی صفات مرکزِ ملت کی ہوں گی؟ الغرض اللہ و رسول سے مراد مرکزِ ملت قطعاً نہیں ہو سکتا یہ صراحۃً الحاد و زندقہ ہے اور الفاظ قرآن کو باطنی مفاہیم پہنانے کی بدترین کوشش، قرآن کریم نے اس عمل کو الحاد سے تعبیر کیا ہے۔ ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي آيَاتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا أَمَّا الَّذِي يُلْقِي فِي النَّارِ خَيْرٌ أَمْ مَن يَأْتِي آمِنًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ طِ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝

ترجمہ: بلاشبہ وہ لوگ جو ہماری آیات میں الحاد (کجروی) کی راہیں نکالتے ہیں وہ ہم سے چھپے ہوئے نہیں ہیں بھلا جو آگ میں ڈالا جائے گا وہ بہتر ہے یا وہ جو آئے گا قیامت کے دن امن سے کئے جاؤ جو چاہو بیشک جو تم کرتے ہو وہ دیکھتا ہے۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کی ہوتی آیات کو سن کر جو لوگ کجروی سے باز نہیں آتے اور سیدھی سیدھی باتوں میں وہی بتائی شہادت پیدا کر کے ٹیٹھ نکالتے ہیں یا خواہ مخواہ توڑ مروڑ کر ان کا مطلب غلط لیتے ہیں۔ ممکن ہے وہ لوگ اپنی مکاریوں اور چالاکیوں پر مغرور ہوں۔ مگر اللہ تعالیٰ سے ان کا حال پوشیدہ نہیں، جس وقت اس کے سامنے جائیں گے خود دیکھ لیں گے۔ فی الحال اس نے ڈھیل دے رکھی ہے وہ مجرم کو ایک دم نہیں پکڑتا اس لئے آگے فرمایا ”اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ“ یعنی اچھا جو تمہاری سمجھ میں آئے کئے جاؤ مگر یاد رہے کہ تمہاری سب حرکات اس کی نظر میں ہیں ایک دن ان کا پورا خمیا زہ بھگتنا پڑے گا۔



## ”جہاں اللہ و رسول ﷺ کی اطاعت کا ذکر ہے اس سے مراد

### مرکزی حکومت کی اطاعت ہے“

یہ بھی تحریف معنوی اور الحاد و زندقہ کی بدترین مثال ہے اور لفظ کی قطعی و ظاہری دلالت سے صریح انحراف۔ یہاں بھی وہی سوالات ہوں گے جو اس سے پہلے تنبیح کے ذیل میں کئے گئے تھے مزید برآں ایک سوال یہ بھی ہے کہ اگر کسی جگہ نظام حکومت نہ ہو تو وہاں اللہ اور رسول ﷺ کی اطاعت کی کیا شکل ہوگی؟ یہ واضح رہے کہ اللہ تعالیٰ و رسول اللہ ﷺ کا اطاعت اسلام کی اساس اولین ہے سارے دین کی عمارت اسی مقام پر قائم ہے، اسی لئے قرآن کریم میں اس کا جگہ جگہ ذکر آیا ہے اور نہایت تاکید کے ساتھ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

”قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكَافِرِينَ“

ترجمہ: ”آپ کہہ دیجئے کہ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کی اطاعت کرو پس اگر تم اس سے اعراض کرو تو (یاد رکھو) کہ اللہ تعالیٰ کافروں کو پسند نہیں کرتا۔“

### ”قرآن کریم میں ”اولی الامر“ سے مراد افسران ماتحت ہیں۔“

یہ قرآن مجید کی کھلی ہوئی تحریف ہے۔ یاد رہے کہ آیت کریمہ ”أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُؤْنِي الْأَمْرَ مِنْكُمْ“ کی جو تعبیر و تشریح پرویز کی عبارت میں کی گئی ہے وہ قطعاً کفر ہے اور امت محمدیہ کے قطعی فیصلے کے خلاف ہے ”اللہ کی اطاعت“ سے مراد وہ اوامر الہیہ ہیں جو قرآن کی صورت میں امت کو دیئے گئے ہیں اور ”اطاعت رسول“ سے مراد وہ احکام نبویہ ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ میں نافذ فرمائے تھے اور ان کا تمام تر ذخیرہ کتب حدیث میں محفوظ و منضبط ہے۔ اور ”اولی الامر“ سے مراد وہ با اقتدار طبقہ ہے جو تفقہ فی الدین کے وصف سے متصف ہو اور اعلاء کلمۃ اللہ اور اجراء احکام شریعت میں دل و جان سے ساعی ہو، نیز وہ علماء ربانی کہ جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ انجام دیتے رہتے ہیں، ان ہی کو حق ہے کہ اللہ و رسول ﷺ کے کلام کی ضرورت کے وقت تعبیر و تشریح کریں اور ان ہی کی اطاعت امت پر فرض ہے۔

حضرت ابن عباسؓ جو ”ترجمان قرآن“ اور ”ضمیر امت“ کے لقب سے عہد صحابہ میں مشہور ہوئے ہیں ان سے ”اولی الامر“ کی جو تفسیر الدر المنثور میں بروایت ابن جریر، ابن المذہب، ابن ابی حاتم اور حاکم منقول ہے وہ یہ ہے:

”یعنی اہل الفقه والدين اهل طاعة الله الذين يعلمون الناس معاني دينهم ويأمرنهم بالمعروف وينهونهم عن المنكر فاجب الله طاعتهم على العباد“ (ج ۲، ص ۱۷۶)

ترجمہ: یعنی وہ حضرات جو فقہ و دین کے حامل ہوں اور اللہ کی اطاعت میں سرگرم ہوں اور لوگوں کو دین کے معانی سمجھاتے ہوں، نیکی کا حکم دیتے ہوں اور برائی سے روکتے ہوں اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی اطاعت اپنے بندوں پر فرض کی ہے۔

(ملاحظہ ہو الدر المنثور، ج ۲، ص ۱۷۶)

یہی تفسیر حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ اور حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی منقول ہے۔

ظاہر ہے کہ امت کی جن ہستیوں کی غنڈگی قرآن و سنت کی مزاوت میں گزری ہو اور جو سرتاپا شریعت مقدسہ سے آراستہ و پیراستہ ہوں وہی اللہ اور اس کے رسول کے دین کی تعبیر و تشریح کے اہل ہیں اور ضرورت کے وقت ان ہی کی اطاعت کو واجب قرار دیا جاسکتا ہے، جاہل بے دین، یا فاسق اور بدعقیدہ افسران ماتحت اور حکام وقت جنہوں نے انگریز کی اطاعت و خدمت گزاری میں اپنی زندگیاں گنوائی ہوں ان کو دین کی تعبیر و تشریح کا حق کیسے دیا جاسکتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ”اولو الامر“ کی تفسیر کے سلسلہ میں بطور مثال حضرات ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم جیسے اکابر و فقہاء صحابہ کے نام منقول ہیں، اور بعض روایات میں صرف صحابہ کرام کو ”اولی الامر“ کا مصداق قرار دیا ہے، ان تشریحات کی روشنی میں ہر مسلمان فیصلہ کر سکتا ہے کہ ”اولی الامر“ سے افسران ماتحت اور اللہ و رسول سے ”مرکز ملت“ یا ”نظام حکومت“ مراد لینا صریح کفر و الحاد نہیں تو اور کیا ہے۔

### ”رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی سے اپنی اطاعت کرائے“

ایسا کہنا قطعاً کفر ہے، اطاعت رسول دین کے مسلمات میں سے ہے امت محمدیہ علی صاحبہا التحيات والتسليمات نے اطاعت رسول کو ہمیشہ دین کا جزو لا ینفک سمجھا ہے، رسول پر ایمان لانے کا مطلب ہی اس کی اطاعت و فرمانبرداری ہے، اور نہ صرف یہ کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت ضروری ہے بلکہ ہر رسول مطاع ہوتا تھا اور ہر امت پر اپنے



رسول کی اطاعت فرض و لازم تھی، دیکھئے قرآن کریم کس طرح حصر کے ساتھ بیان کر رہا ہے:

وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ ط (النساء ع ۹ پ)

ترجمہ: ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر اس لئے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے اذن سے۔

پھر صرف رسول کی اطاعت کا حکم دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ اس کی اطاعت کو خود اللہ تعالیٰ کی اطاعت فرمایا گیا۔ ارشاد ہے:

مَنْ يُطِيعِ الرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ ج (النساء، ع ۱۱، پارہ ۵)

ترجمہ: جو رسول کی اطاعت کرے اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اور محبت الہی کے دعویداروں سے صاف کہہ دیا گیا کہ تمہارے اس دعوے کی سچائی اسی وقت ظاہر و عیاں ہوگی جب کہ تم اتباع و اطاعت میں سرگرم ہو گے۔ معلوم ہوا

اتباع رسول کے بغیر محبت الہی اور اتباع قرآن کا دعویٰ سراسر لغو و باطل ہے، ارشاد ہے:

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ (آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ فرمادیں اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری راہ پر چلو تا کہ تم سے اللہ محبت کرے اور تمہارے گناہ بخشے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اطاعت رسول کی اہمیت کی پیش نظر قرآن مجید میں اس کا بار بار حکم دیا گیا ہے چنانچہ چند آیات درج ذیل ہیں۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ج فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ۔

(آل عمران، ع ۴، پارہ ۳)

ترجمہ: آپ کہہ دیں اطاعت کرو اللہ اور اس کے رسول کی پھر اگر اعراض کریں تو (سناد دیجئے) کہ اللہ کافروں سے محبت نہیں۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔ (آل عمران، ع ۱۴، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَوَلَّوْا عَنْهُ وَأَنْتُمْ تَسْمَعُونَ۔ (الانفال، ع ۳، پارہ ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اس سے مت پھرو نہ کر۔

وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ۔

(الانفال، ع ۶، پارہ ۱۰)

ترجمہ: اور اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور آپس میں نہ جھگڑو پس نامرد ہو جاؤ گے اور جاری رہے گی تمہاری ہوا۔

وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَخْشِ اللَّهَ وَيَتَّقْهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَائِزُونَ۔

(النور، ع ۷، پارہ ۱۰)

ترجمہ: اور جو کوئی اطاعت کرے اللہ کی اور اس کے رسول کی اور ڈرتا رہے اللہ سے اور تقویٰ اختیار کرے سو وہی لوگ ہیں کامیاب ہونے والے۔

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ حُمُْلٌ وَعَلَيْكُمْ مَّ حُمُْلَتُمْ ط وَإِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا ط وَمَا عَلَى الرَّسُولِ

إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ۔ (النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی، پھر اگر تم اعراض کرو گے تو اس کا ذمہ ہے جو بوجھ اس پر رکھا اور تمہارا ذمہ ہے جو بوجھ تم پر رکھا اگر اس

(رسول کی) اطاعت کرو گے تو ہدایت پا جاؤ گے اور پیغام لانے والے کے ذمہ نہیں مگر پہنچا دینا کھول کر۔

وَأَقِيمُوا الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ۔

(النور، ع ۷، پارہ ۱۸)

ترجمہ: قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول کی تا کہ تم پر رحم ہو۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ۔ (محمد، ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو۔

پھر اطاعت رسول ابار بار تاکید کی حکم دینے کے ساتھ ساتھ یہ بھی واضح کیا گیا کہ جب تک لوگ اپنے تمام باہمی جھگڑوں اور زندگی کے تمام فیصلوں میں رسول اللہ ﷺ کو حکم نہ بنائیں گے ان کا ایمان کا عدم ہے، اور یہ بھی صاف کہہ دیا گیا کہ رسول برحق (ﷺ) کے فیصلوں کو دل کی کشادگی اور زبان و قلب کی ہم آہنگی کے ساتھ قبول کر لینا ضروری ارشاد ہے:

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا

(النساء، ع ۹، پارہ ۵)

ترجمہ: سو قسم ہے تیرے رب کی وہ مومن نہ ہوں گے یہاں تک کہ تجھ کو ہی منصف جانیں اس جھگڑے میں جو ان میں اٹھے، پھر نہ پاویں اپنے جی میں کسی قسم کی تنگی تیرے فیصلہ سے اور قبول کریں خوشی سے۔

یہ آیت کریمہ جس حقیقت کبریٰ کو بیان کر رہی ہے اس پر غور کرنے کے بعد کسی مومن کو اطاعت رسول کے بارے میں شک و شبہ نہیں رہ سکتا۔ آیت میں جو حکم بیان کیا جا رہا ہے وہ قرآن کے مخاطبین اولین کے ساتھ مختص نہیں بلکہ پوری امت محمدیہ ﷺ قیامت تک اس کے ماننے کی مکلف ہے۔

غرض اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے بعد کسی مومن کو اختیار باقی نہیں رہتا کہ وہ اس سے انحراف کر سکے۔ ارشاد ہے۔

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا لِمُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا

مُبِينًا

(الاحزاب، ع ۵، پارہ ۲۲)

ترجمہ: اور کسی ایماندار مرد یا عورت کا یہ حق نہیں کہ جب اللہ اور اس کا رسول کسی بات کا فیصلہ کر دے تو ان کو رہے اختیار اپنے کام کا اور جس نے نافرمانی کی اللہ کی اور اس کے رسول کی تو وہ صریح اور صاف گمراہی میں پڑ گیا۔

آیت بالا واضح طور پر بتلا رہی ہے کہ رسول کے فیصلے کے مقابلے میں کسی مومن فیصلہ کرنے کا حق نہیں بلکہ اس کے لئے سعادت و سلامتی کی راہ یہی ہے کہ رسول کے فیصلوں کے سامنے اپنا سر جھکا دے، ورنہ بصورت دیگر اس کے حصہ میں ضلال و گمراہی کے سوا کچھ نہیں، علامہ آلوسی رقم طراز ہیں:

”ای ان یختاروا من امرهم ماشاؤا بل یجب علیہم ان یجعلوا رأیہم تبعاً لرأیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام واختیارہم تلوا لا

(روح المعانی، ص ۲۲، ج ۲۲)

ختیارہ۔

ترجمہ: یعنی ان کو یہ حق نہیں کہ اپنے امور کے متعلق جو چاہیں فیصلہ کریں بلکہ ان پر لازم ہے کہ اپنا آراء کو جناب رسول اللہ ﷺ کی رائے مبارک کے تابع رکھیں اور اپنی پسند کو آپ کی پسند کا پابند بنائیں۔

اور یہی نہیں کہ رسول کی اطاعت کا تاکید حکم دیا گیا بلکہ رسول کی مخالفت کرنے والوں کو عذاب الیم سے ڈرایا بھی گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَنْ تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ

(النور، ع ۹، پارہ ۱۸)

ترجمہ: سو ڈرتے رہیں وہ لوگ جو خلاف کرتے ہیں اس کے حکم کا اس سے کہ آپڑے ان کچھ خرابی یا پینچے ان کو عذاب دردناک۔

اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَ ثَمَّ مَصِيرًا

(النساء، ع ۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو کوئی مخالفت کرے رسول کی جبکہ کھل چکی اس پر سیدھی راہ اور چلے سب مسلمانوں کے راستہ کے خلاف تو ہم اس کو حوالہ کریں گے وہی طرف جو اس نے اختیار کی اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بہت بری جگہ ہے۔

یعنی جب کسی کو حق بات واضح ہو چکے پھر اس کے بعد بھی رسول کے حکم کی مخالفت رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کو امت پر فرض و لازم قرار دیا گیا ہے تو وہ اس کثرت سے

ملتی ہیں کہ ان کا شمار بھی دشوار ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں چند احادیث ہدیہ ناظرین ہیں۔

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ کانتی یدخلون الجنة الامن ابی قیل من ابی قال من اطاعنی دخل الجنة ومن عصانی فقد ابی۔

(رواہ البخاری)

ترجمہ: ”حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت جنت میں جائے گی سوائے ان لوگوں کے جو انکار کریں! عرض کیا گیا کہ یہ کون لوگ ہیں فرمایا جس نے میری اطاعت کی جنت میں داخل ہوا اور جس نے نافرمانی کی تو اس نے انکار کیا۔

عن جابر فی حدیث طویل۔ فی آخرہ۔

”فمن اطاع محمداً فقد طاع اللہ ومن عصی محمداً فقد عصی اللہ و محمد فرق بین الناس“۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث مروی ہے جس کے آخر میں آتا ہے کہ جس نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اُس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے محمد ﷺ کی نافرمانی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور محمد ﷺ خط امتیاز کھینچنے والے ہیں مومن اور کافر کے درمیان۔

عن مالک بن انس مرسلًا قال قال رسول اللہ ﷺ ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتُم بهما کتاب اللہ و سنتہ رسولہ۔ (مؤطا)

جناب رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں میں نے تمہارے پاس دو چیزیں چھوڑی ہیں جب تک تم اس پر عمل کرتے رہو گے گمراہ نہیں ہو گے، اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت۔

عن جابر قال قال رسول اللہ ﷺ: والذی نفس محمد بیدہ لو بداکم موسیٰ فاتبعتموہ ترکتمونی لضللتُم عن سواء السبیل ولو کان حیاً وادرك نبوتی لاتبعنی۔ (دارمی)

ترجمہ: جناب رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد کی جان ہے اگر تمہارے سامنے موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم ان کا اتباع کرو اور مجھ کو چھوڑ دو تو یقیناً گمراہ ہو جاؤ اور اگر وہ بھی یقیناً حیات ہوتے اور میری نبوت پاتے تو میری ہی اتباع کرتے۔

پرویز کے کفر و ضلال کا نقطہ اولیں اطاعت رسول کا انکار ہے اسی لئے علماء امت نے اطاعت رسول کو اصل دین قرار دیا تھا اور اس سے سرمو تجاوز کو زیغ و ضلال کا سرچشمہ، امام اہل سنت امام احمد بن حنبل الثیبانی کے الفاظ پڑھئے پرویز پر یہ الفاظ کس طرح صادق آتے ہیں۔

قال الامام احمد فی رواية الفضل ابن زياد۔ نظرت فی لامصحف فوجدت طاعة الرسول ﷺ فی ثلاثة وثلاثين موضعاً ثم جعل يتلو فليحذر الذين يخالفون عن امره ان تصيبهم فتنة) الآية وجعل يكررها ويقول وما الفتنة الشك لعه اذا رد بعض قوله ان يقع فی قلبه شئ من الزیغ فیزیغ قلبه فیهلكه وجعل يتلو هذا الآية (فلا وربك لا يومنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم)

(الصارم الملول علی شاتم الرسول ص ۵۵)

ترجمہ: امام احمدؒ نے فرمایا (جیسا کہ فضل بن زیاد کی روایت ہے) کہ میں نے قرآن پاک میں غور کیا تو تینتیس (۳۳) مقامات پر جناب رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا حکم موجود پایا پھر آپ اس آیت کی تلاوت فرمانے لگے فلیحذر الذين الخ (چاہئے کہ ڈریں وہ لوگ جو رسول ﷺ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس بات سے کہ ان کو کوئی فتنہ نہ پہنچ جائے) امام ممدوح اس آیت کو بار بار پڑھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے کہ فتنہ کیا ہے؟ شرک ہے، ہو گا یہ کہ جب کوئی شخص آپ کے کسی قول کو رد کرے گا تو اس کے دل میں کئی سی پیدا ہوگی اور پھر جب اس کا دل کئی میں مبتلا ہو جائے گا تو اس کو ہلاک کر دے گا، اور پھر آپ یہ آیت پڑھنے لگے فلا وربک الخ (تیرے رب کی قسم وہ ایمان نہیں لائیں گے تا وقتیکہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم قرار نہ دیں۔

اطاعت رسول کا انکار درحقیقت رسول ﷺ سے براہت و بیزاری سراسر کفر ہے۔ علامی شامی شفاء قاضی عیاض سے ناقل ہیں کہ:

قال ابو حنیفہؒ واصحابہ من برئ من محمد ﷺ او کذب به فهو مرتد۔ (رد المختار، ص ۴۰۱)

ترجمہ: امام ابو حنیفہؒ اور ان کے اصحاب نے فرمایا نیزاری کا اظہار کرے یا آپ کو جھٹلائے وہ مرتد ہے۔

رسول کے فیصلوں سے انکار درحقیقت رسالت سے انکار ہے اور رسالت سے کفر ہے۔ آیت کریمہ ”وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُولٍ إِلَّا لِيُطَاعَ بِإِذْنِ اللَّهِ“ کی

تفسیر سلسلہ میں علامہ شہاب خفاجی لکھتے ہیں:

ای الا لیطیعہ من بعث الیہ ویرضی بحکمہ فمن لم یرض بہ لم یرض برسالتہ فہو تارک لما یجب علیہ کافر..... قال القاضی  
کانہ ای اللہ احتج بذلك وعلى ان الزی لم یرض بحکمہ وان اظهر الاسلام کافر وقیل فی توجیہہ ان لم یرض بحکمہ لم یرض بحکم  
اللہ تعالیٰ ومن لم یرض بحکم اللہ تعالیٰ فہو کافر۔ (نسیم الریاض، ج ۳، ص ۳۵۲)

یعنی جن لوگوں کی طرف نبی کو بھیجا گیا ہے اطاعت کریں اور اس کے فیصلوں پر رضا منداظہار کریں لہذا جو شخص اس کے فیصلہ پر راضی نہیں وہ اس کی رسالت سے بھی  
راضی نہیں وہ اپنے فرض کا تارک اور کافر ہے قاضی (عیاض) نے فرمایا گویا اللہ تعالیٰ نے اس امر کو بطور دلیل بیان فرمایا ہے کہ جو شخص رسول کے فیصلوں سے رضا مند نہ ہو اگرچہ وہ  
اسلام کا اظہار کرے کافر ہے، آیت کی توجیہ میں یہ بھی کہا گیا ہے۔ اگر کوئی شخص رسول کے فیصلوں پر راضی نہیں تو وہ اللہ کے فیصلوں پر بھی راضی نہیں اور جو اللہ کے فیصلوں پر راضی نہیں۔

لطف یہ ہے کہ ”رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے“ غلام احمد پرویز خود بھی اپنے فتویٰ کی رو سے کافر ہے۔ پرویز کا یہ فتویٰ ۱۳۵۳ھ میں دارالمصنفین  
کے موقر ماہنامہ ”معارف“ میں شائع ہوا تھا۔ اور حال میں ملک کے مختلف جرائد و مجلات میں اس کو نقل کیا گیا ہے جس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:  
”اتباع رسول کی اس سے بین دلیل اور کون سی ہو سکتی ہے لہذا یہ واضح ہو گیا کہ بعض وقتی اور خالصتاً عارضی معاملات میں حضور کی اطاعت بہ حیثیت امیر قوم تھی لیکن  
حضور کی اطاعت بہ حیثیت رسول مستقل اور قیامت تک کیلئے فرض بلکہ شرط ایمان ہے اور یہی وہ اطاعت ہے جس سے سرتابی ابد آباد کے جہنم کو موجب ہوتی ہے۔“

(ایشیالاہور، ۱۷ اپریل ۱۹۶۲ء، جلد ۱۱، شمارہ ۱۴، ص ۱۰، کلام ۳)

یہ کہنا کہ ”رسول کی حیثیت صرف اتنی ہی ہے کہ وہ اس قانون کا

انسانوں تک پہنچانے والا ہے۔“

قطعاً کفر ہے کیونکہ اس عقیدہ کی رو سے آنحضرت ﷺ کی ان حیثیات کا انکار لازم آتا ہے جن کو قرآن کریم نے نہایت صراحت سے بیان کیا ہے قرآنی آیات کے  
بموجب آنحضرت ﷺ، معلم، مربی، شارح کتاب الہی امت کے تمام معاملات اور فیصلوں میں قاضی، تمام نزاعات اور جھگڑوں میں حکم، اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تشریحی  
اختیارات کے حامل ہیں یہی وجہ ہے جس کی بنا پر آپ ﷺ کی زندگی کو قابل تقلید نمونہ اور آپ ﷺ کی اطاعت کو سب مسلمانوں پر فرض کیا گیا ہے اور ہدایت آپ ﷺ کی ہی  
اطاعت سے وابستہ کی گئی ہے، امور مذکورہ بالا کو ذہن نشین کرنے کے لئے آیات ذیل نرڈا لئے:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ۔ (البقرہ-ع ۱۳، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب و حکمت کی ”تعلیم“ دے اور ان کا  
”تزکیہ“ کرے۔

اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے تین اوصاف بالترتیب مذکور ہیں

(۱) لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنانا۔

(۲) انہیں کتاب و حکمت کی تعلیم دینا۔

(۳) ان کا تزکیہ و تربیت کرنا۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ۔ (النحل-۶، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اور (اے نبی) یہ یادداشت (قرآن حکیم) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کو واضح کر دو وہ چیز جو ان کی طرف اتاری گئی ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کا کام یہی ہے کہ ”کتاب اللہ“ کے مضامین کو خود کھل کر لوگوں کے سامنے بیان فرمائیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا مطلب وہی معتبر ہے  
جو احادیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ہو۔

إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ۔

(النساء-ع ۱۶، پارہ ۱۵)

ترجمہ: بیشک ہم نے یہ کتاب تمہاری طرف حق کے ساتھ نازل کی ہے تاکہ تم لوگوں کے درمیان جو کچھ اللہ تمہیں سمجھائے اس سے فیصلہ کرو۔

آیت کریمہ کا حاصل یہ ہے کہ اے رسول (ﷺ) ہم نے اپنی سچی کتاب تجھ پر اس لئے اتاری کہ ہمارے سمجھانے اور بتلانے کے موافق آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں گویا آپ کو مسلمانوں کی زندگی کے معاملات کا حکم اور قاضی مقرر کیا جا رہا ہے لہذا مسلمانوں کی سعادت اسی میں ہے کہ آپ ﷺ کے فیصلوں سے سرمو تجاوز نہ کریں اور آپ ﷺ کے فیصلوں کے سامنے گردنیں جھکا دیں۔

يَا مُرْهُم بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَاهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيَجْلُ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَائِثَ وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ۔ (الاعراف - ع ۱۹، پارہ ۹)

ترجمہ: وہ ان کو معروف کا حکم دیتا ہے اور منکر سے ان کو روکتا ہے اور ان کے لئے پاک چیزوں کو حلال کرتا ہے اور ناپاک چیزوں کو ان پر حرام کرتا ہے اور ان پر سے وہ بوجھ اور بندھن اتار دیتا ہے جو ان پر چڑھے ہوئے تھے۔

اس آیت شریفہ میں آنحضرت ﷺ کو ذیل کے تشریحی اختیارات تفویض کئے جا رہے ہیں۔ (۱) نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا۔ (۲) پاکیزہ چیزوں کو حلال اور ناپاک چیزوں کو حرام کرنا۔ (۳) لوگوں کے اوپر سے وہ بوجھ اور قیدیں اتار دینا جن میں پچھلی امتیں مبتلا تھیں۔

اب ظاہر ہے کہ ان آیات میں آنحضرت ﷺ کی جن حیثیات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے ان میں سے کسی ایک حیثیت کا انکار بھی قرآن کا انکار ہے۔

”رسول اللہ ﷺ جب موجود تھے تو بحیثیت ”مرکز ملت“ آپ کی اطاعت فرض تھی، آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی اطاعت کا حکم نہیں کیونکہ اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے۔“

یہ بات بھی کفر ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس قیامت تک کے لئے واجب الاطاعت ہے اور آپ ﷺ کی مذکورہ بالا حیثیات بحیثیت رسول نبی ہیں اور جب آپ ﷺ کی رسالت و نبوت باقی ہے تو آپ ﷺ کی حیثیات بھی باقی رہیں گی۔

اس لئے آنحضرت ﷺ کی اطاعت کا انکار آپ کی رسالت و نبوت کا انکار ہے اور یہ کہنا کہ ”اطاعت کے معنی ہی کسی زندہ کے احکام کی تابعداری ہے“ قطعاً غلط ہے۔

عربی زبان کی لغت اور محاورہ سے اس بات کی سند نہیں پیش کی جاسکتی پھر قرآن مجید میں اطاعت کے ساتھ آپ کی اتباع کا بھی بار بار حکم آتا ہے۔ اس کی پرویز کیا تاویل کرے گا۔

”ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے

فیصلے آپ کرنے ہوں گے“

یہ صریح الحاد و زندہ ہے ختم نبوت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی اور اب کوئی رسول یا نبی نہیں آئے گا لہذا قیامت تک کے لئے ہدایت و سعادت آپ کی اطاعت میں منحصر ہے۔

واضح رہے کہ یہ عقیدہ ”کہ انسانوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے“ رسول کی رسالت کے انکار کے مترادف ہے، آج ہر مسلمان کلمہ طیبہ میں رول کی رسالت کا اقرار کرتا ہے اور تمام عالم اسلامی کے گوشہ گوشہ سے اذان میں آپ کی رسالت کا اعلان کیا جاتا ہے، اگر آپ کی رسالت صرف اس بنا پر تھی کہ خدا کی طرف سے قرآن کریم آپ ﷺ نے ہمیں دیا اور بس اس سے آگے کچھ نہیں بہ آپ ہمارے لاء مطاع تھے نہ آمر نہ قاضی اور نہ شارع تو پھر آپ کی رسالتاً لعلیاً ذبالہ اس زمانہ میں عملاً ختم ہو چکی اور کلمہ طیبہ میں رسالت محمدی کا اقرار و ایمان بے معنی ٹھہرا۔

یاد رہے کہ ہر زمانے میں جس طرح قرآن پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح صاحب قرآن پر بھی بلکہ درحقیقت صاحب قرآن پر ایمان لانے کے بعد ہی قرآن پر ایمان مکمل ہوتا ہے کیونکہ جب تک صاحب قرآن پر ایمان نہیں ہوگا قرآن پر ایمان کا دعویٰ سچا نہیں ہو سکتا، اگر رسول کی رسالت کو درمیان سے ہٹا دیا جائے تو قرآن کی کوئی اہمیت نہیں رہتی، یہی وجہ ہے کہ قرآن نے ہر زمانے میں اطاعت رسول کا تکیہ حکم دیا ہے اور امت مسلمہ نے اطاعت رسول کو ہر زمانے کے لئے سند و حجت جانا اور اس سے انحراف کو کفر والحاد سمجھا ہے۔



آخر حضرت ابو بکر و عمر و دیگر خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کا طرز عمل آپ ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کی احادیث و ارشادات کے ساتھ کیسا رہا؟ اسلام کی پوری تاریخ شاہد ہے کہ خلفاء راشدین کے سامنے جب کوئی مسئلہ درپیش ہوا اور کسی نے اس کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا کوئی ارشاد گرامی سنایا فوراً اس پر عمل درآمد شروع ہو گیا اور کسی نے یہ آواز نہیں اٹھائی کہ اب تو نبوت ختم ہو چکی اس لئے لوگوں کو اپنے معاملات کے فیصلے آپ کرنے ہوں گے۔

”قرآن کے احکام وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ

سب عبوری دور سے متعلق ہیں“

یہ بھی کفر صریح ہے، کتاب و سنت میں ان احکام کے وقتی اور عبوری ہونے کے متعلق تصریح تو کجا اشارہ تک موجود نہیں۔

قرآن کریم کے متعلق اس قسم کے عقیدہ کہ اس کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں قرآن سے کھلا ہوا نکار و جھوٹ ہے، قرآن کریم نے واضح کاف الفاظ میں اعلان کیا ہے۔

وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَعَدْلًا ط لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ ج

(الانعام - ع ۱۴، پارہ ۸)

ترجمہ: تیرے رب کا کلمہ صدق و عدل کے ساتھ مکمل ہو گیا کوئی بدلنے والا نہیں اس کی بات کو۔

کلمات اللہ میں وراثت، قرضہ، لین دین، صدقہ و خیرات، زکوٰۃ وغیرہ تمام احکام شامل ہیں نیز

وَمَنْ لَّمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ۔

(المائدہ - ع ۶، پارہ ۶)

ترجمہ: جو ما انزل اللہ کے مطابق معاملات کے فیصلے نہیں کرتا تو ایسے ہی لوگ کافر ہیں۔

میں تمام احکام مذکورہ داخل ہیں، اور یہ سمجھنا کہ قرآنی احکام کے ایک حصہ میں تو تبدیلی کی جاسکتی ہے اور دوسرے حصے میں نہیں وہی ذہنیت ہے جس کے متعلق قرآن نے کہا ہے:

أَفْتَوْا مُنُونٍ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَ تَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ - (البقرہ - ع ۱، پارہ ۱)

ترجمہ: کیا تم کتاب کے ایک حصہ پر ایمان لاتے ہو اور دوسرے حصے سے انکار کرتے ہو۔

اصل یہ ہے کہ غلام احمد پر ویز شخصی ملکیت کے بارے میں پورا پورا اشتراک نقطہ نظر اختیار کئے ہوئے ہے، اور اس کا نام اس نے ”قرآنی نظام ربوبیت“ رکھا ہے اس سلسلہ میں جب اس سے یہ کہا جاتا ہے کہ قرآن کریم میں وراثت، قرضہ، لین دین، زکوٰۃ وغیرہ کے احکام صراحۃً شخصی ملکیت کا اثبات کرتے ہیں تو وہ ان احکام کو قرآن کریم کے احکام مانتے ہوئے جواب دیتا ہے کہ یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہیں، بالفاظ دیگر جب یہ عبوری دور ختم ہو جائے گا اور نظام ربوبیت کا سورج طلوع ہوگا یہ یہ احکام سب منسوخ ہو جائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ اگر یہ سب احکام عبوری دور سے متعلق ہوتے تو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اشارۃً یا کنایۃً ضرور فرمایا کہ ہمارا اصل مقصد تو یہی نظام ربوبیت قائم کرنا ہے البتہ صدقہ و خیرات اور وراثت کے احکام ہم اس وقت تک کے لئے دے رہے ہیں جب تک یہ نظام قائم نہ ہو جائے لیکن قرآن کریم میں سرے سے اس کا کچھ ذکر ہی نہیں کہ اس قسم کے احکام عبوری دور سے متعلق ہیں۔

علاوہ ازیں محمد رسول اللہ والذین معہ کے دور سعادت میں پر ویز کا تصنیف کردہ نظام ربوبیت قائم ہوا تھا یا نہیں۔ در صورت اثبات تاریخ کے کسی حوالہ سے دکھلایا جاسکتا ہے کہ عبوری دور کے احکام ختم ہو گئے تھے؟؟

اور در صورت نفی جب یہ نظام اس وقت بھی قائم نہ ہو سکا اور محمد رسول اللہ والذین معہ کا عہد سعادت آگئیں بھی جب اس کا متحمل نہ ہو سکا تو اس خود ساختہ نظام کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے۔

”شریعت محمد ﷺ یہ صرف آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک کے لئے تھی نہ کہ ہر زمانے کے لئے بلکہ ہر زمانے کی شریعت وہ ہے جس کو اس عہد کا مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ مرتب و مدون کرے۔“

یہ بھی کفر صریح ہے اور ختم نبوت کا انکار، شریعت محمد یہ قیامت تک آنے والی امت کے لئے ہے، ظاہر ہے کہ ایک نبی کی شریعت کو دوسرا نبی ہی منسوخ کر سکتا ہے اور

جب آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر نبوت و رسالت ختم ہوگئی تو آپ کی شریعت بھی آخری شریعت ٹھہری پھر کسی مرکز ملت اور اس کی مجلس شوریٰ کو شریعت جدیدہ مرتب و مدون کرنے کا حق کسی طرح مل گیا۔

پھر اطاعت رسول یا اتباع رسول جس کا قرآن کریم میں بار بار ذکر آیا ہے وقتی اور عارضی حکم نہیں بلکہ دائمی ہے اور ہر زمانے کے لئے ہے قرآن کریم اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت و اتباع کا حکم آپ کی حیات تک محدود ہے اس کے بعد جدید شریعت مدون کر لی جائے بلکہ اس کے برخلاف صراحت کے ساتھ اس امر کی وضاحت موجود ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد آپ ﷺ کے دین و شریعت سے نہ پھرنا بلکہ اسی پر قائم و دائم رہنا۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِنْ مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَنْقَلِبْ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ فَلَنْ يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ ○ (آل عمران - ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور محمد (ﷺ) تو ایک رسول ہیں، گزر چکے آپ سے پہلے بہت سے رسول، پھر کیا اگر وہ وفات پا جائیں یا شہید کر دئے جائیں تو کیا تم پھر جاؤ گے اُلٹے پاؤں اور جو کوئی پھر جائے گا اُلٹے پاؤں تو ہرگز کچھ نہیں بگاڑے گا اللہ کا اور اللہ ثواب دے گا شکر گزاروں کو۔ اسی طرح جب یہ فرمایا گیا کہ:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ يَرْجُوا اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ۔ (الاحزاب - ع ۳، پارہ ۲۱)

ترجمہ: بیشک تمہارے لئے رسول (ﷺ) اللہ کی ذات میں عمدہ نمونہ عمل ہے اس شخص کے لئے کہ جو اللہ اور روز آخرت سے آس لگائے ہو۔ تو اس سے مقصد یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی ذات گرامی صرف آپ ﷺ کے عہد کے لئے نومنتہی بعد میں آنے والے زمانے کے لئے نہیں بلکہ آیت کریمہ تمام مسلمانوں کو بلا استثناء کسی زمان و مکان کے یہ ہدایت دے رہی ہے کہ ہر سچے مومن کے لئے جناب رسول ﷺ نمونہ کامل ہیں۔ صحابہ کرام اسی آیت سے آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد سنت کے واجب العمل ہونے پر احتجاج کرتے تھے۔

اخرج ابن ماجه وابن ابى حاتم عن حفص بن عاصم قال قلت لعبد الله ابن عمر رضی اللہ عنہما رأيتك في لسفر لا تصلے قبل الصلاة ولا بعدها فقال يا ابن اخي صحبت رسول الله ﷺ كذا وكذا فلم اره يصلے قبل الصلاة ولا بعدها ويقول الله تعالى لقد كان لكه في رسول الله اسوة حسنة واخرج عبد الرزاق في المصنف عن قتادة قال هم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ان ينهى عن الحيرة فقال رجل اليس قد رايت رسول الله ﷺ يلبسها قال عمر بلى قال الرجل الم يقل الله تعالى لقد كان لم في رسول الله اسوة حسنة واخرج الشيخان وغيرهما عن ابن عباس قال اذا حرم الرجل امراته فهو يمين يكفرها وقال لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة الى غير ذلك من الاخبار۔

(روح المعاني، ج ۱۲، ص ۱۶۸)

ترجمہ: ابن ماجہ اور ابن ابی حاتم نے حفص بن عاصم سے روایت کی ہے کہ میں نے عبد اللہ بن عمرؓ سے عرض کیا ”میں نے آپ کو سفر میں دیکھا ہے کہ آپ نے فرض نماز سے پہلے سنن و نوافل پڑھتے ہیں اور نہ اس کے بعد اس پر آپ نے فرمایا برادر زادے میں جناب رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کافی عرصہ رہا ہوں لیکن میں نے آپ کو نہ فرض سے پہلے نماز پڑھتا ہوا دیکھا اور نہ اس کے بعد اور اللہ تعالیٰ فرمایا ہے لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة۔ محدث کبیر عبد الرزاق مصنف میں بروایت قتادہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سرخ دھاری دار کپڑے کے پہننے سے منع کرنا چاہا اس پر ایک شخص نے کہا ”کیا آپ نے جناب رسول اللہ ﷺ کو اس قسم کا کپڑا پہنے ہوئے نہیں دیکھا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کیوں نہیں، اس پر اس شخص نے کہا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے پرانی بیوی کو حرام کر لے تو وہ قسم ہے جس کا کفارہ دینا ضروری ہے اور پھر آیت یہ آیت پڑھی لقد كان لكم في رسول الله اسوة حسنة۔

مزید با آں ہر زمانے کے مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ رسول جس امر کا حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

مَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا عَنَّهُ فَاتَّهُوا۔ (حشر - ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول سولے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔

اس آیت پر مکررین حدیث کی طرف سے شبہ کیا جاتا ہے کہ آیت کریمہ فنی اور غنائم کے سلسلہ میں نارل ہوئی ہے اس کا جواب واضح ہے کہ لفظ کا عموم معتبر ہے نہ کہ خصوص سبب۔ آیت کریمہ کے الفاظ عام ہیں۔ علامہ شہاب خفاجی فرماتے ہیں:

هذا محمول على العموم في جميع اوامره ونواهي لانه لا يامر الا بصلاح ولا ينهى الا عن فساد وان كانت الاية ولت في الفنى والغنائم اذا العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص السبب۔

ترجمہ: یہ حکم جناب رسول اللہ ﷺ کے تمام اوامرو نواہی کے لئے عام ہے کیونکہ آپ کسی خوبی ہی کی بنا پر حکم دیتے اور کسی خرابی کی وجہ سے ممانعت فرماتے ہیں اور گویہ آیت فنی اور غنائم کے بارے میں اتری ہے تاہم اعتبار لفظ کے عموم کا ہوتا ہے نہ ہے خصوصی سبب کا۔

علاوہ ازیں آیت ذیل میں شریعت محمدیہ کے واجب الاتباع ہونے کی صاف تصریح موجود ہے اور جناب رسول اللہ ﷺ کی وساطت سے ساری امت کو اس کی اتباع کا حکم بھی دیا گیا ہے۔

ثُمَّ جَعَلْنَاكَ عَلَىٰ شَرِيعَةٍ مِّنَ الْأَمْرِ فَاتَّبِعْهَا وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَ الَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ۔ (البجائیہ-ع ۲، پارہ ۲۵)

ترجمہ: پھر ہم نے آپ کو دین کی ایک خاص شریعت پر لگا دیا ہے تو اسی پر چلئے اور ان لوگوں کی خواہشات کی پیروی نہ کیجئے جو کچھ علم نہیں رکھتے۔ پھر ساری امت دو دروسالت سے لے کر آج تک اس پر متفق اللسان ہے کہ شریعت محمدیہ ہی نجات کی راہ ہے اور اسی پر چل کر امت دنیا و آخرت میں سعادت کا مرانی حاصل کر سکتی ہے۔ اور سورہ الجمعۃ میں تو صاف تصریح ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت صرف اس عہد کے ساتھ ہی مخصوص نہیں بلکہ تمام آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے ہے۔ ارشاد ہے:

وَالْآخِرِينَ مِنْهُمْ لَنَأْتِيَنَّكَ بِهَمٍّ۔ (اور اس رسول کو مبعوث کیا دوسرے لوگوں کے واسطے بھی جو ابھی ان میں شامل نہیں ہوئے) پھر یہ کہنا کہ شریعت محمدیہ صرف اس عہد کے لئے خاص تھی کتنا بڑا کفر صریح ہے۔

”مرکز ملت کو یہ اختیار دینا کہ وہ عبادات، نماز، روزہ، معاملات، اخلاق میں رد و بدل کر سکتا ہے یا مرکز ملت اپنے زمانے کے تقاضے کے ماتحت نماز کی کسی جزئی شکل میں رد و بدل کر سکتا ہے۔“

صریح الحاد دوزندہ اور کفر ہے یہ خیال باطل دراصل دو لغو نظریوں پر مبنی ہے:

(۱) اللہ و رسول سے مراد مرکز ملت ہے۔

(۲) رسول اللہ ﷺ کی اطاعت بحیثیت مرکز ملت تھی اور اب آپ کی اطاعت نہیں ہو سکتی اور ان دونوں باتوں کا خلاف اسلام ہونا واضح ہو چکا ہے۔

مقام غور ہے کہ جب خود قرآن کریم نے صاف صاف غیر مبہم الفاظ میں دین اسلام کی ابدی ہونے اور آتم الانبیا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے آخری نبی ہونے کا اعلان فرمایا اور یہ بات صاف ہو گئی کہ قرآن کریم آخری آسمانی کتاب ہے جو قیامت تک کے لئے قانون الہی ہے اب نہ کوئی اور وحی آسمانی نازل ہوگی اور نہ دین و شریعت میں کسی قسم کی تبدیلی واقع ہوگی چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا۔ (المائدہ-ع ۱، پارہ ۶)

ترجمہ: آج میں تمہارے لئے تمہارا دین پورا کر چکا اور تم پر اپنی نعمت مکمل کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کو میں نے دین کے لئے پسند کیا۔

وَمَنْ يُبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (آل عمران-ع ۹، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی دین اسلام کے سوا اور کوئی دین چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا۔ اور وہ آخرت میں خسارے والوں سے ہے۔

پھر اس صاف و صریح اعلان کے بعد کیسے اس کا امکان باقی رہ سکتا ہے کہ قرآن کریم کے احکام عارضی اور عبوری دور کے لئے ہیں جب وحی آسمانی کا دروازہ بند کر دیا گیا تو خالق کے قطعی کو مخلوق کے مشوروں سے کس طرح ختم کیا جاسکتا ہے، آخر جہالت کی بھی کوئی انتہا ہوئے ہے! لیکن درحقیقت مقصد یہ ہے کہ قرآن کریم قابل قبول نہیں اس لئے جدید دین کی ضرورت ہے اور دین وہ ہے جس کی تشکیل پرویز کر رہا ہے یا کوئی نام کی اصلاحی حکومت اس کے مشورہ سے کرے اس سے بڑھ کر اور صریح کفر کیا ہوگا۔ گویا وحی آسمانی کی جو ابدی اور قطعی ہے چند دھریئے اور لٹھا کٹھے ہو کر ختم کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اس جرات اور ڈھٹائی کے ساتھ شاید ہی تاریخ اسلام میں کسی نے ایسی صریح کفر کی بات کی ہو۔ پرویز کی کفریات میں اور کچھ بھی نہ ہوتا تو اس کی تکفیر کے لئے بس ایک یہ بات ہی کافی تھی۔

پرویز جو کچھ کہہ رہا ہے اس کا خلاصہ صاف صاف لفظوں میں یہ ہے کہ دین اسلام صرف عہد نبوت تک کے لئے تھا اب ختم ہو گیا اور اب تو ہر ایک نام کی اسلامی حکومت کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اسلام کا جدید ایڈیشن تیار کرے اور جو کچھ الٹا سیدھا وہ قانون بنا دے بس وہی دین اسلام ہے اور وہی اس زمانے کی شریعت ہے۔ بتلائیے کفر کی ایسی صریح دعوت آج تک کسی باطنی زندگی اور طہ نے بھی وہی ہے۔ اسلام کے نام پر اسلام کو ختم کرنے کی اس سے زیادہ اور کیا مؤثر نذر ہو سکتی ہے؟

”حدیث عجمی سازش اور جھوٹ ہے، جو مسلمانوں کا مذہب“

حدیث کو عجمی سازش کہنا اور سنت کا انکار کرنا کفر محض ہے، نصوص قطعیہ سے اس کا حجت ہونا ثابت ہے۔ علاوہ ازیں حدیث و سنت کا انکار درحقیقت رسول کی ابدی اطاعت سے فرار اور آپ کی حیثیت حکمرانی کو چیلنج ہے، حدیث و سنت کا حجت ہونا ظاہر و عیاں ہے، امت محمدیہ علی صاحبہا التحیات والتسلیمات کا غیر منقطع تعامل و توارث اس پر شاہد صدق ہے، اس وقت حجیت حدیث کے تمام دلال کا استقصاء مقصود نہیں صرف چند دلائل کی نشاندہی کی جاتی ہے۔

(۱) قرآن کریم میں جناب رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو جس طرح بیان کیا گیا ہے ذرا اس پر نظر ڈالئے حضرت ابراہیم علیہ السلام بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَتُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ط  
(البقرہ - ع ۱۵، پارہ ۱)

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار اور ان لوگوں میں خود انہی کے اندر سے ایک رسول مبعوث فرما جو انہیں تیری آیات پڑھ کر سنائے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دے اور ان کا تزکیہ کرے بیشک تو ہی ہے بہت زبردست بڑی حکمت والا۔

تحویل قبلہ کے سلسلہ میں حق تعالیٰ اپنی نعمت کی تکمیل کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرماتا ہے۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِنْكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ۔  
(البقرہ - ع ۱۸، پارہ ۲)

ترجمہ: جس طرح ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو تم کو ہماری آیات پڑھ کر سناتا ہے اور تمہارا تزکیہ کرتا ہے اور تم کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور تمہیں وہ باتیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے۔

سورہ آل عمران میں مسلمانوں پر احسان خداوندی کا اظہار ان لفظوں میں کیا جا رہا ہے۔

لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔  
(آل عمران - ع ۱۷، پارہ ۳)

ترجمہ: یقیناً اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں پر احسان فرمایا کہ ان میں ان ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اللہ کی آیات ان کو پڑھ کر سناتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اس سے پہلے تو وہ صریح گمراہی ہی تھے۔

اور سورہ جمعہ میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ۔  
(الجمعة - ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: وہی ہے جس نے ان پڑھوں میں ایک رسول ان ہی میں سے مبعوث فرمایا کہ وہ ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتا ہے اور ان کو سنوارتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے۔ اور اس سے پہلے وہ صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔

ان آیات جلیلہ میں رسول اللہ ﷺ کے مقصد بعثت کو متعین کیا گیا جو حسب ذیل امور پر مشتمل ہے۔

(۱) تلاوت آیات۔

(۲) کتاب و حکمت کی تعلیم۔

(۳) تزکیہ و تطہیر نفوس۔

اب ظاہر ہے کہ کتاب وحکمت کی تعلیم تلاوت آیات کے علاوہ کوئی اور ہی چیز ہو سکتی ہے ورنہ اس علیحدہ ذکر بے معنی تھا۔ اسی طرح ”تزکیہ“ بھی آپ کا ایسا خصوصی وصف ہے جو یقیناً قرآن کے الفاظ پڑھ کر سنا دینے سے زائد ہے ورنہ تزکیہ کو ایک علیحدہ مقصد کے طور پر بیان کرنے سے کیا فائدہ، بس یہی دونوں چیزیں یعنی حکمت و تزکیہ کی علمی و عملی تفصیل ”حدیث و سنت“ کہلاتی ہے۔ صحابہ و تابعین جن کی بصیرت قرآنی ہر زمانہ میں سند و حجت رہی ان سب کی یہی رائے ہے کہ اس سے مراد ”سنت رسول اللہ“ ہے، چنانچہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حسن بصریؒ، قتادہ اور دوسرے حضرات فرماتے ہیں کہ حکمت سے مراد سنت ہی ہے۔ امام محمد بن ادریس الشافعیؒ نے اپنی کتاب ”الرسالہ“ میں اطاعت رسول اور سنت کی حجیت پر بڑی سیر حاصل بحث کی ہے اسی سلسلہ میں وہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

وذكر الله الكتاب وهو القرآن وذكر الحكمة فسمعت من ارضى به من اهل المعلم بالقرآن يقول الحكمة سنة رسول الله وذلك انها وان الله افترض طاعة رسوله وحتم على الناس اتباع امره فلا يجوز ان يقال لقول فرض الا لكتاب الله ثم سنة رسوله لما وصفنا من ان الله جعل الايمان برسوله مقروناً بالايمان به۔ (ص ۷۸)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ’بالکتاب‘ کا ذکر کیا جس سے مراد قرآن کریم ہے اور الحکمۃ کا ذکر کیا ہے جس کے بارے میں میں نے قرآن کے ان علماء سے جو میرے نزدیک پسندیدہ ہیں یہ کہتے سنا کہ اس سے مراد سنت رسول اللہ ہے اور یہ اس لیے کہ وہ کتاب اللہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی اطاعت فرض کی ہے اور اتباع رسول کو لوگوں پر حتمی قرار دیا لہذا کسی امر کو کتاب اللہ یا سنت رسول اللہ کے بغیر فرض نہیں کہہ سکتے کیونکہ ہم پہلے بیان کر چکے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پر ایمان لانے کے ساتھ ساتھ اپنے رسول پر بھی ایمان لانے کا ذکر کیا ہے۔

وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ۔ (النحل- ۶۴، پارہ ۱۴)

ترجمہ: اور اے نبی یہ ذکر (قرآن) ہم نے تمہاری طرف اس لئے نازل کیا ہے تاکہ تم واضح کر دو لوگوں کے لئے اس کو جو ان کی طرف نازل کیا گیا ہے۔

اس آیت سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کے ذمہ یہ خدمت سپرد کی گئی تھی کہ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے جو احکام اور ہدایتیں دی ہیں آپ ان کی تبیین فرمائیں۔ تبیین کے معنی ہیں کسی چیز کا کھول کر بیان کرنا جس کے لئے ہم اپنی زبان میں تشریح کا لفظ استعمال کیا کرتے ہیں۔ اور یہ ہر شخص جانتا ہے کہ تشریح اور وضاحت اصل عبارت سے الگ ہوتا کرتی ہے بس قرآن کریم کی اسی تبیین و تشریح کا نام حدیث ہے۔ قرآن کریم کے جو معانی و مطالب رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان مبارک سے ارشاد فرمائے ہیں وہ احادیث قولیہ ہیں جن کی آپ ﷺ نے اپنے عمل سے تشریح فرمائی ہے وہ ”احادیث فعلیہ“ یا ”تقریریہ“ مثلاً قرآن کریم میں ”اقیموا الصلوٰۃ“ وارد ہے آنحضرت ﷺ نے اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں فرمادیا۔

صلُّوا کما راٰتیمونی اصلی۔

ترجمہ: تم بھی اسی طرح نماز پڑھو جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

یاجب قرآن پاک میں اتواتر زکوٰۃ کا حکم نازل ہوا تو آنحضرت ﷺ اس کی تبیین و تشریح کے سلسلہ میں متاخر زکوٰۃ اور وجوب زکوٰۃ احکام بتا دیئے۔ یا چور کی سزا کے متعلق قرآن شریف میں حکم آیا ہے کہ:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جِزَاءً بِمَا كَسَبَ نَكَالًا مِنَ اللَّهِ۔

(المائدہ- ۶۴، پارہ ۶)

ترجمہ: اور چوری کرنے والا اور چوری کرنے والی عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کی کمائی کی سزا میں (یہ) تنبیہ ہے اللہ کی طرف سے۔

تو آپ ﷺ نے بتا لادیا کہ ہاتھ کلائیے کاٹا جائے گا اور یہ سب بیان و توضیح بھی وحی ہی تھی جو قرآن کے علاوہ ہے۔

قرآن کریم سے ثابت ہے کہ قرآن کے علاوہ بھی جناب رسول اللہ ﷺ پر وحی آتی تھی اور وہ وحی بھی حجت شرعیہ ہوتی تھی چنانچہ آیات ذیل ملاحظہ ہوں۔

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَنْقَلِبُ عَلَىٰ عَقْبَيْهِ۔ (البقرہ- ۱۴۴، پارہ ۶)

ترجمہ: اور ہم نے مقرر نہیں کیا وہ قبلہ کہ جس پر تو پہلے تھا مگر اسی واسطے کہ معلوم کریں کون تابع رہے گا رسول کا اور کون پھر جائے گا اُلٹے پاؤں۔

اس آیت میں اس امر کی توفیق فرمائی جا رہی ہے کہ وہ پہلا قبلہ جس کی طرف رخ کیا جاتا تھا وہ ہمارا ہی مقرر کیا ہوا تھا، ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن میں وہ آیت کہیں نہیں ملتی

جس میں اس قبلہ کی طرف رخ کرنے کا ابتدائی حکم ارشاد فرمایا گیا ہو لہذا ظاہر ہے کہ یہ حکم وحی غیر متوکلہ ذریعہ جناب رسول اللہ ﷺ کو دیا گیا تھا۔



مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لَيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ-

(الحشر- ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: تم بھجور کا جو درخت کاٹ ڈالا یا اپنی جڑ پر کھڑا رہتے دیا (یہ) اللہ کے حکم سے (کیا)۔

غزوہ خیبر میں جب یہود قلعہ بند ہو گئے تھے تو آنحضرت ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے درخت کاٹ ڈالے جائیں اور باغ اُجاڑ دیئے جائیں تاکہ وہ لوگ باہر نکل کر لڑنے پر مجبور ہوں ہوں نیز کھلی جنگ کے وقت درختوں کی رکاوٹ باقی نہ رہے اس پر کچھ درخت کاٹے گئے اور کچھ باقی چھوڑ دیئے گئے تاکہ فتح کے بعد مسلمانوں کے کام آئیں۔ اس فعل پر کافروں نے طعن کرنا شروع کر دیا کہ مسلمان فساد سے روکتے ہیں اور خود فساد کرتے ہیں، اس آیت میں ”اس طعن کا جواب دیا جا رہا ہے کہ یہ جو کچھ کیا گیا ہے وہ سب اللہ کے حکم اور اذن سے کیا گیا۔ جناب رسول اللہ ﷺ کو وحی غیر متلو کے ذریعہ اس کا حکم دے دیا گیا تھا جس کی تعمیل آپ ﷺ نے کی پھر وحی متلو کے ذریعہ وحی غیر متلو کی تصدیق و تائید فرمائی گئی۔

لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ رَسُولَهُ الرُّؤْيَا بِالْحَقِّ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنِ شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ مُحَلِّقِينَ رُءُوسَكُمْ وَمُقَصِّرِينَ لَا تَخَافُونَ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوا فَجَعَلَ مِنْ دُونِ ذَٰلِكَ فَتْحًا قَرِيبًا۔ (الفتح- ع ۴، پارہ ۲۶)

ترجمہ: اور اللہ صحیح کر دکھایا اپنے رسول کا خواب تحقیقی طور پر کہ تم داخل ہو کر رہو گے مسجد حرام میں اگر اللہ نے چاہا آرام سے بال مونڈتے ہوئے اپنے سروں کے اور کترتے ہوئے بے کھلے۔

مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ نے خواب دیکھا تھا کہ ہمارا داخلہ مکہ میں ہو چکا ہے اور سرمنڈا کر اور بال کتر واکر حلال ہو رہے ہیں پھر اتفاق سے اسی سال آپ ﷺ کا قصد عمرہ کا ہو گیا صحابہ کو خیال ہوا کہ اس سال ہم مکہ پہنچیں گے اور عمرہ ادا کریں گے مگر خلاف توقع ایسا نہ ہو سکا جس وقت صلح مکمل ہو کر حدیبیہ سے واپسی ہونے لگی تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ نے نہیں فرمایا تھا! کہ ہم امن و امان سے مکہ میں داخل ہوں گے اور عمرہ ادا کریں گے، آپ ﷺ نے جواب دیا کہ کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اس سال ایسا ہوگا؟ عرض کیا نہیں۔ فرمایا تو بیشک یوں ہی ہو کر رہے گا تم امن و امان سے مکہ پہنچ کر بیت اللہ کا طواف کرو گے۔

یہاں آنحضرت ﷺ کے خواب کی اسی طرح تصدیق کیت جا رہی ہے جس طرح قربانی کے سلسلہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خواب کی قرآن نے تصدیق کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ انبیاء کا خواب بھی وحی میں داخل ہے۔

وَإِذْ أَسْرَأَ النَّبِيُّ إِلَىٰ بَعْضِ أَذْوَاجِهِ حَدِيثًا فَلَمَّا نَبَّأَتْ بِهِ وَأَظْهَرَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَرَفَتْ بَعْضُهُ وَأَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ فَلَمَّا نَبَّأَهَا بِهِ قَالَتْ مَنْ أَنْبَاكَ هَٰذَا قَالَ نَبَّأَنِيَ الْعَلِيُّمُ الْخَبِيرُ۔ (التحریم- ع ۱، پارہ ۲۸)

ترجمہ: اور جبکہ پیغمبر (ﷺ) نے اپنی کسی بی بی سے ایک بات چپکے سے فرمائی پھر جب اس بی بی نے وہ بات (دوسری بی بی کو) بتادی۔ اور پیغمبر کو اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر کر دی تو پیغمبر نے (اس ظاہر کر دینے والی بی بی کو) تھوڑی سی بات تو جلدی اور تھوڑی سی بات کو نال گئے پھر پیغمبر نے اس بی بی کو جب وہ بات جتلائی تو وہ کہنے لگی کہ آپ کو اس کی کس نے خبر دے دی آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے کو بڑے جاننے والے خبر رکھنے والے (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خبر کر دی۔

سوال یہ ہے کہ وہ آیت کہاں ہے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے نبی ﷺ کو یہ اطلاع دی تھی کہ تمہاری بیوی نے تمہاری راز کی بات دوسروں سے کہہ دی ظاہر ہے کہ یہ بات آپ کو وحی غیر متلو ہی کے ذریعہ بتائی گئی تھی۔

الغرض حدیث کا حجت ہونا اور وحی کی دو قسمیں متلو، غیر متلو ہونا قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات سے ثابت ہے اور احادیث تو اس بات میں تو اتنی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اسی لئے امت نے ہمیشہ سنت کو اسلامی احکام کا ماخذ مانا ہے اور اس کی حجت شرعی ہونے پر تمام امت کا اتفاق و اجماع ہے۔

امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں:

لولا السنة فافهم احد منا القرآن۔ (ميزان شعرانی، ص ۲۵)

ترجمہ: اگر سنت نہ ہوتی تو ہم میں سے کوئی شخص قرآن نہیں سمجھ سکتا تھا۔

امام شافعیؒ ”الرسالہ“ میں فرماتے ہیں:

وسنة رسول الله مبينة عن الله معنى ما اراد دايلاً على خاصه و عامه ثم قرن الحكمة به فاتبعها اياه ولم يجعل هذا الاحد من

غیر خلقہ غیر رسولہ۔ (ص ۷۹)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کی سنت اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اس کی مراد کو بیان کرنے والی ہے اور قرآن کے الفاظ عموم و خصوص کی دلالت کرنے والی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ حکمت کو قرآن کے پہلو بہ پہلو ذکر کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ کے علاوہ مخلوق میں سے کسی اور شخص کو اللہ تعالیٰ نے یہ مقام عطا نہیں فرمایا۔ اور امام غزالی مستغنی میں رقمطراز ہیں:

دقول رسول اللہ ﷺ حجة لدلالة المعجزة على باتباعه ولا نه لا ينطق عن الهوى ان هوا لا وحى يوحى لكن بعض الوحي يتلى فستسمى كتاباً وبعضه لا يتلى وهو السنة وقول رول الله ﷺ حجة على من سمعه شفاها فاما نحن فلا تبلغنا قوله الا بلسنان اما على سبيل التواتر واما بطريق الآحاد۔ (ص ۸۳)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کے ارشادات حجت ہیں کیونکہ معجزات آپ کی صداقت پر دلیل ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی تابعداری کا حکم دیا ہے نیز یہ کہ آپ ہی کے حق میں وارد ہے لا ينطق عن الهوى الآیہ۔ (یعنی آپ اپنی خواہش سے نہیں بولتے جو کچھ فرماتے ہیں وحی کے ماتحت فرماتے ہیں) لیکن وحی کی ایک قسم وہ ہے جس کی تلاوت کی جاتی ہے یہ کتاب اللہ سے موسوم ہے اور دوسری قسم وہ ہے جس کی تلاوت نہیں کی جاتی یہ سنت ہے اور رسول اللہ ﷺ کا قول اس شخص کے لئے ہے جس نے آپ سے روبرو سنا ہو حجت قطعی ہے البتہ ہم لوگوں کی طرف آپ ﷺ کے اقوال راویوں ہی کی زبانی پہنچتے ہیں تو اتر کی صورت میں یا خبر واحد کے ذریعہ۔ اور قاضی شوکانی ارشاد الفحول میں لکھتے ہیں:

اعلم انه قد اتفق سن يعتد به من اهل العلم على ان السنة المطهرة مستقلة بتشريع الاحكام وانها كالقران فى تحليل الحلال و تحريم الحرام وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم انه قال لا وانى ارتيت القران ومثله ومعه..... والحاصل ان ثبوت حجية السنة المطهرة واستقلالها بتشريع الاحكام ضرورية دينية ولا ثخاف فى ذلك الامن لا حظ له فى دين الاسلام۔ (ص ۲۹)

ترجمہ: جاننا چاہیے کہ تمام معتبر علماء اس امر پر متفق ہیں کہ سنت مطہرہ تشریع احکام کا مستقل ماخذ ہے اور سنت کسی چیز کے حلال اور حرام کرنے میں قرآن کے مثل ہے صحیح حدیث میں وارد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اس کا مثل“..... الغرض سنت کا حجت ہونا اور احکام اسلامی کا ماخذ ہونا ضروریات دین میں سے ہے اس کی مخالفت صرف وہی شخص کر سکتا ہے جس کا دین اسلام سے کوئی واسطہ نہ ہو۔ اور علامہ محقق ابن الہمام ”التحریر“ فرماتے ہیں:

حُجِّيَّةُ السَّنَةِ ضَرُورِيَّةٌ دِينِيَّةٌ (ج ۲، ص ۲۲۵)

ترجمہ: سنت کا حجت ہونا ضروریات دین میں داخل ہو۔

ان دلائل کی روشنی میں حدیث و سنت کا ماخذ احکام ہونا ظاہر و عیاں ہے۔

غور فرمائیے کہ دین کے ایک متفق علیہ مآخذ کو جھوٹ کہنا اسلامی نقطہ نظر سے کتنا بڑا جرم ہے اس پر متزاور یہ کہ اس جھوٹ میں سارے محدثین، فقہاء متکلمین صوفیاء کو شریک بنانا الحاد و زندہ نہیں تو کیا ہے۔

دنیا کا کتنا بڑا عجوبہ ہے کہ پرویز اور اس کے ہمواؤں کے زعم باطل میں اب تک امت ضلالت و گمراہی کی وادیوں میں سرگرداں بھٹک رہی تھی اور کسی کو اطلاع تک نہ تھی، سب سے پہلے اس جھوٹ کا انکشاف جس ذات شریف پر ہوا وہ یہی بزرگ ہیں یا پھر ان کا کوئی مقتدا اور ہمنما۔

”آنحضرت ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا اور اس سے تمسخر کرنا“

رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا مذاق اڑانا آپ کی کسی ایک سنت ثابتہ کا استخفاف کرنا سر اسر کفر ہے۔ علامہ کمال الدین ابن ابی شریف مسامرہ شرح مسائرہ میں رقمطراز ہیں:

اللهم الا ان رده استخفافا اذ كان اى لكونما نما قاله النسي ﷺ ولم ينزل فى القران صريحا فيكفر لا سخفافه بجناب النسي ﷺ۔ (ص ۶۳)

ترجمہ: ہاں اگر وہ کسی حدیث کو بے وقعت سمجھ کر رد کر دیتا ہے یعنی اس بنا پر کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا قول ہے اور قرآن میں صراحة نازل نہیں ہوا تو ایسا شخص کافر ہے کیونکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ کی حیثیت کو گراتا ہے۔

اور علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں فرماتے ہیں:

او عيبه نبياً بشئى او عدم الرضا بسنة من سنن المرسلين -

(ج ۵، ص ۱۳۰)

ترجمہ: اگر کوئی شخص کسی نبی پر کسی قسم کا عیب لگائے یا انبیاء کی سنتوں میں سے کسی سنت کو ناپسندیدہ سمجھتے تو وہ کافر ہے۔

حد ہوگئی بے حیائی اور بے شرمی کی کہ پرویز جو کیونرم کا ادنیٰ پرستار ہے آنحضرت ﷺ کی احادیث کا مذاق اڑاتے اور غلط بیانی و دروغ گوئی سے کام لے کر آپ کی تعلیمات میں شکوک شبہات ڈالنے کی مذموم کوشش کرے اب ہم یہاں ان احادیث کو جن پر پرویز نے خاک بدہن گستاخ زبان طعن و راز کی ہے ان کے صحیح معانی و مطالب کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

پہلی حدیث جو سنن ابوداؤد کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:

عن البراء قال قال رسول الله ﷺ ما من مسلمين يلتقيان فيصافحان الا غفر لهما قبل ان يتفرقا - (ص ۷۰)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ مغفرت فرما دیتا ہے۔

غور فرمائیے اس حدیث میں مصافحہ کی فضیلت اور اس کے ثواب کا بیان ہے کہ جب دو مسلمان جو اسلام سے وابستہ ہوں اور احکام اسلام پر عمل پیرا ہو، اخلاص و محبت سے مصافحہ کریں تو اللہ تعالیٰ ان کے جدا ہونے سے پہلے ان کے صغیرہ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ مگر پرویز نے اس حدیث کا مفہوم یہ بیان کرنے کی کوشش کی کہ صرف مصافحہ کرنے سے ہر قسم کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ وہ صغائر ہوں یا کبائر اور خواہ وہ احکام اسلامی پر عمل کرتا ہو یا نہیں۔ حالانکہ حدیث شریف میں ”ما من مسلمین“ کی صراحت موجود ہے جو ان دونوں کے مسلمان ہونے اور اسلامی احکام پر عمل کرنے کو صاف طور پر بتا رہی ہے۔

اصل یہ ہے کہ پرویز کے نزدیک ثواب، عبادت، فضیلت بے معنی الفاظ ہیں، اس لئے وہ ان احادیث کو قرآن کے خلاف بتلاتا ہے اور ان کا اسحاف کرتا ہے۔ حالانکہ درحقیقت ان میں سے کوئی حدیث بھی قرآن کے خلاف نہیں۔ جس معاشرت کو قرآن نے بطور اصل کلی کے بیان کیا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں اس کی تفصیل بتلائی ہے، قرآن میں سلام و تحیہ کا حکم ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اسی کی تشریح میں مصافحہ کی فضیلت بیان ہی ہے:

دوری حدیث صحیح مسلم کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ وسلم قال اذا توضأ البعد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يده مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل وجليه خرجت كل خطيئة مشتها جلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب کوئی بندہ مسلم یا بندہ مومن وضو کرتا ہے اور اپنے چہرے کو دھوتا ہے تو اس کے چہرے سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل پڑتی ہیں جن کے طرفاس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا اور جب وہ اپنے دونوں ہاتھ دھوتا ہے تو اس کے دونوں ہاتھوں سے تمام وہ خطائیں پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ جھڑ جاتی ہیں جو اس کے ہاتھوں سے سرزد ہوتی تھیں اور جب وہ اپنے دونوں پاؤں دھوتا ہے تو تمام وہ خطائیں جن کا ارتکاب اس نے اپنے پیروں سے چل کر کیا تھا پانی کے ساتھ یا پانی کے آخری قطرہ کے ساتھ نکل جاتی ہیں تاکہ وہ گناہوں سے پاک و صاف ہو کر نکل آتا ہے۔

اس حدیث میں وضو کا اجر و ثواب بیان کیا جا رہا ہے کہ جب کوئی بندہ مومن (جو ایمان و اسلام کے تقاضوں پر عمل پیرا ہو) وضو کرتا ہے تو اس وضو سے اس کے صغائر معاف ہو جاتے ہیں۔ حدیث میں خطاؤں سے مراد صغائر ہیں۔

امام نووی اس حدیث کی شرح میں تحریر فرماتے ہیں:

والمراد بالخطايا الصغائر دون الكبائر كما تقدم بيانه وكافي الحديث الآخر ما لم يغش الكبائر -

ترجمہ: حدیث میں جو لفظ خطایا آیا ہے اس سے صغائر مراد ہیں، کبائر مراد نہیں (اس کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے) چنانچہ ایک اور حدیث میں یہ قید بھی مذکور ہے کہ عالم بغش الکبائر یعنی جب تک کبائر کا ارتکاب نہ کرے۔

پرویز نے اس حدیث کا یہ مضمون بیان کرنے کی کوشش کی ہے کہ اس قسم کی احادیث گناہوں کے لائنس دے رہی ہیں کہ زنا، چوری، ڈاکہ سب کچھ کرلو، اور پھر صرف وضو کر لو سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔ غور فرمائیے کس طرح تعلیم رسول کو مسخ کرنے کی کوشش کی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایمان کے بعد سب سے زیادہ اہم عمل صلاۃ ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ ایمان کے بعد صلاۃ کی تعلیم و تلقین فرمایا کرتے تھے کہ صلاۃ سراسر مظہر عبدیت ہے، اس میں ایک بندہ مومن مختلف کیفیات و حرکات سے اپنی بندگی کا اعتراف و اقرار کرتا ہے، اور عبدیت و عبودیت ساری تعلیم نبوی کا خلاصہ ہے۔ صلاۃ کا مقدمہ وضو ہے۔ قرآن کریم نے وضو کا مستقل بیان فرمایا ہے اور اس کی غرض طہارت ہی بیان کی ہے چنانچہ ”سورہ المائدہ“ میں وضو و تیمم کے احکام بتاتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے۔

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ وَلَكِنْ يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ۔ (المائدہ - ع ۲، پارہ ۶)

ترجمہ: اللہ نہیں چاہتا کہ تم پر تنگی کرے لیکن چاہتا ہے کہ تم کو پاک کرے اور تم پر اپنا پورا احسان کرے تاکہ احسان مانو۔ اور دوسری جگہ فرمایا ہے:

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيَذْهَبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ۔ (الانفال - ع ۲، پارہ ۹)

ترجمہ: اور اتار تم پر آسمان سے پانی کہ اس سے تم کو پاک کر دے اور تم سے شیطان کی نجاست دور کر دے۔

آنحضرت ﷺ نے حدیث مذکور میں اسی طہارت کی تفصیل بیان کی ہے کہ وضو کرنے سے شیطان کی گندگی بندہ مومن سے کیونکہ دور ہوتی ہے اور خدا کی نعمت کا اس پر کس طرح ظہور ہوتا ہے مگر پرویز چونکہ وساوس شیطانی میں گرفتار ہے اس لئے اس کی سمجھ میں یہ بات بالکل نہیں آتی کہ وضو سے باطنی طہارت کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ اب تیسری حدیث تحیۃ الوضوء کی ہے جس کے الفاظ صحیح مسلم میں یہ ہیں:

مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وَضْوِي هَذَا ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ۔ (ج ۱، ص ۱۲۰)

ترجمہ: جس شخص نے میری طرح وضو کیا پھر دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان میں اپنے جی، ہی جی میں کوئی بات نہ کی (یعنی وہ خیالات و خطرات سے خالی رہیں) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔

یہ حدیث بھی درحقیقت اس آیت مبارکہ کی تفسیر ہے:

وَأَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفًا مِّنَ اللَّيْلِ ط إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ط ذَلِكَ ذِكْرِي لِلَّذِينَ كَرِهُوا۔ (ہود - ع ۱۰، پارہ ۱۲)

ترجمہ: اور آپ نماز کی پابندی کیجئے دن کے دونوں سروں پر (یعنی اول و آخر میں) اور رات کے کچھ حصوں میں، بیشک بیشک کام مٹا دیئے ہیں برے کاموں کو۔ یہ بات ایک نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔

اس آیت میں صلاۃ کا حکم دینے کے بعد صاف تصریح ہے کہ نیکیوں سے برائیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اس حدیث مبارکہ میں اس نماز کی صفت بتائی ہے جو گناہوں کو مٹا دیتی ہے لیکن پرویز کے نزدیک چونکہ وضو، صلاۃ وغیرہ کی سرے سے وہ حیثیت ہی نہیں جو اسلام نے ان کو دی ہے اس لئے یہ ساری حدیث اس کو اسلام کے خلاف نظر آ رہی ہیں۔

چوتھی حدیث حسب ذیل ہے:

عن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله ﷺ إذا قال المؤذن الله أكبر فقال أحدكم الله أكبر ثم قال اشهد ان لا اله الا الله قال اشهد ان لا اله الا الله ثم قال اشهد ان محمداً رسول الله قال اشهد ان محمداً رسول الله ثم قال حي على الصلوة قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال حي على الفلاح قال لا حول ولا قوة الا بالله ثم قال الله أكبر قال الله أكبر الله أكبر ثم قال لا اله الا الله قال لا اله الا الله من قلبه دخل الجنة۔

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب مؤذن نے اللہ اکبر کہا اور تم میں سے بھی کسی نے اللہ اکبر کہا۔ پھر مؤذن اشہد ان لا اله الا اللہ کہا اور اس نے بھی اشہد ان لا اله الا اللہ کہا پھر اس نے اشہد ان محمداً رسول اللہ کہا تو اس نے بھی اشہد ان محمداً رسول اللہ کہا پھر اس نے حی علی الصلاۃ کہا اور اس نے لا حول ولا قوة الا باللہ کہا پھر اس نے حی علی الفلاح کہا تو اس نے بھی لا حول

ولا قوة الا بالله کہا۔ پھر اس نے اللہ اکبر کہا اور اس نے بھی اللہ اکبر کہا پھر اس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس نے بھی دل سے لا الہ الا اللہ کہا تو یہ شخص جنت میں داخل ہوگا۔

اذان کے کلمات ایمانیات پر مشتمل ہیں پورے عقائد و اعمال کا خلاصہ کلمات اذان میں موجود ہے اس لئے حدیث شریف میں تعلیم دی جا رہی ہے کہ جو شخص ان کلمات ایمانیہ کو دل کی گہرائی سے اور زبان و قلب کی پوری ہم آہنگی سے کہتا ہے وہ دخول جنت کا مستحق ہے۔ بتائیے اس میں مذاق کی کیا چیز ہے؟ اب آخری حدیث جس سے تمسخر کیا گیا ہے وہ لیجئے اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ من صلى لله اربعين يوماً في جماعة يدرك التكبيرة الاولى كتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق۔ (جامع ترمذی - ج ۱، ص ۳۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے چالیس روز اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جامعۃ سے نماز ادا کی اس اہتمام کے ساتھ کہ تکبیر اول سے شریک جماعت رہا تو اس کی لئے دو براءت نامے لکھ دیئے جاتے ہیں، ایک دوزخ سے براءت کا اور دوسرا نفاق ہے براءت کا۔ یہ حدیث بھی اسی آیت مبارکہ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ کی تفصیل کی کہ ”صلاة“ جب اپنی اصلی شکل میں شرائط و حدود کی پابندی کے ساتھ ادا کی جائے تو اس پر کیا ثمرات مرتب ہوتے ہیں۔ جس شخص کے پیش نظر نماز باجماعت، تکبیر اولیٰ کی اہمیت ہو اور اسلام کی تعلیمات اس باب میں اس کے سامنے ہوں اس کو اس حدیث پر کوئی اشکال نہیں ہوگا، اور جس شخص نے اپنی آنکھوں پر الحاد و زندقہ کی عینک لگائی ہو اس کو اسلام کے حکم اور رسول اللہ ﷺ کی ہر تعلیم میں العیاذ باللہ عیب ہی نظر آئے گا۔ غور فرمائیے نماز ایمان اور کفر کے درمیان فارق ہے، جماعت شعائر اسلام میں سے ہے، پھر ایک شخص کامل اخلاص سے اس پر چالیس روز مداومت کرے تو اس کی بقیہ زندگی اسلام سے کس قدر ہم آہنگ ہوگی؟ اس کا قلب جذبہ ایمان و اخلاص سے لبریز ہوگا۔ عبدیت اس کے رگ و پے میں سرایت کر چکی ہوگی ایسے شخص کو جہنم اور نفاق سے نجات کا پروانہ دیا جا رہا ہے تو اس پر پرویز کیوں چراغ پا ہے۔

”یہ کہنا کہ آج جو اسلام دنیا میں رائج ہے وہ زمانہ قبل از قرآن کا مذہب ہو تو ہو قرآنی دین سے اس کا کوئی واسطہ نہیں۔“

کفر صریح ہے۔ کیونکہ اس طرح اسلامی عقائد، اعمال، اخلاق الغرض پورے دین کو زمانہ جاہلیت کا دین بتایا جا رہا ہے اور سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے اور ظاہر ہے کہ اسلام کو کفر کہنا اور سارے مسلمانوں کو جس اس دین حنیف پر عمل پیرا ہوں کافر قرار دینا اس بڑھ کر اور کیا کفر ہوگا؟ اصل یہ ہے کہ پرویز کا ایمان اس کے خود ساختہ قرآنی دین پر ہے جس کے اجزائے ترکیبی یہ ہیں:

(۱) اطاعت رسول سے انکار و نفور، اور اگر کسی مسئلہ میں اطاعت رسول تسلیم بھی کی جائے تو قوتی و عارضی۔

(۲) سارے صحابہ تابعین تبع تابعین محدثین فقہاء متکلمین صوفیاء ائمہ لغت کو بے اعتبار ٹھہرانا، حالانکہ یہی وہ حضرات ہیں جنہوں نے قرآن کریم کو ہم تک پہنچایا ہے اور اس دین کی حفاظت اور مختلف جہات سے اس کی خدمت کی ہے۔

(۳) مغربی افکار و نظریات کی روشنی میں قرآن کی تشریح و تفسیر کرنا اور اپنے جی سے لعت کے نئے معنی تراشنا۔

(۴) عبادت، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، ثواب، طاعت، قیامت، حشر و نشر، وزن اعمال وغیرہ تمام مصطلحات شرعیہ کو جدید معانی پہنا کر ساری شریعت کا ابطال۔

(۵) اپنے نام نہاد نظام ربوبیت کو منجائے اسلام قادر دینا یہ جوروں کے اشتراک نظام سے پورا پورا ہم آہنگ ہے اور اگر کچھ فرق ہے تو صرف جذبہ محرکہ میں۔

لیکن کے جذبہ محرکہ کے مقابلہ میں پرویز نے بھی اپنے ذہن سے چند امور تراشے ہیں جن کو وہ مستقل اقدار کہتا ہے لیکن چونکہ ان امور کی تعیین میں بھی اس نے دوسروں کی نقل اتارنے کی کوشش کی ہے اس لئے اس کے کلام میں بڑا شدید تضاد و تباہت پایا جاتا ہے اور ستم ظریفی یہ کہ سارے انبیاء و رسل کی تعلیمات کا آخری ہدف اسی نظام ربوبیت کو تلاتا ہے یہ ہے پرویز کا قرآنی دین جس کی بنا پر اس کو اسلام کفر نظر آتا ہے اور سارے مسلمان کافر۔

”تیرہ سو سال کے عرصہ میں مسلمانوں کا سارا زور اس میں صرف ہوتا رہا کہ اسلام کو کسی نہ کسی طرح قرآن سے پہلے کے مذہ میں تبدیل کر دیا جائے اور وہ اس کوشش میں کامیاب بھی ہو گئے۔“

یہ بھی کفر صریح ہے کہ اس طرح سارے مسلمانوں کو کافر کہا جا رہا ہے جن میں صحابہ، تابعین، تبع تابعین، ائمہ، فقہاء سب داخل ہیں۔



كَبُرَتْ عَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس امت کو ”خیر امت“ فرمایا ہے، اور مسلمانوں کی راہ سے ہٹنے والے کو جہنم کی وعید سنائی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے!

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ۔ (آل عمران - ۲۷، پارہ ۳)

ترجمہ: تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں، حکم کرتے ہو اچھے کاموں اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ تعالیٰ پر۔

دیکھئے اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو ”سب امتوں سے بہتر“ بتایا ہے اور ایمان باللہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ان کے خصوصی اوصاف میں شمار کیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ مسلمان کا اصل زور ان تین باتوں پر صرف ہوگا۔ لیکن پرویز کے نزدیک معاملہ بالکل الٹا ہے کہ امت نے اس تیرہ سو سال میں اپنا سارا زور ہی اس دین حق کو مٹانے پر صرف کر دیا۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے کہ نیکی کا حکم دینا اور برائی سے روکنے کا تو ذکر ہی کیا اس امت کے ایمان ہی کی خیر نہیں رہتی۔ پرویز چونکہ سراپا کلام الہی کی تحریف میں منہمک ہے اس لئے اس سے اس کے سوا اور توقع بھی کیا ہو سکتی تھی کہ وہ ساری امت کو گمراہ سمجھے، قرآن مجید میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق تو مسلمانوں سے کہا گیا تھا کہ:

اَفَتَطْمَعُونَ اَنْ يُؤْمِنُوا بِكُمْ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللَّهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهُ مِنْ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَغْلِبُوْنَ۔ (البقرہ - ۷۷، پارہ ۱)

ترجمہ: اے مسلمانو! کیا تم توقع رکھتے ہو کہ یہ تمہارا کہا مان لیں گے حالانکہ ان میں سے کچھ لوگ ایسے ہیں کہ جو اللہ کا کلام سنتے ہیں اور پھر اس کو سمجھ لینے کے بعد جان بوجھ کر اس میں تحریف کرتے ہیں۔

پرویز تمام مسلمانوں کو ملزم قرار دیتا ہے لیکن یاد رہے جو لوگ مسلمانوں کی راہ سے ہٹے ہوئے ہیں ان کے بارے میں قرآن مجید میں صاف مذکور ہے:

وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلٰى وَنُصَلِّهِ جَهَنَّمَ وَنٰءٌ مِّنْ مَّصِيْرًا۔

(النساء - ۷۷، پارہ ۵)

ترجمہ: اور جو شخص رسول کی مخالفت کرے بعد اس کے کہ اس کو امر حق ظاہر ہو چکا۔ اور مسلمانوں کا رستہ چھوڑ کر دوسرے رستہ پر ہو جائے تو ہم اس کو جو کچھ وہ کرتا ہے کرنے دیں گے اور اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بری جگہ ہے جانے کی۔

ملاحظہ فرمائیے قرآن کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کی راہ چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کر لیتا ہے اس کا ٹھکانا جہنم ہے اور پرویز کہتا ہے کہ سارے مسلمان رستہ سے ہم گئے اور دیں کو مٹانے میں انہوں نے اپنا سارا زور صرف کر دیا۔ لہذا یہ مستحق عذاب ہیں، اور پیغمبر اسلام ﷺ فرماتے ہیں کہ ”میری امت گمراہی پر کبھی جمع نہیں ہو سکتی اور یہ شخص پوری امت کو یک قلم کافر قرار دے رہا ہے۔

فقہاء اسی لئے اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو ایسی بات کہے جس سے پوری امت کی تکفیر لازم آئے نسیم الریاض میں ہے۔

وكذلك يقطع بتكفير كل من قال قولاً صد رعينه يتوصل به لا تضليل الامة اى كونهم فى ضلالٍ عن الدين والصرطا

(ج ۴، ص ۵۳۹)

المستقيم۔

ترجمہ: اور اسی طرح یقینی طور پر اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جس نے کوئی ایسی بات کہی جس سے پوری امت کا گمراہ ہونا یعنی دین اور صحیح راہ سے ہٹا ہوا ہونا لازم آئے۔

”اللہ تعالیٰ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر

منعکس کرنا چاہتا ہے۔“

یہ بھی صریح کفر ہے، اللہ تعالیٰ چند اخلاقی صفات کا نام نہیں بلکہ وہ ذات واحد متصف کجج الحمد ہے جس کی تعریف و توصیف سے پورا قرآن بھرا ہوا ہے۔

وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ قَوْلُهُ الْحَقُّ وَلَهُ الْمُلْكُ يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّوْرِ عَالِمِ الْغَيْبِ

وَالشَّهَادَةِ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْحَبِيْر۔ (انعام - ۹۷، پارہ ۷)

ترجمہ: اور وہی جس نے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو ٹھیک ہو پر اور جس دن کہے گا ہو جا تو وہ ہو جائے گا اس کی بات سچی ہے اور اس کی بادشاہت ہے جس دن پھونکا جائے گا صور جاننے والا چھپی اور کھلی باتوں کا اور وہی ہے حکمت والا جاننے والا۔

وَلَيْسَ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ فَأَنَّى يُؤْفَكُونَ۔ (العنكبوت-ع ۶، پارہ ۲۱)

ترجمہ: اور اگر تو لوگوں سے پوچھے کہ کس نے بنایا ہے آسمان اور زمین کو اور کام میں لگایا سورج اور چاند تو کہیں گے اللہ نے، پھر کدھرا لٹے چلے جا رہے ہیں۔

قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ط وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ۔ (المائدہ-ع ۱۰، پارہ ۶)

ترجمہ: تو کہہ دے کیا تم ایسی چیز کی بندی کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر جو مالک نہیں تمہارے نقصان اور نہ نفع کا اور اللہ وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔

وَاللَّهُكُمْ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ۔

(البقرہ-ع ۱۹، پارہ ۲)

ترجمہ: اور تم سب کا معبود ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان نہایت رحم والا۔

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ۔

(الاحلاص-ع ۱، پارہ ۳۰)

ترجمہ: تو کہہ وہ اللہ ایک ہے، اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جتنا، نہ کسی سے جتنا، نہیں ہے اس کے برابر کا کوئی۔

واضح رہے کہ سارے ادیان ساویہ کا دار و مدار اللہ تعالیٰ کی ذات کے ماننے پر ہے اور تمام انبیاء و رسل کی تعلیمات کی اساس اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور اس کی توحید ہی ہے، مسلمان ہونے کے لئے جس طرح اس کی صفات پر ایمان لانا ضروری ہے اسی طرح اس کی ذات پر بھی پرویز کی اس عبارت میں (جو استفتاء میں درج ہے) اللہ تعالیٰ کی ذات سے صریح انکار ہے بلکہ اس کو چند اخلاقی صفات سے تعبیر کیا گیا ہے یہ صریح کفر و الحاد ہے۔

”آخرت سے مراد مستقل ہے“

آخرت سے مستقبل مراد لینا یا اس کے مفہوم کو اس قدر وسیع کر دینا کہ دنیا ہی آخرت بن جائے الحاد و زندقہ ہے، الفاظ قرآنی کو اپنے معروف و مشہور معانی سے پھیر کر دوسرے خود ساختہ معانی پہنانا یہی باطنیت ہے۔

واضح رہے کہ جس طرح الفاظ قرآن کی حفاظت کی گئی ہے اسی طرح نبی کریم ﷺ کی تعلیمات کے ذریعہ معانی قرآن کی بھی حفاظت کی گئی ہے قرآن کے معانی اگر اس طرح آزاد چھوڑ دیئے جائیں کہ جس جس کے جی میں آئے معنی بیان کیا کرے اور کسی قسم کی اس پر کوئی قدغن نہ ہو تو قرآن العیاذ باللہ بانیچہ اطفال بن جائے۔ اور شریعت کی اصطلاحات اور اس کے بنیادی امور سب حتم ہو کر رہ جائیں۔ اسی لئے علماء امت نے تصریح فرمائی ہے کہ:

والتصوص من الكتاب و السنة تحمل على ظواهرها عالم يصرف عنها دليل قطعي ..... والعدول عنها اهل الباطن وهم الملاحة لا دعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنية لا يعرفها الا المعلم وقصدهم بذلك نفى الشريعة بالكلية، الحاد اى ميل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيباً للنبي ﷺ فيما علم مجيئه به بالضرورة۔ (شرح عقائد-ص ۱۱۵)

ترجمہ: کتاب و سنت کی نصوص کو ان کے ظاہری معانی ہی پر محمول کیا جائے گا جب تک کہ کوئی دلیل قطعی اس امر سے باز نہ رکھے..... اور ظاہری معانی سے ان باطنی معانی کی طرف عدول کرنا کہ جن کے باطنی یعنی ملاحہ مدعی ہیں کیونکہ ان کا ادعا یہ ہے کہ نصوص اپنے ظاہر پر محمول نہیں بلکہ ان سے باطنی معانی مراد ہیں جن کو بجز ان کے مرغوم معلم کے اور کوئی نہیں جان سکتا اور اس سے ان کا مقصود و شریعت حقہ کی بالکل نفی کرنا ہے۔ الحاد ہے یعنی اسلام سے ہٹ جانا اور کنارہ کشی کرنا اور کفر سے جڑھانا اور اس سے جا ملنا کیونکہ یہ آنحضرت ﷺ کی اس تعلیم کی تکذیب ہے جس کے متعلق بدیہی طور سے معلوم ہے کہ آپ اس تعلیم کو لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تھے۔

اور علامہ شہاب الدین خاکی فرماتے ہیں:

فان هؤلاء زعموا ان ظواهر الشرع والكثير ما جاءت به الرسل من الاخبار وما يكون في المستقبل من امور الآخرة ومن الحشر والقيامة الجنة والنار ليس منها شئ على مقتضى ظاهر من لفظها ..... فمضمن مقالا تهم ابطال الشرائع وتعطيل الاوامر والنواهي۔

(نسیم الرياض - ج ۴، ص ۵۳۹)

ترجمہ: کیونکہ ان لوگوں کا زعم ہے کہ ظاہر شرع اور انبیاء علیہم السلام جو کچھ خبریں لے کر آئے ہیں اور جو کچھ مستقبل میں ہونے والا ہے امور آخرت حشر، قیامت، جنت، دوزخ ان میں سے کسی چیز کا بھی مطلب وہ نہیں جو اس کے ظاہری لفظ کا تقاضا ہے..... غرض ان کے تمام مقالات کا مضمون شرائع کا ابطال اور ادا امر و نواہی کا معطل کرنا ہے۔

”جنت و جہنم مقامات نہیں، انسانی ذات کی کیفیات ہیں“

یہ نظریہ بھی اسلامی عقائد کے یکسر منافی اور سراسر کفر و الحاد ہے۔ قرآن، حدیث اور اجماع، پرویز کے اس تصور کی تردید کرتے ہیں، جنت و جہنم کے مقامات ہونے پر تمام مسلمانوں کا نزول قرآن سے لے کر آج تک اجماع و اتفاق رہا ہے۔ جنت و جہنم کو مقامات نہ ماننا ان کے وجود خارجی کا انکار ہے جو مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے اور کسی اسلامی عقیدہ پر اس طرح اعتقاد نہ رکھنا جس طرح اہل اسلام کا اعتقاد ہے کفر محض ہے، علامہ شامی فلاسفہ کے کفر کو ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحاصل انهم وان اثبتوا الرسل لكن لا على الوجه الذى يشبهه اهل الاسلام كما ذكر فى شرح المساييرہ۔ (ردالمختار۔

ج ۳، ص ۳۹۶)

ترجمہ: خلاصہ کلام یہ ہے کہ فلاسفہ اگرچہ رسولوں کے قائل ہیں لیکن اُس طرح نہیں جس طرح اہل اسلام کا عقیدہ ہے (اس لئے وہ کافر ہیں) جیسا کہ شرح مسایرہ میں مذکور ہے۔

اور اسی اصول پر جو شخص جنت و جہنم کے وجود یا ان کے محل و مقام ہونے کا انکار کرے کافر ہے چنانچہ علامہ شہاب الدین خاکی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وكذلك نكفر من انكر الجنة والنار نفسهما او محلهما۔

(ج ۴، ص ۵۵۵)

ترجمہ: اور اسی طرح ہم اس کو بھی کافر کہیں گے جو جنت و دوزخ کا سرے سے انکار کر دے یا ان کے مقامات کا انکار کر دے۔

اب قرآن کریم کی وہ چند آیات لکھی جاتی ہیں جن سے پرویز کے نظریہ کا ابطال واضح ہوتا ہے۔

وَسِيقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ جَهَنَّمَ زُمَرًا ۚ حَتَّىٰ إِذَا جَاؤُهَا فَتَحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِ رَبِّكُمْ وَيُنذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَٰذَا قَالُوا بَلَىٰ وَلَكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكَافِرِينَ۔ (الزمر-ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور جو کافر ہیں وہ دوزخ کی طرف گروہ گروہ بنا کر ہانکے جائیں گے یہاں تک کہ جب دوزخ کے پاس پہنچ جائیں گے تو اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے اور ان سے دوزخ کے داروغہ کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس تم ہی لوگوں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تم کو تمہارے رب کی آیتیں پڑھ کر سنایا کرتے تھے اور تم کو تمہاری اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے وہ بولیں گے کیس نہیں، لیکن عذاب کا حکم منکروں پر ثابت ہو کر رہا۔

قِيلَ ادْخُلُوا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا فَبِمَا سَمِعْتُمُوهُ يُكْفَرُ۔ (الزمر-ع ۸، پارہ ۲۴)

(الزمر-ع ۸، پارہ ۲۴)

ترجمہ: پھر ان سے کہا جائے گا کہ جہنم کے دروازوں میں داخل ہو ہمیشہ رہو گے اس میں اور وہ متکبرین کا برا ٹھکانا ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ لِخَزَنَتِ جَهَنَّمَ ادْعُوا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ۔ (المؤمن-ع ۵، پارہ ۲۴)

ترجمہ: اور کہیں گے وہ لوگ جو پڑے ہیں آگ میں دوزخ کے داروغوں سے عرض کو اپنے رب سے کہ ہم پر ہلکا کر دے ایک دن تھوڑا سا عذاب۔

وَأُدْخِلَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ تَحَيُّونَ فِيهَا سَلَامٌ۔ (ابراہیم-ع ۴، پارہ ۱۳)

(ابراہیم-ع ۴، پارہ ۱۳)

ترجمہ: اور داخل کئے گئے وہ لوگ جو ایمان لائے تھے اور جنہوں نے نیک کام کئے تھے باغوں میں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ رہیں گے ان میں اپنے رب کے حکم سے اور وہاں ان کی میل ملاقات آپس کا سلام ہے۔

علاوہ آیات مندرجہ بالا کے سورہ الفرقان (رکوع ۶) میں جنت و جہنم کے لئے بالصریح لفظ ”مستقر و مقام“ وارد ہے۔ چنانچہ دوزخ کے بارے میں فرمایا ہے:

إِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا۔ (الفرقان-ع ۶، پارہ ۹)

ترجمہ: بیشک وہ بری جگہ ہے ٹھہرنے کی اور بری جگہ ہے رہنے کی۔

اور جنت کے بارے میں ارشاد ہے:

حَسَنَتْ مُسْتَقَرًّا وَمُقَامًا۔

ترجمہ: خوب جگہ ہے ٹھہرنے اور خوب جگہ ہے رہنے کی۔

”فرشتے نفسیاتی محرکات ہیں یا کائناتی قوتیں“

”ملائکہ“ کی یہ تشریح بھی کفر ہے کیونکہ پرویز ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر رہا ہے جس کو اسلام نے متعین کیا ہے، اسلام کی رو سے ملائکہ نفسیاتی محرکات یا کائناتی قوتوں کا نام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی ایک مستقل مخلوق ہیں جن کی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے اطاعت ہی اطاعت رکھی ہے، شرح عقائد میں ہے:

والملائكة عباد الله تعالى عالمون بامرہ لا يصفون بالذکورة والانوثة۔

ترجمہ: فرشتے اللہ کے بندے ہیں جو اللہ کے احکام سے واقف ہیں اور وہ نہ مذکر ہیں نہ مؤنث۔

”ملائکہ پر ایمان“ کے وہ معنی قطعاً نہیں ہیں جو پرویز بتاتا ہے بلکہ اسلام کے نقطہ نگاہ سے ملائکہ پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جسم الریاض میں ان الفاظ میں مذکور ہے کہ:

والملائكة اجساد ونورانية سالمة من الكدورات الجسمانية قابلة للتشكل والایمان بهم ان تو من بانهم عباد الله معصومون لا يفعلون غیر مایومرون لا یعلم عدتهم الا الله۔ (ج ۳، ص ۳۳۵)

ترجمہ: ملائکہ نورانی اجسام ہیں، جسمانی کدورتوں سے پاک ہیں۔ مختلف اشکال قبول کر لیتے ہیں، اور ان پر ایمان کا مطلب یہ ہے کہ اس بات پر ایمان لائے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں، معصوم ہیں بغیر حکم الہی کے کوئی کام نہیں کرتے ان کی تعداد کا حال اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔

قرآن کریم کی بہت سی آیتیں پرویز کے زعم باطل کی تردید کرتی ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض یہاں درج کی جاتی ہے۔

وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمَنُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْلَمُونَ۔ (الانبیاء - ۲۷، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اور وہ (کافر) کہتے ہیں کہ رحمن نے (فرشتوں کو) اولاد بنا رکھا ہے وہ اس سے پاک ہے بلکہ وہ (فرشتے) بندے ہیں جن کو عزت دی ہے اس سے بڑھ کر بول نہیں سکتے اور وہ اسی کے حکم پر کام کرتے ہیں۔

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَّا أَشْهَدُوا خَلَقَهُمْ سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ۔ (الزخرف - ۲۷، پارہ ۲۵)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو جو کہ خدا کے بندے ہیں عورت قرار دے رکھا ہے کہ یہ ان کی پیدائش کے وقت موجود تھے ان کا یہ دعویٰ لکھ لیا جاتا ہے اور (قیامت میں) ان سے باز پرس ہوگی۔

اللَّهُ يَصْطَفِي مِنَ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا وَمِنَ النَّاسِ۔

(الحج - ۱۰، پارہ ۱۷)

ترجمہ: اللہ منتخب کرتا ہے ملائکہ میں سے رسول اور انسانوں میں سے۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَاطِرِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا أُولَىٰ أَجْنَحَةٍ مِّثْنَىٰ وَثَلَاثَ وَرُبْعَ زَيْدٍ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَاءُ۔

(الفاطر - ۱، پارہ ۲۲)

ترجمہ: تبارک و تعالیٰ اللہ کو لائق ہے جو آسمان و زمین کا پیدا کرنے والا ہے، جو فرشتوں کو پیغام رساں بنانے والا ہے جن کے دو دو اور تین تین اور چار چار پر وار بازو ہیں۔ وہ پیدائش میں جو چاہے زیادہ کر دیتا ہے۔

”جبریل انکشاف حقیقت کی روشنی کا نام ہے“

یہ بھی صریح کفر ہے کیونکہ اس میں جبریل علیہ السلام کے شخصی وجود اور ان کی اس حقیقت کا انکار ہے جو اسلام نے شخص کی ہے، اسلامی عقائد کی رو سے جبریل علیہ السلام

ایک برگزیدہ فرشتہ ہیں جن کا کام انبیاء علیہم السلام کے پاس وحی لانا تھا۔

قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویز کی فکر کی صراحتاً تردید کرتی ہیں:

قُلْ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ۔

ترجمہ: آپ (اُن سے) یہ کہتے کہ جو شخص جبریل سے عداوت رکھے سو انہوں نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا دیا ہے خداوند حکم سے جس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اپنے سے قبل والی کتابوں کی اور راہنمائی کر رہا ہے اور خوشخبری سن رہا ہے ایمان والوں کو۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِلَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ: وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِلْكَافِرِينَ (البقرہ-ع ۲، پارہ ۱)

ترجمہ: جو کوئی شخص اللہ تعالیٰ کا دشمن ہو اور اس کے فرشتوں کا اور اس کے پیغمبروں کا اور جبریل کا اور میکائیل کا تو اللہ تعالیٰ دشمن ہے ان کافروں کا۔

اس سے معلوم ہوا کہ انبیاء و رسل کی طرح ملائکہ، جبریل اور میکائیل کا بھی وجود خارجی ہے لہذا جو شخص حضرت جبریل علیہ السلام اور ملائکہ کے وجود خارجی سے انکار کرے اور ان کو محض قوی یا کسی خاص قسم کی روشنی قرار دے گا کافر ہے۔

### ”قرآن پاک کے مفہوم میں الحاد“

پرویزی مذہب کی مایہ ناز خصوصیت ہے۔ اس الحاد ایک ایک مختصر سامونوا استفتاء میں درج ہے، جس اس کے زعم باطل میں سورۃ فاتحہ کا مفہوم ہے۔

پرویز کی ساری کتابیں اسی قسم کے الحاد سے بھری ہوئی ہیں اس کی وجہ ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک۔

(۱) پیغمبر اسلام ﷺ نے قرآن کریم کو جو تمہین و تشریح اپنے قول و عمل سے کی ہے وہ سب کی سب العیاذ باللہ جھوٹ ہے۔

(۲) صحابہ، تابعین، تبع تابعین، مفسرین، فقہاء ائمہ لغت سب کے سب عجمی سازش میں شریک اور دین کے تخریب کرنے والے تھے۔

(۳) جدید سائنسی اکتشافات، مغربی علماء و مفکرین کی آراء قرآن فہمی کے لئے مشعل ہدایت ہیں۔

ان وجوہ کی بنا پر قرآن پاک کے مفہوم میں پرویز کے لئے الحاد ناگزیر تھا لہذا ان اصول کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس نے ایک جدید باطنیت کی طرح ڈالی جو اپنی فتنہ سالینوں میں کسی طرح قدیم باطنیت سے کم نہیں اور اس طرح نماز، زکوٰۃ، حج، قیامت، وزن اعمال، حشر و نشر وغیرہ تمام الفاظ شریعہ کے معانی تبدیل کر کے شریعت محمدیہ کے مقابلہ میں ایک جدید شریعت کی تشکیل کی گئی۔

علماء امت نے ہمیشہ الفاظ قرآن و حدیث کو اس کے ظاہری مفہیم سے ہٹا کر خود ساختہ معانی پہنچانے کی شدید مخالفت کی ہے اور اس کو کفر قرار دیا ہے چنانچہ امام غزالی اپنی مشہور کتاب احیاء علوم الدین میں ارشاد فرماتے ہیں:

سرف الفاظا لشرع عن ظواهر المفہومۃ الی امور باطنیۃ لا یسبق منها الی الافہام فائدۃ کدأب الباطنیۃ فی التاویلات لہذا ایضاً حرام وضررہ عظیم فان الالفاظ اذا صرفت عن مقتضی ظواہرہا بغیر اعتصام فیہ بتقل عن صاحب الشرع ومن غیر ضرورۃ تدعو الیہ من ادلیل العقل اقتضی ذلک بطلان الثبۃ بالالفاظ وسقط بہ منفعة کلام اللہ تعالیٰ وکلام رسولہ ﷺ فان ما یسبق منہ الی لقہم کا یوثق بہ والباطن لا صبط لہ بل تتعارض فیہ الخواطر ویمكن تنزیلہ علی وجوہ شتی وهذا ایضاً من البدع الشائعۃ العظیمۃ الضرر وانما قصد اصحابہا الاغراب لان النفوس مائلۃ الی الغریب ومستلذۃ لہ وبہذا الطریق توصل الباطنیۃ الی ہدم جمیع الشریعۃ بتاویل ظواہرہا وتنزیلہا علی رأیہم۔

(ج، ص ۴۳)

ترجمہ: شریعت کے الفاظ کو ان کے ظاہری عام فہم معانی سے پھیر کر ایسے باطنی معانی کی طرف لے جانا کہ جن کا تصور اولاً ذہنوں میں اتنا ہی نہیں جس طرح کہ تاویلات کرنے میں باطنیہ کی عادت ہے سو یہ بھی حرام ہے اور اس کا نقصان بہت بڑا ہے کیونکہ الفاظ جب اپنے ظاہری مقتضیات سے پھیر دیئے جائیں بغیر اس کے کہ اس باب میں صاحب شرع کی کسی نقل پر اعتماد ہو اور بغیر کسی ایسی ضرورت کے کہ جس کی طرف دلیل عقلی رہنمائی کرے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ الفاظ پر سے اعتماد اٹھ جائے گا اور اس کے کلام اور اس کے رسول ﷺ کے کلام کا نفع ختم ہو جائے گا کیونکہ جو معنی ذہن میں پہلے پہل سمجھے جاتے ہیں ان پر تو اعتماد نہیں رہا اور باطنی معنی کا کوئی قاعدہ نہیں بلکہ ان میں افکار کا اختلاف ہوتا ہے اور اس کو مختلف وجوہ پر حمل کیا جاسکتا ہے اور یہ بھی ان بدعتوں میں سے ہے جو عام ہیں اور جن کا نقصان عظیم ہے۔ اور اس قسم کے معانی مراد لینے والوں کا مقصد نئی جدت پیدا کرنا ہوتا ہے اس لئے کہ ہر نئی چیز کی طرف ذہن مائل ہو جاتا ہے اور اس کو لذیذ سمجھتا ہے اور اسی طریقہ سے باطنیہ کو موقع ملا کہ انہوں نے تمام شریعت کو اس کے ظاہری معانی سے ہٹا کر اور اپنی رائے پر محمول کر کے ختم کر ڈالا۔

اور علامہ شہاب خفاجی نسیم الریاض میں رقمطراز ہیں۔



وكذلك وقع الاجماع من علماء الدين على تكفير كل من واقع لض الكتاب اى منع و نازع فيما جاء صريحاً فى القرآن  
كبعض الباطنية الذين يدعون لها معان: اخر غير ظاهرها۔ (ج ۴، ص ۵۳۵)  
ترجمہ: اور اسی طرح تمام علماء دین کا اجماع ہے اس شخص کی تکفیر پر جو ایضاً قرآنی کو دفع کرے یعنی قرآن میں جو چیز صراحۃً مذکور ہے اس کو نہ مانے جس طرح بعض باطنیہ کا  
طریقہ ہے کہ وہ ظاہری معانی کو چھوڑ کر دوسرے معانی کا اوجا کرتے ہیں۔

”آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں، قرآن کریم ہیں جس آدم کا ذکر ہے  
اس سے مراد نوع انسانی ہے۔“

حضرت آدم علی نبینا وعلیہ والصلوة والسلام کے بارے میں ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے، شرح عقائد میں صاف تصریح ہے:  
اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد علیہ السلام، اما نبوة آدم علیہ السلام فبا الكتاب الدال علی انه قد امر ونهی ..... وكذا  
السنة والاجماع فانکار نبوته علی فانقل عن البعض یكون کفراً۔  
ترجمہ: نبیوں میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام میں اور آخری جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں، آدم علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ہے جس سے معلوم ہوتا ہے  
کہ آپ کو امر و نبی کی گئی تھی..... اور اسی طرح سنت اور اجماع سے بھی لہذا آپ کی نبوت کا انکار جیسا کہ بعض لوگوں سے منقول ہے کفر ہے۔  
اور علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:

وبقوله لا اعلم ان آدم علیہ السلام نبی اولاً۔ (ج ۵، ص ۱۳۰)  
ترجمہ: اس شخص کی تکفیر کی جائے گی جو یہ کہے کہ میں نہیں جانتا کہ آدم علیہ السلام نبی ہیں یا نہیں۔  
اسلامی عقائد کی رو سے آدم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے پیغمبر اور رسول تھے، اور اس دنیا کے سب سے پہلے انسان جن سے نسل انسانی کا سلسلہ وجود میں آیا، قرآن کریم نے  
ان کی تخلیق کا متعدد مقامات پر ذکر کیا ہے اور ان ہی کو جنت سے نکلنے والا آدم بتایا ہے۔  
ملاحظہ فرمائیے قرآن کریم کی یہ دونوں آیتیں پرویز فکر کی کس طرح واضح تردید کر رہی ہیں:

إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ۔ (آل عمران، ۶۰، پارہ ۳)  
ترجمہ: بلاشبہ مثال عیسیٰ علیہ السلام کی اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسے آدم علیہ السلام کی اس کو مٹی سے پیدا کیا پھر اس سے کہا ہو جا تو وہ ہو گیا۔  
إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ۔ (آل عمران - ۴، پارہ ۳)  
ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ نے منتخب کیا آدم علیہ السلام کو اور نوح علیہ السلام کو اور آل ابراہیم علیہ السلام کو اور آل عمران کو دونوں جہانوں پر۔  
دونوں آیتیں بالتصریح بتلا رہی ہیں کہ حضرت آدم علیہ السلام نبی تھے اور آدم سے مراد کوئی نوع نہیں بلکہ فرد واحد ہے۔

”جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن کے علاوہ کوئی معجزہ حسی نہیں دیا گیا“

یہ اعتقاد بھی سراسر کفر ہے۔ اسلامی عقائد کی رو سے آنحضرت ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا ہوئے ہیں۔

(۱) قرآن کریم جو لفظی اور معنی دونوں اعتبار سے معجزہ ہے اور ساری دنیا اس کی مثال پیش کرنے سے عاجز ہے۔

(۲) آپ کی پیہر اند زندگی۔

(۳) وہ خوارق عادت جو آپ ﷺ سے ظاہر ہوئے مثلاً چاند کا شق ہو جانا، پتھر وغیرہ کا آپ ﷺ کو سلام کرنا، تھوڑے پانی کا ایک بڑی جماعت کو کافی ہو جانا وغیرہ وغیرہ یہ  
سب معجزات حسیہ ہیں جن کا ثبوت تو اتر سے ہے۔

علامہ ابن ابی الشریف المسامرہ میں لکھتے ہیں:

والذى اظهر الله تعالى نبينا ﷺ من المعجزات ثلاثة اموز اعظمها القرآن، ثم الامر الثانى حاله فى نفسه

التي استمر عليها من عظيم الاخلاق و شريف الاوصاف ..... ثم الامر الثالث ما ظهر على يديه من الخوارق -  
ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے ہماری نبی ﷺ کو تین قسم کے معجزات عطا فرمائے جن میں عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہے، دوسرا معجزہ آپ کی ذاتی حالت یعنی آپ ﷺ کے وہ بلند اور عالی اخلاق و اوصاف ہیں کہ جن پر آپ پوری زندگی بھر فائز رہے، تیسرا معجزہ وہ خوارق عادات امور ہیں جو آپ سے ظاہر ہوئے۔

اور پھر بہت سے خوارق عادات کی تفصیل بیان کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

فالقدر المشترك بينها هو ظهور الخارق على يديه متواتر بلا شك -

ترجمہ: ان تمام احادیث کے درمیان قدر مشترک خارق عادات امر کا صدور ہے جو بلاشبہ متواتر ہے۔

اور جب معجزات حسیہ کا ثبوت تواتر سے ہوا تو سرے سے معجزہ حسیہ کے وجود ہی سے انکار کر دینا کفر محض ہے۔

”معراج خواب کا واقعہ یا ہجرت کی داستان ہے۔ اور مسجد اقصیٰ سے

مراد مسجد نبوی ہے۔“

یہ عقیدہ بھی صریح گمراہی ہے کیونکہ معراج کے متعلق اسلامی عقیدہ یہ ہے کہ:

والمعراج الرسول الله ﷺ في القطة بشخصه الى السماء ثم الى ما شاء الله من العلى -

(شرح عقائد، ص ۱۰۱)

ترجمہ: اور رسول اللہ ﷺ کو معراج بیداری میں ہوتی جس میں آپ کو جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی طرف لیجا یا گیا، اور پھر وہاں سے

جن بلندیوں کی طرف اللہ نے چاہا۔

یاد رہے کہ معراج کے تین اجزاء ہیں:

(۱) مسجد الحرام سے بیت المقدس تک۔ اس کا ثبوت قطعی ہے اس کا منکر کافر ہے۔

(۲) زمین سے آسمانوں پر آپ کا تشریف لے جانا، اس کا ثبوت احادیث مشہورہ متواترہ سے ہے اور اس کا منکر بقول حافظ ابن کثیر لحد و زندیق ہے۔

(۳) آسمانوں سے جنت یا عرش تک آپ کی تشریف بری، اس کا ثبوت اخبار آما سے ہے اور اس کا منکر فاسق ہے۔ حافظ ابن کثیر اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:

وقد تواترت الروایات فی حدیث الاسراء عن عمر بن الخطاب و علی و ابن مسعود و ابی ذر و مالک بن صعصعة ابی هريرة و ابی سعید و ابن عباس و شداد بن اوس و ابی بن کعب و عبد الرحمن ابن قرط، و ابی حبه و ابی لیلی الانصاریین ابن عمرو و جابر و حذیفہ و بریدہ و ابی ایوب و ابی أمامة و سمرة بن جندب و ابی الحمراء و صهیب الرومی و ام هانی و عائشة و اسماء ابنتی ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین منهم من ساقه بطوله و منهم من اختصره علی مادق فی المسانید ..... فحدیث الاسراء اجمع علیه المسلمون و اعرض عنه الزنادقة و الملحدون -  
(تسیر ابن کثیر، ج ۳، ص ۲۴)

ترجمہ: واقعہ اسراء کے بارے میں حضرت عمر بن الخطاب علی، ابن مسعود، ابوذر، مالک بن صعصعة، ابوہریرہ، اوسعید، ابن عباس، شداد بن اوس، ابی بن کعب، عبد الرحمن بن قرط، ابی حبه، ابی لیلی، انصاری حضرت۔ عبد اللہ ابن عمرو، جابر، حذیفہ، بریدہ، ابی ایوب ابی امامہ، سمرہ بن جندب، ابو الحمراء صہیب رومی، ام ہانی، عائشہ، اسماء دختر ابی صدیق اکبر رضی اللہ عنہم سے بتواتر روایات آئی ہیں، ان حضرات میں سے بعض نے اس واقعہ کو بہ تمام و کمال نقل کیا ہے اور بعض نے اختصار کے ساتھ جیسا کہ کتب مسانید میں موجود ہے..... غرض حدیث اسراء پر مسلمانوں کا اجماع ہے اور زنادقہ و ملحدين نے اس سے روگردانی کی ہے۔

”تقدیر کا عقیدہ مجوسی اساورہ کا دخل کیا ہوا ہے“

تقدیر کا عقیدہ اہل السنّت و الجماعت کے بنیادی عقائد میں سے ہے اس کا منکر ضال و مبتدع ہے، اور یہ سراسر غلط ہے کہ یہ عقیدہ مسلمانوں میں مجوسیوں کا داخل کیا ہوا

ہے کیونکہ وہ تو خود تقدیر کے منکر ہیں چنانچہ ایک حدیث میں وارد ہے۔

القدرية مجوس هذه الامة -

(رواہ احمد و ابو داؤد عن ابن عمر رضی اللہ عنہ)

ترجمہ: تقدیر سے انکار کرنے والے اس امت کے مجوسی ہیں۔

تقدیر کا عقیدہ ایمانیات میں قرآن وحدیث کا تصریحات اور صحابہ کرام کی تعلیمات کی بناء پر عاقل ہوا ہے، مجوس ہندو، نصاریٰ یا یہود کا کوئی اثر اسلامی عقاید پر نہیں پڑا ہے۔ پرویز چونکہ شریعت محمد ﷺ کے مقابل ایک متوازی شریعت کی داغ بیل ڈالنا چاہتا ہے اس لیش رلیت محمد ﷺ کے عقائد و اعمال کا مذاق واستخفاف اور اسلام دشمن مستشرقین اور مفکرین کی آراء کو اولیت و اہمیت دینا اس کا اہم اصول ہے۔

کچھ عرصہ سے یورپ وامریکہ کے مستشرقین پر یہ خط سوار ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ ثابت کیا جائے کہ اسلام کا فلاق عقیدہ یہودیت سے ماخوذ ہے اور فلاں نظریہ عیسائیت سے لیا ہوا ہے اور فلاں خیال مجوسیت سے، ممکن ہے کہ کسی سر پھرے مستشرق کے ذہن رسا میں یہ بات آئی ہو کہ مسلمانوں میں تقدیر کا عقیدہ مجوسیت سے مستعار ہے اور پرویز نے بھی اسی کی بات پر یقین کر کے یہ ہرزہ سرائی کر دی ہو۔

اب ہم مختصراً یہ بتانا چاہتے ہیں کہ تقدیر کے عقیدہ کی اساس قرآن وحدیث کی کن تصریحات پڑتی ہے، ملاحظہ فرمائیے آیات ذیل:

إِنَّا كُلُّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ - (ع ۳، پارہ ۲۷)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے ہر چیز پہلے سے ٹھہر کر بنائی ہے۔

آیت کریمہ تصریح کر رہی ہے کہ ہر چیز جو پیش آنے والی ہے، اللہ کے ارادہ میں پہلے سے طے ہو چکی ہے اور آئندہ جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اسی کے مطابق ہوتا ہے۔

وَخَلَقَ كُلُّ شَيْءٍ فَقْدَرَهُ تَقْدِيرًا - (الفرقان - ع ۱، پارہ ۱۸)

ترجمہ: اور اللہ نے بنائی ہر چیز اور پھر اس کا خاص انداز مقرر کر دیا۔

یعنی اللہ نے ہر چیز کو پیدا کر کے اپنے ارادہ ومشیت کے مطابق اس کا خاص انداز رکھا ہے کہ جس سے وہ چیز سر مو تجاوڑ نہیں کر سکتی اور اس سے وہی افعال و خواص ظاہر ہوتے ہیں جن کے لئے وہ پیدا کی گئی ہے۔

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلَّا فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا، إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ  
لِكَيْلَا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَفْرَحُونَ بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ -

(الحديد - ع ۳، پارہ ۲۷)

ترجمہ: کوئی مصیبت نہ دنیا میں آتی ہے اور نہ خاص تمہاری جانوں میں مگر وہ ایک کتاب میں لکھی ہے قبل اس کے کہ ہم ان جانوں کو پیدا کریں یہ اللہ کے نزدیک آسان کام ہے تاکہ جو چیز تم سے جاتی رہے تم اس پر رنج نہ کرو اور جو تم کو مل جائے تم اس پر نہ اتراؤ اور اللہ تعالیٰ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا۔

آیت کریمہ سے جہاں تقدیر کا عقیدہ ثابت ہوا کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آئے مثلاً قحط یا زلزلہ وغیرہ یا خود تمہیں کوئی مصیبت پہنچے وہ سب پہلے سے اللہ کی مشیت و علم ازلی میں طے شدہ ہے اور لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے اسی کے موافق ہو کر رہے گا ذرہ برابر کی بیشی نہیں ہو سکتی وہاں اس عقیدہ کی حکمت بھی معلوم ہو گئی کیونکہ انسان کی عادت یہ ہے کہ جب اس کو رنج و غم پہنچتا ہے تو وہ صحت پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات مصیبت سے تنگ آ کر خودکشی تک سے گریز نہیں کرتا اور اگر مسرت و شادمانی سے ہمکنار ہوتا ہے تو مغرور و سرکش بن جاتا ہے۔ البتہ عقیدہ تقدیر پر اگر اس کا ایمان ہو تو دونوں حالتوں میں اس کی کیفیت مختلف ہوگی، پہلی صورت میں صبر و رضا سے ہمکنار ہوگا اور دوسری صورت میں شکر و انابت سے۔

ان آیات کے بعد احادیث نبویہ کی طرف آئیے تو احادیث اس باب میں اس کثرت سے ملیں گی اہ اگر ان کو یکجا کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو۔ حدیث کی ایک مشہور کتاب ”مشکوٰۃ المشابیح“ میں اس باب میں جو روایتیں صرف صحیحین سے منقول ہیں وہ حسب ذیل حضرات سے مروی ہیں۔ علی، ابن مسعود، ابو موسیٰ اشعری عمران بن حشین، عبداللہ بن عمر، عبداللہ بن عمرو بن العاص، ابو ہریرہ، سہل بن سعد عائشہ صدیقہ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔

علامہ نوذی شارح صحیح مسلم اس مضمون کی متعدد احادیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

وفی هذه الاحادیث كلها دلالات ظاهرة لمذهب اهلا السنة في اثبات القدر وان جميع الوقائع لقضاء الله تعالى وقدره خیرها و شرها نفعها و ضرها۔  
(ج ۲، ص ۳۳۲)

ترجمہ: اور ان احادیث میں اثبات تقدیر کے سلسلہ میں مذہب اہل السنۃ کی تائید کے لئے کھلم کھلا دلائل موجود ہیں کہ تمام واقعات اللہ تعالیٰ کی قضاء و قدر کے مطابق ہوتے ہیں اچھے ہوں یا برے سو مند ہوں یا نقصان دہ۔

یہ بھی واضح رہے کہ تقدیر کا عقیدہ شروع ہی سے ایمانیات میں داخل تھا اس کے انکاری بدعت سب سے پہلے صحابہ کرام کے آخری دور میں شروع ہوئی اور تمام ان صحابہؓ نے جو اس وقت بقیعہ حیات تھے جیسے حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم وغیرہ انہوں نے منکرین تقدیر کی واضح گاف تردید کی، علامہ ابن القیم کا بیان ہے:

وبدعة القدر ادرکت اخر الصحابة فانكرها من كان حياً كعبدالله ابن عمر و ابن عباس وامثالهما رضى الله عنهم  
(تہذیب السنن - ج ۷، ص ۱۶، طبع مصر)

ترجمہ: تقدیر کے انکاری بدعت صحابہ کے آخری دور میں رونما ہوئی اور اس کا ان حضرات نے انکار کیا جو اس وقت صحابہؓ سے زندہ تھے جیسے کہ حضرت عبداللہ بن عمر اور ابن عباس اور دوسرے حضرات رضی اللہ عنہم۔

یہ بھی یاد رہے کہ تقدیر کے عقیدہ کا یہ مطلب بالکل نہیں ہے کہ انسان مجبور محض ہے اور اس کے کسب و اختیار کو سرے سے کچھ دخل ہی نہیں اس لئے اسے ہاتھ پیر توڑ کر بیٹھ جانا چاہئے بلکہ تقدیر کا تعلق اللہ تعالیٰ کے علم، ارادہ اور مشیت سے ہے اور انسان کا معاملہ اس کے کسب سے جس پر اس کو جزا و سزا دی جاتی ہے۔

”ثواب کی نیت اور وزن اعمال کا عقیدہ رکھنا ایک ایفون ہے

جو مسلمانوں کو پلائی گئی“

ان دونوں باتوں کے بارے میں ایسا کہنا کفر ہے، وزن اعمال کا ثبوت قرآن کریم سے ہے، ارشاد باری ہے:

وَالْوِزْنَ يَوْمَئِذٍ الْحَقُّ، فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوا بِآيَاتِنَا يَظْلِمُونَ۔

(الاعراف - ع ۱، پارہ ۸)

ترجمہ: اور اس روز وزن بھی واقع ہوتا پھر جس شخص کا پلہ بھاری ہوگا سو ایسے لوگ کامیاب ہوں گے اور جس شخص کا پلہ ہلکا ہوگا سو یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنا نقصان کر لیا بسبب اس کے کہ ہماری آیتوں کی حق تلفی کرتے تھے۔

دوسری جگہ وارد ہے:

وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَإِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ أَتَيْنَا بِهَا وَكَفَى بِنَا حَاسِبِينَ۔  
(الانبیاء - ع ۴، پارہ ۱)

ترجمہ: اور قیامت کے روز ہم انصاف کی ترازوئیں قائم کریں گے سو کسی جی پر ایک ذرہ ظلم نہ ہوگا اور اگر (کسی کا عمل) رائی کے دانہ کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے کو۔

ان دونوں آیتوں سے بصراحت معلوم ہوا کہ قیامت کے روز اعمال کا وزن یقینی ہے اور احادیث متواترہ و مشہورہ تو اس باب میں بکثرت ہیں یہی وجہ ہے کہ کتب عقائد مرقوم ہے۔

والوزن حق (شرح عقائد، ص ۷۴)

ترجمہ: وزن اعمال حق ہے۔

اسی طرح ثواب کی نیت کے سلسلہ میں قرآن مجید میں مذکور ہے:

وَمَنْ يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ فُتُوْهُ مِنْهَا - (آل عمران - ع ۱۵، پارہ ۴)

ترجمہ: اور جو کوئی آخرت کا ثواب چاہے گا تو ہم اس کو آخرت کا حصہ دیں گے۔

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ - وَكَانَ اللَّهُ سَمِيعًا بَصِيرًا -

(النساء - ع ۱۹، پارہ ۵)

ترجمہ: جو کوئی چاہتا ہو ثواب دنیا کا تو اللہ کے یہاں ہے ثواب دنیا کا بھی اور آخرت کا بھی اور اللہ سب کچھ سنتا اور دیکھتا ہے۔

اور سورہ آل عمران کے آخری رکوع میں ہے:

أَنَّى لَأُضِيعَ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا أَوْ كَفَرُوا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَا دُخْلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ، وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ -

ترجمہ: میں کسی شخص کے کام کو جو تم میں سے کام کرنے والا ہوا کارت نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو تم آپس میں ایک دوسرے کے جزو ہو سو جن لوگوں نے ترک وطن کیا اور اپنے گھروں سے نکالے گئے اور تکلیفیں دیئے گئے میری راہ میں اور جہاد کیا اور شہید ہو گئے ضرور ان لوگوں کی خطائیں معاف کروں گا اور ضرور ان کو ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی یہ ثواب ملے گا اللہ کے پاس سے اور اللہ ہی کے پاس اچھا ثواب ہے۔

اور سورہ قصص میں فرمایا ہے:

وَقَالَ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ الدُّنْيَا خَيْرٌ لِّمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا - (۸۷، پارہ ۲۰)

ترجمہ: اور جو اہل علم تھے انہوں نے کہا افسوس تم پر اللہ تعالیٰ کا ثواب بہتر ہے اس شخص کے لئے جو ایمان لائے اور نیک کام کرے۔

آیات بالا کے علاوہ اور بھی متعدد مقامات پر قرآن مجید میں ثواب کا صاف تصریح ہے اور احادیث تو اس بارے میں بتواتر موجود ہیں پھر اس کا انکار کرنا اور مذاق اڑانا صریح کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ لہذا وزن اعمال کے عقیدہ کو ایفون سے تعبیر کرتا صریح کفر ہے۔ اسی بناء پر فقہاء نے طاعت پر ثواب کا عقیدہ نہ رکھنے کو کفر کہا ہے۔ چنانچہ علامہ ابن الجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:

بعدم رؤيته الثواب على الطاعة - (ج ۵، ص ۱۳۳)

ترجمہ: اور وہ شخص بھی کافر ہے جو طاعت پر ثواب ملنے کا عقیدہ نہ رکھے۔

”انسان کی پیدائش آدم و حوا سے نہیں ہوئی بلکہ نظریہ ارتقا کے مطابق ہوتی ہے“

کفر محض ہے کیونکہ قرآن کریم کی بے شمار آیات وضاحت کرتی ہیں کہ انسان کی پیدائش آدم و حوا سے ہوئی ہے، ملاحظہ فرمائیں قرآن کس صراحت سے اعلان کرنا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا

وَنِسَاءً - (النساء - ع ۱، پارہ ۴)

ترجمہ: اے لوگوں! ڈرتے رہو اپنے رب سے جس نے پیدا کیا تم کو ایک جان سے اور اسی سے پیدا کیا اس کا جوڑا اور پھیلایا ان دونوں سے بہت سے مردوں اور عورتوں کو۔

دیکھئے آیت مبارکہ ”نفس واحدة“ (ایک جان) کی صاف تصریح موجود ہے پھر یہ کہنا کہ انسان کی پیدائش ایک فرد واحد سے نہیں ہوئی بلکہ ایک مستقل نوع ایک دم وجود میں آ گئی۔ قطعاً کفر و ضلال ہے اور اسلامی مسلمات کا انکار۔



”نماز پوجا پاٹ، روزہ بر، اور حج یا ترا ہے اور اب یہ تمام عبادات اس لئے سرانجام دی جاتی ہیں کہ یہ خدا کا حکم ہے ورنہ ان اُمور کو نہ افادیت سے کچھ تعلق ہے نہ عقل

و بصیرت سے کچھ واسطہ“

سراسر کفر ہے کیونکہ عبادات و ارکان اسلام کا استخفاف و استہزاء صریح کفر ہے، قرآن حکیم میں ایسے ہی لوگوں کے متعلق کہا گیا ہے۔

أَبَاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَ۔ (التوبہ - ع ۷، پارہ ۱۰)

ترجمہ: کیا تم اللہ اس کے احکام اور اس کے رسول سے استہزاء کرتے ہو۔

نماز روزہ حج اور ارکان اسلام کا ثبوت قطعیت سے ہے اس لئے ان کا استہزاء و استخفاف درحقیقت آیات الہی کا استہزاء ہے اور آیات الہی کا استہزاء و استخفاف

بلاشک و شبہ کفر ہے۔

”نماز مجوسیوں سے لی ہوئی ہے، قرآن کریم نے نماز پڑھنے کے لئے نہیں کہا بلکہ قیام صلوٰۃ یعنی نماز کے نظام کے قیام کا حکم دیا ہے۔ جس کا مطلب معاشرہ کو

اُن بنیادوں پر قائم کرنا ہے جن پر ربوبیت نوع انسانی (رب العالمین) کی عمارت استوار ہو“۔

”قیام صلاۃ“ کے اپنے جی سے یہ معنی تراشنا محض کفر ہے، قرآن کریم نے جہاں بھی ”اقامت صلاۃ“ کا حکم دیا ہے اس سے مراد تمام آداب ظاہرہ و باطنہ کے

ساتھ اس معروف عبادت کی ادائیگی ہے، پیغمبر ﷺ نے اقامت صلاۃ کی عملی تشریح خود اپنے اقوال و افعال سے فرمائی ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ:

صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُونِي أَصَلِّي۔

ترجمہ: جس طرح مجھے نماز پڑھتے دیکھو اسی طرح تم بھی نماز پڑھا کرو۔

اور پھر پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلسل و متواتر اس فریضہ پر کار بند چلی آتی ہے، صلاۃ کے معنی ہمیشہ امت نے اسی نماز کے سمجھے ہیں، علماء نے

تصریح کی ہے کہ جو شخص نماز کی موجودہ صورت کا انکار کرے وہ کافر ہے چنانچہ غلاب شہاب الدین خفاجی نسیم الریاض میں لکھتے ہیں:

وان صفات الصلاة المذكورة المشهورة المخصوص عليها في القرآن وهي التي فعلها النبي ﷺ وشرح مارد

اللہ بذلك وابتاع دودها واولقته..... ولا ترتاب بذلك بعد والمرتاب في ذلك المعلوم من الدين بالضرورة والمنكر

لذلك بعد البحث عنه صبحۃ المسلمین کافر بلا اتفاق۔ (ج ۴، ص ۵۵۳)

ترجمہ: بلاشبہ نماز کے طریقے جو مشہور ہیں اور قرآن میں مصرح ہیں یہ وہی ہیں جن پر جناب رسول اللہ ﷺ نے عمل فرما کر اللہ تعالیٰ کی مراد کو واضح کیا

ہے اور اس کے احکام اور اوقات کی تبیین و تشریح کی ہے..... اس لئے اب اس میں شک نہ کرنا چاہتے اور جو شخص کہ اس میں شک کرے کہ جس کا

ضروریات دین میں ہونا معلوم ہوا اور پھر علم ہو جانے اور مسلمانوں کے ساتھ رہنے کے باوجود بھی اس سے منکر ہو وہ بلا اتفاق کافر ہے۔

”رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں اجتماعات صلوٰۃ کے لئے کم از کم یہ دو اوقات

(یعنی صلاۃ الفجر اور صلاۃ العشاء) متعین تھے“۔

یہ بات بھی سراسر جھوٹ اور کفر محض ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں نماز کے پانچ وقت متعین تھے جس پر نصوص صریحہ قطعیت دلالت کرتے ہیں یہ ظاہر ہے کہ نماز کے

اوقات پنجگانہ بتواتر کی تعریف کرنے کے بعد بطور مثال فرماتے ہیں:

نحو نقل اعداد الركعات اعداد الصلوة ومقادير الزكاة والديات وما اشبه ذلك۔

(ج ۱، ص ۲۸۳)

ترجمہ: جس طرح کہ رکعات کی تعداد اور نمازوں کا شمار اور زکوٰۃ اور دیات وغیرہ کی مقدار میں منقول ہوتی ہیں۔

اور علامہ شامی منکر اجماع کے کفر پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

والحق ان المسائل الاجماعية تارة يصحبها التواتر عن صاحب الشئ كوجوب لخمس وقد لا يصحبها

فالاول يكفر جاحده لخالفته التواتر لالخالفة الاجماع- (رد المحتار، ج ۳، ص ۳۹۳)

ترجمہ: اور حق یہ ہے کہ اجماعی مسائل کے ساتھ کبھی تو صاحب شرع سے تواتر چلا آتا ہے جیسے نماز ہائے پنجگانہ کا فرض ہونا اور کبھی یہ صورت نہیں ہوتی، پہلی صورت میں اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی اجماع کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ تواتر کی مخالفت کی بنا پر۔ اور اسی لئے علماء نے بالاتفاق ان خوارج کو کافر کہا ہے جو دو وقت کی نماز کے قائل تھے تیم الریاض میں ہے:

وكذلك اجمع على كفر من قال من الخوارج ان الصلاة الواجبة طرفي النهار فقط والمراد بطرفي النهار اوله واخره- (ج ۴، ص ۵۵۰)

ترجمہ: اور اسی طرح اجماع ہے ان خوارج کے کفر پر جو یہ کہتے تھے کہ نماز صرف دن کے دونوں سروں پر فرض ہے یعنی دن کے شروع میں اور آخر میں۔

”زکوٰۃ اس ٹیکس کے علاوہ اور کچھ نہیں جو اسلامی حکومت مسلمانوں پر عائد کرے، اس ٹیکس کی کوئی شرح متعین نہیں کی گئی، اگر خلافت راشدہ نے اپنے زمانے کی

ضروریات کے مطابق اڑھائی فی صدی مناسب سمجھا تھا تو اس وقت بھی شرح شرعی تھی۔ اگر آج کوئی اسلامی حکومت کہے کہ اس کی ضروریات کا تقاضا بیس فی صدی ہے تو یہی بیس فی صدی شرعی شرح قرار پائے گی۔“

یہ بھی کذب محض اور کفر صریح ہے، زکوٰۃ اسلامی ارکان میں سے ہے اور ایک نہایت اہم عبادت ہے قرآن کریم نے اس عبادت کی بجا آوری کا بار بار حکم دیا ہے اور اس کے مصارف خود متعین کئے ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کی تمام جزئیات کی تفصیل بیان فرمائی ہے کہ کب زکوٰۃ واجب ہوگی، نصاب زکوٰۃ کیا کیا ہیں، شرائط و وجوب کیا ہیں۔ اس اہم عبادت کو ٹیکس کہہ دینا اور اس کی مقرر کردہ شرح سے انکار کر دینا جو بتواتر آنحضرت ﷺ سے منقول چلی آتی ہے سراسر الحاد ہے۔ زکوٰۃ کی شرح جناب رسول اللہ ﷺ نے متعین کی، خلافت راشدہ نے اس پر عمل کیا اور پوری امت عہد رسالت سے لے کر آج تک قاطبہ اس پر عمل پیرا چلی آئی پھر اس میں شک و انکار کی گنجائش کہا ہے۔

”آج کل زکوٰۃ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا ایک طرف ٹیکس دوسری طرف زکوٰۃ قیصر اور خدا کی غیر اسلامی تفریق ہے اور جب نظام اپنی آخری شکل میں قائم ہوگا تو زکوٰۃ کا حکم ختم ہو جائے گا“

یہ بھی صریح الحاد و کفر ہے، زکوٰۃ کا حکم قیامت تک کے لئے ہے، قرآن نے نہ صرف زکوٰۃ کا بار بار تاکید سے حکم دیا ہے بلکہ اس کے مصارف بھی متعین کئے ہیں، پھر یہ کہنا کہ ”آج کل زکوٰۃ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا“ صریح قرآن کا انکار ہے اور قرآن میں کہیں بھی اشارہ یا کنایہ یہ مذکور نہیں کہ زکوٰۃ کے احکام عبوری دور کے لئے ہیں پھر زکوٰۃ کا حکم ختم ہونے کے کیا معنی۔

”صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں جنہیں روزوں پر چسپاں کر کے لیٹر بکس میں ڈالا جاتا ہے تاکہ روزے مکتوب الیہ (اللہ تعالیٰ) تک پہنچ جائیں“

یہ صراحۃً دین کے ساتھ مذاق ہے، صدقہ فطر واجب ہے اور آنحضرت ﷺ کی تعلیم اس بارے میں صاف اور واضح ہے، عہد رسالت سے لے کر آج تک مسلمانوں کا تعامل برابر اس پر چلا آ رہا ہے پرویز نے اس عبارت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تعلیم کا استہزاء و استخفاف کیا ہے جو کفر ہے۔

”حج عبادت نہیں بلکہ عالم اسلامی کی بین المللی کانفرنس ہے“

حج ایک اہم عبادت ہے اور اسلام کے ارکان میں سے ہے، قرآن کریم کی آیات رسول اللہ ﷺ کی احادیث اور مسلمانوں کا تعامل اس کے عبارت ہونے پر شاہد

عدل ہیں۔ قرآن کریم میں باوجود قدرت رکھنے کے حج نہ کرنے کو کفر کا کام بتایا ہے اگر حج عبادت نہیں تو پھر اتنی سخت کیوں؟ ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتِطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ۔

(آل عمران - ع ۱، پارہ ۴)

ترجمہ: اور اللہ کے لئے لوگوں کے ذمہ اس مکان کا حج کرنا ہے یعنی اس شخص کے ذمہ جو کہ طاقت رکھے وہاں تک جانے کی اور جو شخص کافر ہو تو اللہ تعالیٰ تمام جہان والوں سے غنی ہیں۔

حج جیسی اہم عبادت کو محض کافر نس کہہ دینا صریح الحاد و زندقہ اور کفر ہے۔

تسیم الریاض میں ہے:

و كذلك يحكم بكفره ان انكر مكة او البيت او المسجد الحرام او انكر صفة الحج التي ذكرها الفقهاء من واحياته واركانه وحوها اور قال الحج واجب فى القرآن واستقبال القبلة كذلك ولكن كونه اى المذكور من الحج والاستقبال على هذه الهئية المتعارفة شرعاً عند سائر الناس وان تلك البقعة المعروفة هى مكة والبيت والمسجد الحرام لا ادرى..... ولعل الساقليين ان النبى ﷺ قسرها وبينها للناس بهذه التفاسير غلطوا فى ثقلهاو وهموا فهذا القائل ومثله من يشك فى معانى النصوص المتواترة لا مرية فى تكفيره اى الحكم بكفره لا نكاره ما علم من الدين بلضرورة وابطاله الشرعو تكذيبه لله ورسوله۔

(ج ۴، ص ۵۵۲)

ترجمہ: اور اسی طرح اگر کسی شخص نے مکہ یا بیت اللہ یا مسجد حرام کا انکار کیا یا حج کے کسی ایسے طریقے کا انکار کیا جس کو فقہاء نے واحیات حج یا ارکان حج وغیرہ میں ذکر کیا ہے، یا یوں کہا کہ حج قرآن میں فرض ہے اور اسی طرح قبلہ کی طرف منہ کرنا بھی۔ لیکن شریعت کی اس ہیئت متعارفہ کو جو لوگوں میں رائج ہے اور اس مشہور مقام کو جو کہ مکہ، بیت اللہ اور مسجد حرام ہے میں نہیں جانتا..... اور ممکن ہے کہ جو لوگ یہ نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس کی یہ تفصیلات بیان کی ہیں انہوں نے اس کے بیان کرنے میں غلطی کی ہو اور ان کو وہم ہو گیا ہو تو یہ کہنے والا اور اس جیسا شخص جو کہ نصوص کے ان معانی میں شک کرتا ہے کہ جو متواتر ہیں اس کی تکفیر میں کچھ شک نہیں کیونکہ وہ ضروریات دین کا منکر ہے اور شریعت کا ابطال کرتا ہے اور اللہ اور اس کے رسول کو جھٹلاتا ہے۔

”قربانی کے لئے مقام حج کے علاوہ اور کہیں حکم نہیں اور حج میں بھی اس کی حیثیت شرکاء کافر نس کے لئے راشن مہیا کرنے سے زیادہ نہیں تھی“

قربانی شعائر اسلام میں سے ہے، قرآن کریم میں ارشاد ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ (الانعام - ع ۲۰، پارہ ۸)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ بلاشبہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا (سب) اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے۔

اس آیت میں نُسُک کی کالفاظ قربانی کی مشروعیت اور اس کے عبادت ہونے کو بصراحت بیان کر رہا ہے کیونکہ آیت کریمہ توحید و تفویض کے سب سے اونچے مقام کا پتہ دے رہی ہے جس پر رسول اللہ ﷺ فائز تھے، نماز اور قربانی کا خصوصیت سے ذکر کرنے میں مشرکین پوجہ بدنی عبادت اور قربانی غیر اللہ کے لئے کرتے تھے صراحتاً رد ہو گیا کہ مسلمان کی عبادت اور قربانی سب اللہ کے لئے ہوا کرتی ہے۔

نُسُک کے معنی یہاں قربانی ہی کے ہیں لغت کے اعتبار سے بھی اور ائمہ تفسیر کی تصریحات کے اعتبار سے بھی، علاوہ ازیں سورۃ الکوتر میں ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔

ترجمہ: پس اپنے رب کے لئے نماز پڑھ اور پڑھ اور قربانی کر اس میں بھی نحر سے قربانی ہی مراد ہے۔

احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مدینہ میں ہمیشہ قربانی کی اور مسلمانوں کو قربانی کا حکم دیا عہد رسالت سے لے کر آج تک برابر اس پر امت کا عملدرآمد چلا آتا ہے اور اس کو اسلام کے شعائر میں شمار کیا جاتا ہے۔

چنانچہ حافظ ابن حجر فتح الباری میں فرماتے ہیں:

ولا خلاف في كونها من شرائع الدين- (ج ۱۰، ص ۱۳۱)

ترجمہ: اس بارے میں کسی کا اختلاف نہیں کہ قربانی شعائر اسلام میں سے ہے۔

اور فقہاء اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو اصل قربانی کا انکار کرے چنانچہ علامہ ابن نجیم بحر الرائق میں لکھتے ہیں:

ويكفر بانكاره اصل الوترو لا صخية- (ج ۵، ص ۱۳۱)

ترجمہ: اور وہ شخص کافر ہو جائے گا جو سرے سے وتریہ قربانی کا انکار کرے۔

”تلاوت قرآن کریم عہد سحر (یعنی جادو کے زمانہ) کی یادگار ہے“

تلاوت قرآن کریم کو عہد سحر کی یادگار کہنا الحاد و زندقہ ہے، تلاوت قرآن کریم مستقل عبادت ہے، قرآن کریم میں جہاں رسول اللہ ﷺ کے منصب نبوت کو بیان کیا

ہے وہاں ایک مقصد تلاوت بھی بتایا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم میں ان لوگوں کی مدح و ستائش مذکور ہے کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں، ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا هُمْ أَكْبَرُ حَقِّ تِلَاوَتِهِ أُولَٰئِكَ يُؤْمِنُونَ بِهِ وَمَنْ يَكْفُرْ بِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ-

(البقرہ - ع ۱۴، پارہ ۱)

ترجمہ: وہ لوگ جن کو ہم کتاب دی وہ اس کو پڑھتے ہیں جیسا کہ اس کے پڑھنے کا حق ہے، وہی اس پر ایمان لاتے اور جو کوئی اس سے منکر ہوگا تو وہی

لوگ نقصان پانے والے ہیں۔

لَيْسُوا سَوَاءً ط مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ-

(آل عمران - ع ۱۲، پارہ ۲)

ترجمہ: وہ سب برابر نہیں، اہل کتاب ہیں ایک فرقہ ہے سیدھی راہ پر، جو اللہ کی آیتیں پڑھتے ہیں رات کے اوقات میں اور وہ سجدہ کرتے

ہیں۔

اس لئے تلاوت قرآن کا رشتہ جادو و منتر سے جوڑنا قطعی کفر اور سخت بدتمیزی ہے۔

”ایصال ثواب کا عقیدہ مکافات عمل کے عقیدہ کے خلاف ہے“

یہ بھی سراسر غلط ہے، ایصال ثواب کا اہل السنۃ والجماعہ کا اجماع ہے اور اس پر جمہور امت محمدیہ کا عقیدہ ہے، قرآن مجید اور احادیث نبویہ میں اس کے دلائل بکثرت

موجود ہیں چنانچہ علامہ ابن الہمام نے فتح القدیر میں ان کو تفصیل سے نقل کیا ہے اور اس سلسلہ میں لکھا ہے:

فهذه الآثار وما قبلها وما في السنة ايضاً من نحوها عن كثير قد تركناه لحال الطول يبلغ القدر المشترك

بيان الكل وهو ان من جعل شيئاً من الصالحات نفعه الله به مبلغ التواتر وكذا ما في كتاب الله تعالى من الامر

بالدعاء للوالدين في قوله تعالى (وقل رب ارحمهما كما ربياني صغيرا) ومن الاخبار باستغفار (والملائكة يسحبون

بحمد ربهم ويومنون به ويستغفرون للذين آمنوا) (الى اخره الآية) قطعي في حصول النفع بعمل الغير- (ج ۲،

ص ۳۰۹)

ترجمہ: غرض یہ احادیث اور جو اس سے پہلے مذکور ہو چکیں نیز اسی قسم کی اور روایات جو سنت ہیں اور بہت سے حضرات سے مروی ہیں جن کو ہم نے

طوالت کے خوف سے چھوڑ دیا ہے ان سب کا قدر مشترک یہ نکلتا ہے کہ ایصال ثواب سے اللہ تعالیٰ میت کو نفع پہنچاتا ہے تو اتر کی حد تک پہنچ گیا ہے اور اسی

طرح کتاب اللہ میں جو والدین کے حق میں دُعا کا حکم وارد ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (تم یہ دُعا کرو کہ اے میرے رب تو میرے ماں باپ پر اسی

طرح رحم فرما جس طرح کہ انہوں نے بچپن میں میری پرورش کی تھی۔ اور اسی طرح کلام اللہ میں جو یہ بتلایا گیا ہے کہ فرشتے مومنین کے لئے مغفرت کی دعا

کرتے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرشتے اپنے پروردگار کی حمد کرتے ہیں اور اس پر یقین کرتے ہیں اور دُعاے مغفرت کرتے ہیں ایمان والوں کے

لئے یہ سب اس امر کا قطعی ثبوت ہے کہ دوسرے کے عمل سے انتفاع ہوتا ہے۔

”دین کے ہر گوشے میں تحریف ہو چکی ہے“

یہ بھی سراسر دروغ ہے اور اسلام کی مسلمہ تعلیمات سے انکار جو سراسر کفر ہے اللہ کے فضل سے آج بھی دین اسلام اسی طرح محفوظ ہے جس طرح عہد رسالت میں تھا۔ ارشاد بانی ہے۔

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ۔ (الغ، ع ۱، پارہ ۱۴)

ترجمہ: بلاشبہ ہم نے یہ ذکر نازل کیا ہے اور ہم ہی ہیں اس کی حفاظت کرنے والے۔

جو شخص رسول اللہ ﷺ کے دین میں تحریف کا قائل ہے وہ آپ کی تعلیمات کے محفوظ ہونے سے منکر ہے اور یہ درحقیقت آپ کی رسالت کے دائمی ہونے کا انکار ہے۔

”قرآن کی رو سے سارے مسلمان کافر ہو گئے اور موجودہ مسلمان

برہمن سماجی مسلمان ہیں“

ایک مسلمان کو کافر کہنا یہ بھی کفر ہے چہ جائیکہ سارے مسلمانوں کو کافر کہا جائے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ پرویز نے اس سلسلہ میں جو دو آیتیں تحریر کی ہیں ان کا صحیح مصداق خود پرویز ہے نہ کہ سارے مسلمان کیونکہ آیت کریمہ:

وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ۔ (آل عمران - ع ۸، پارہ ۳)

ترجمہ: اور جو شخص دین اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے تو اس سے ہرگز قبول نہ ہوگا اور آخرت میں وہ محروم ہونے والوں میں سے ہے۔

کا مضمون تو پرویز پر صادق ہے کہ وہی رسول اللہ ﷺ کے لائے ہوئے دین کے مقابلہ میں ایک نیا دین پیش کر رہا ہے اسی طرح دوسری آیت بھی اسی پر چسپاں ہے کہ اپنی ان ناپاک مساعی کی بدولت وہ اسلام سے بالکل نکل گیا۔

”صرف چار چیزیں حرام ہیں“

یہ دعویٰ بھی کفر ہے کیونکہ یہ ان تمام محرمات کے انکار پر مشتمل ہے جن کی حرمت صریح کتاب و سنت میں وارد ہے کیونکہ کتا، بلی، شیر، بھیریا، رچھ، بندر، سانپ، بچھو وغیرہ سب حلال ہو جاتے ہیں۔

ان تحقیقات کا تفصیلی جواب ملاحظہ فرمانے کے بعد اب مندرجہ ذیل حدیث پڑھئے اور دیکھئے کہ پرویز پر اس کا مضمون کیسا صحیح ثابت ہو رہا ہے۔

عن المقدم بن معد يكرب قال قال رسول الله ﷺ الا اني اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله عما حرم الله۔ (الحدیث)

ترجمہ: حضرت مقدم بن معد يكرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے یاد رکھو! مجھے قرآن دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ اسی جیسا ایک اور چیز (حدیث جس کو قرآن میں حکمت سے موسوم کیا گیا ہے) یاد رکھو عنقریب ایک پیٹ بھرا شخص اپنے صوفہ سیٹ پر بیٹھے ہوئے یہ کہے گا کہ بس تم صرف اس قرآن کو لازم پکڑ لو، اور جو اس میں حلال پاؤ اسی کو حلال سمجھو اور جو اس میں حرام پاؤ اسی کو حرام سمجھو حالانکہ اللہ کے پیغمبر نے جس چیز کو حرام کیا ہے وہ بھی اسی طرح حرام ہے جس طرح اللہ نے حرام کیا۔

اب ہم تاویل و تحریف اور الحاد کا حکم معلوم کرنے کے لئے اپنے زمانے کے سب سے بڑے عالم امام العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری قدس سرہ کی تصنیف ”اکفار الملحدين“ سے مذکورہ ذیل اقتباسات پیش کرتے ہیں۔ یہ کتاب کفر و ایمان کی تشخیص میں متفقہ طور پر آخری فیصلہ کن کتاب تسلیم کی گئی ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے اس میں مذاہب ائمہ اربعہ کو پیش نظر رکھ کر کفر و الحاد کا حکم بیان فرمایا ہے اور مشاہیر ائمہ کی آراء کو اس باب میں تفصیل سے پیش کیا ہے۔ اکابر علماء عصر مثلاً حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی، مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب، حضرت مولانا غلیل احمد صاحب، صدر مدرس مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی نے اس کتاب پر تصدیق و تائید کی مواہیر ثبت کی ہیں۔

چنانچہ اس کتاب کے جہتہ جہتہ اقتباسات ذیل میں درج ہیں:



واما ما يتعلق من هذا الجنس باصول العقائد المهمة فيجب تكفير من يغير بغير برهان قاطع كالذي ينكر حشر الاجساد وينكر العقوبات الحسية في الآخرة بظنون واوهام واستبعادات من غير برهان قاطع فيجب تكفيره قطعاً۔

(اكفار الملحدين - ص ۸۲، مقول از فيصل التفرقة)

ترجمہ: امام غزالی فیصل التفرقة میں فرماتے ہیں، دین کے وہ مسائل جن کا تعلق اہم بنیادی عقائد سے ہے ان میں ہر اس شخص کی تکفیر لازم ہے جو ان کو بغیر کسی قطعی دلیل کے ظاہری معنی سے پھر دیتا ہے اور ان میں تبدیلی کرتا ہے جیسا کہ کوئی شخص محض وہم و گمان کی بنا پر حشر جسمانی کا انکار کرے یا حسی عذاب کو نہ مانے ایسے شخص کی تکفیر قطعاً ضروری ہے۔

ومن اجماعیات الصحابة رضی اللہ عنہم ما عند الطحاوی فی معانی الآثار و بعض طرقہ الآخر فی فتح الباری من حد الخمر عن علی رضی اللہ عنہ قال شرب نفر من اهل الشام الخمر و علیہم یومئذ یزید بن ابی سفیا وقالوا ہی حلال وتأولوا لیس علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا الایة، فکتب فیہم الی عمر فکتب عمران ابعثہم الی قبل ان یفسدوا من قبلک فلما قدموا علی عمر استشار فیہم الناس فقالوا یا امیر المؤمنین نری انہم قد کذبوا علی اللہ و شرعوا فی دینہم مالم یأذن بہ اللہ فاضرب اعناقہم ولی ساکت فقال ما تقول یا ابا الحسن فیہم؟ اری ان تستتیبہم فان تابوا ضربتہم ثمانین ثمانین لشر بہم الخمر وان لم یتوبوا ضربت اعناقہم قد کذبوا علی اللہ و شرعوا فی دینہم مالم یأذن بہ اللہ فاستتابہم فتابوا فضر بہم ثمانین ثمانین۔

(اکفار الملحدين مقول از طحاوی - ص ۸۹، ج ۲، فتح الباری - ص ۶، ج ۱۲، کنز العمال)

ترجمہ: اجماعیات صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک وہ روایت ہے جس کو طحاوی نے شرح معانی الآثار میں حد خمر کے سلسلہ میں بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے اور اس کے بعض طرق فتح الباری میں بھی ہیں جس میں مذکور ہے کہ شام کے کچھ لوگوں نے شراب پی لی، اس زمانے میں شام کے حاکم یزید ابن ابی سفیان تھے، ان شراب پینے والوں نے کہا کہ شراب ہمارے لئے حلال ہے اور آپ کریمہ علی الذین آمنوا و عملوا الصالحات جناح فیما طعموا سے جواز نکالنا چاہا، یزید بن ابی سفیان نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس واقعہ کی اطلاع دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو لکھا کہ ان لوگو کو فوراً میرے پاس بھیج دو اس سے قبل کہ یہ لوگو وہاں فساد برپا کریں جب وہ لوگ حضرت عمرؓ کے پاس آئے تو آپ نے صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے عرض کیا امیر المؤمنین ہماری رائے تو یہ کہ ان کو قتل کر دیں کیونکہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا نا ہے اور دین میں ایک ایسی حرکت کی جس کی اللہ نے اجازت نہیں دی۔ حضرت علیؓ غاؤں بیٹھے تھے تو حضرت عمرؓ ان سے دریافت کیا کہ آپ اس سلسلہ میں کیا فرماتے ہیں، حضرت علیؓ نے فرمایا، میرا خیال تو یہ ہے کہ آپ ان سے توبہ کرائیں اگر وہ توبہ کر لیں تب تو ان کو شراب پینے کے جرم میں اسی اسی (۸۰، ۸۰) کوڑے لگائے گائیں اور اگر توبہ نہ کریں تو ان کو قتل کر دیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا ہے اور اپنے دین کے بارے میں ایسی حرکت کی ہے جس کی اس نے اجازت نہیں دی۔ حضرت عمرؓ نے ان سے توبہ کے لئے کہا انہوں نے توبہ کر لی پھر ان کو اسی اسی (۸۰، ۸۰) کوڑے لگائے گئے۔

وقال ابن القيم المجاز والتاویل لا یدخل فی المنصوص وانما یدخل فی الظاهر المحتمل له وهنا نکتۃ ینبغی التفطن لها وهی ان کون اللفظ نصاً یعرف بشیئین احدهما عدم احتمالہ لغیر معناه وضعاً کالعشرة و الثانی ما اطرده استعماله علی طريقة واحدة فی جمیع مواردہ فانه نص فی معناه لا یقبل تاویلاً ولا مجازاً وان قد تطرق ذلك الی بعض افرادہ وصار هذا بمنزلة الخیر المتواتر لا یتطرق احتمال الکذب الیه وان تطرق الی کل واحد من افرادہ وهذه عصمة نافعة تدلک علی خطاء کثیر من التاویلات فی السمعیات الی اطرده استعمالها فی ظاہرها وتاویلها والحالة هذه غلط فان التاویل انما یکون لظاهر قدورد شاذاً مخالفاً لغیرہ من السمعیات فیحتاج الی تاویلها لیوا فقها فاما اذا اطردت کلها علی وتيرة واحدة صارت بمنزلة النص واقوی وتاویلها ممتنع فتأمل هذا۔

(اکفار الملحدين - ص ۷۲، منقول از بدائع الفوائد)

ترجمہ: علامہ ابن القیم بدائع الفوائد میں فرماتے ہیں، مجاز اور تاویل کی ”منصوص“ میں گنجائش نہیں، تاویل تو صرف ”ظاہر متحمل“ میں ہو سکتی ہے اور اس مقام پر ایک ضروری نکتہ پیش نظر رکھنا چاہئے اور وہ یہ ہے کہ کسی لفظ کا ”نص“ ہونا دو باتوں سے معلوم ہوگا۔ (۱) وہ لفظ وضع کے اعتبار سے کسی دوسرے معنی کا احتمال ہی نہ رکھے مثلاً عشرہ کہ اس کے معنی سوائے دس کے اور کچھ نہیں۔ (۲) وہ لفظ اپنے تمام مقامات استعمال میں ایک ہی معنی کے لئے استعمال ہو ایسا لفظ بھی اپنے معنی میں ”نص“ ہی کہلائے گا جس میں کسی تاویل یا مجاز کی گنجائش نہیں ہوگی گو اس کے بعض افراد میں تاویل ہو سکتی ہے جس طرح کہ ”خبر متواتر“ میں بحیثیت مجموعی جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا گو خبر کے ہر فرد میں الگ الگ اس کا احتمال ہو سکتا ہے اور یہ خطا سے محفوظ رکھنے والا وہ نافع قاعدہ ہے جس سے تمہیں قرآن و حدیث میں بہت سے ان الفاظ کی تاویلات کا غلط ہونا معلوم ہو جائے گا جن کا استعمال اپنے ظاہری معنی میں برابر ہو رہا ہے ایسی حالت میں ان الفاظ کی تاویل کرنا قطعاً غلط ہے کیونکہ تاویل کی ضرورت تو اس ظاہر میں ہوتی ہے جس کا استعمال شاذ اور وہ دوسری نقلو سے معارض ہو ایسی صورت اس کی تاویل کر کے اس کو دیگر نقول کے مطابق کیا جاتا ہے لیکن جو لفظ کہ ایک ہی معنی میں مسلسل استعمال ہوتا چلا آتا ہو وہ لفظ تو کی طرح ہو جاتا ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ قوی اس کی تاویل بالکل منع ہے۔

اجماع الامۃ علی تکفیر من خالف الدین المعلوم بالضرورة والحکم بردتہ۔

(اکفار الملحدين - ص ۶۵، منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

اعلم ان اصل الکفر هو التکذیب المتعمد لشئ من کتب اللہ المعلومۃ اولا حد من رسلہ علیہم الصلوۃ والسلام اولشئ مما جاؤا به اذا کان ذلك الامر المکذب به معلوماً بالضرورة من الدین ولا خلاف ان هذا القدر کفر ومن صدر عنه فهو کافر۔

(اکفار الملحدين - ص ۶۵، منقول از ایثار الحق از محمد بن ابراہیم وزیر یمانی)

ترجمہ: واضح رہے کہ اصل کفر یہی ہے کہ کتب الہیہ کی یا کسی رسول کی لائی ہوئی کسی چیز کی عمدتاً تکذیب کی جائے جبکہ وہ ضروریات دین میں سے ہو اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ جس سے یہ تکذیب سرزد ہو وہ بلاشبہ کافر ہے۔

علماء کے مذکورہ بالا قطعی اور اجتماعی فیصلوں کے پیش نظر غلام احمد پرویز کے کفر و ارتداد میں کسی مسلمان کو شک یا تردید نہیں ہو سکتی۔

علاوہ ان اقتباسات کے جو پرویز کی کتابوں سے استفتاء میں دیئے گئے ہیں اس کی کتابوں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی تمام تر کوشش اس امر پر مرکوز رہتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح قرآن کریم کی آیات پینات کو اپنی باطل تاویلات و تخریفات کے ذریعہ یورپ اور روس کے نظریات باطلہ پر منطبق کیا جائے چنانچہ لینن یور مارکس کا نظریہ حیات جو سراسر روح اسلامی کے منافی ہے اس کے نزدیک عین قرآنی نظریہ ہے اس نظریہ کے دعوت و اشاعت کے لئے اس نے ایک مستقل کتاب لکھی ہے جس کا نام ہے ”قرآنی نظام ربوبیت“ یہ کتاب اس کی تحریف معنوی کا آئینہ ہے۔ سرکاری کلوکیم میں بھی جو ۱۹۵۸ء میں بمقام لاہور منعقد ہوا تھا اس نے اپنے مقالہ میں کھلم کھلا صاف اور صریح لفظوں میں کمیونزم کی حمایت کی تھی اور اس کو قرآن کریم سے ثابت کرنے کے لئے اپنا پورا زور صرف کر دیا تھا جس پر تمام علماء اسلام نے نہ صرف مصر و شام بلکہ ایران کے علماء نے اس کے مقالے اور معتقدات کی تردید ہی میں صرف کیا تھا اور وہاں اس سے کوئی جواب بن نہ پڑا تھا، خدا، رسول، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ عبادات اور تمام تر اسلامی عقائد و اعمال کے خلاف اس کی یہ صف آرائی درحقیقت اسی کمیونزم کے لئے راہ ہموار کرنے کے لئے ہے لیکن بزدلی کی وجہ سے اس کا اظہار صاف لفظوں میں نہیں کرتا، اسی طرح ڈارون کا نظریہ ارتقا جس کو خود فضلاء یورپ نے شدید اعتراضات کا نشانہ بنایا ہے اور جو اسلامی تعلیمات اور قرآن کے نصوص صریحہ کے بالکل منافی ہے اس کے نزدیک قرآنی نظریہ ہے اور اسی بنیاد پر وہ آدم علیہ السلام کے شخصی وجود کا انکار کرتا اور اس سلسلہ کی تمام آیات کی عجیب و غریب مصلحہ خیر تاویلات کرتا ہے۔

دنیا آج تک غلام احمد پرویز کو صرف منکر حدیث جانتی رہی لیکن ان تمام مذکورہ بالا انکشاف و اقتباسات سے ثابت ہے کہ وہ نہ صرف منکر حدیث بلکہ منکر قرآن و منکر اسلام ہے وہ پورے دین اور اسلام کو عجمی سازش کہتا ہے اور ساڑھے تیرہ سو سال کے ادز جس قدر مفسرین، محدثین، فقہاء، صوفیہ، متکلمین اور ائمہ پیدا ہوئے اور جنہوں نے اپنی خدمات جلیلہ سے اب تک اسلام کی حفاظت کی ان سب کو اس سازش میں شریک قرار دیتا ہے اس کے نزدیک قرآن کا کوئی ماضی نہیں جس میں قرآن کو سمجھا گیا ہو اس کی تفسیر کی گئی ہو اور اس پر عمل کیا گیا ہو اور اس طرح مسلمانوں کو ان کے تائبانک اور شاندار ماضی سے کاٹ کر عہد حاضر کے باطل فلسفوں اور غلط نظامہائے معیشت سے مسلمانوں کا وابستہ کرنا

چاہتا ہے اور اس پرستم ظریفیہ ہے کہ اپنی ہر تحریف و غلط تاویل اور ہر تحریک و فساد دین کو عین اسلام کہتا ہے، اور دعویٰ کرتا ہے کہ قرآن کریم کی اصل دعوت یہی ہے لیکن یہ اس کا خیال خام اور تصور نامتناہی ہے ملت اسلامیہ کبھی اس قسم کے کفریات کو برداشت نہیں کر سکتی اور کبھی اس کی روادار نہیں ہو سکتی کہ یوں پورے دین اسلام کو اسلام اور قرآن کا غلط نام دے کر ختم کر دیا جائے قدیم و جدید قرامطہ اور ملاحدہ نے آج تک دنیا میں دین اسلام کے خلاف جو محاذ قائم کیا تھا پرویزی لٹریچر میں اس کو نبی تعبیر و نئے انداز میں پیش کیا جا رہا ہے تاکہ کمیونزم کے لئے راستہ ہموار کیا جائے باطنیت اور کمیونزم اسلام کے خلاف سخت خطرناک تحریکیں ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان سے بچا دے اور اس دجل و فریب کو سمجھنے کے لئے فہم صحیح عطا فرمائے۔ آمین۔

یہ بھی واضح ہے کہ ضروریات دین نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور اطاعت رسول وغیرہ کے معانی و مدلولات کے جاننے کے لئے علمی تحقیق کی مطلق ضرورت نہیں، ہر مسلمان سمجھتا جانتا اور مانتا ہے کہ نماز سے کیا مراد ہے روزہ کسے کہتے ہیں حج و زکوٰۃ وغیرہ عبادات کا مصداق کیا ہے اطاعت رسول علیہ السلام سے کیا مراد ہے۔ اس مشہور و معروف معانی و مصداق کے خلاف جو معنی اور مصداق بھی بیان کیا جائے گا وہ صریح کفر اور ارتداد ہے، یہ دینی مصطلحات اپنے مفہوم میں بالکل واضح ہیں اور امت محمدیہ میں توازن و تعامل و توارث سے ان ہی معانی میں مستعمل ہیں جن پر امت ایمان لائے اور عمل کرتی چلی آئی ہے۔

اگر کوئی مسلمان قرآن وحدیث اور اجماع امت سے براہ راست واقف نہیں جب بھی دین اسلام کی ضروریات اور اسلامی عقاید کو خوب جانتا سمجھتا اور ان پر ایمان لاتا اور عمل کرتا ہے، ظاہر ہے کہ اب ان کے متعارف مفہومات کو بدلنا، ان کے ساتھ استہزاء کرنا دین اسلام کے عقائد و اعمال کی پوری پوری تحریف اور تلاعب بالدین ہے جس کے کفر و ارتداد ہونے میں ذرا شک نہیں کیا جاسکتا۔

لہذا نتیجہ ظاہر ہے کہ غلام احمد پرویز شریعت محمدیہ کی رو سے کافر ہے اور دائرہ اسلام سے خارج، نہ اس شخص کے عقد نکاح میں کوئی مسلمان عورت رہ سکتی ہے اور نہ کسی مسلمان عورت کا نکاح اس سے ہو سکتا ہے نہ اس کی نماز جنازہ پڑھی جائے گی، نہ مسلمانوں کے قبرستان میں اس کا دفن کرتا جائز ہوگا اور یہ حکم صرف پرویزی کا نہیں بلکہ ہر کافر کا ہے اور ہر وہ شخص جو اس کے متبعین میں ان عقائد کفریہ کے ہمنوا ہو اس کا بھی یہی حکم ہے اور جب یہ مرتد ٹھہرا تو پھر اس کے ساتھ کسی قسم کے بھی اسلامی تعلقات رکھنا شرعاً جائز نہیں ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ

ولی حسن ٹوکی غفر اللہ لمفتی و شیخ الحدیث

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بسم الله الرحمن الرحيم

## فتویٰ دارالعلوم دیوبند

الجواب: غلام احمد پرویز کے جو خیالات و معتقدات سوال میں نقل کئے گئے ہیں وہ تقریباً سب کے سب الحاد و زندقہ اور کفریات پر مشتمل ہیں اور بلاشبہ ان کا معتقد دائرہ اسلام سے خارج ہے اور ان اعتقادات کو سامنے رکھ کر کہا جاسکتا ہے کہ غلام احمد پرویز کا یہ فتنہ غلام احمد قادیانی کے فتنہ سے بھی کہیں زیادہ سخت ہے چونکہ قادیانی لعین نے چند مخصوص دایروں میں رہ کر ارتکاب کفر کیا تھا لیکن موجودہ فتنے کے بانی نے پورے اسلام ہی پر ہاتھ صاف کر دیا ہے اور کتاب و سنت کے مفہوم بیان کرنے میں ہر جگہ تحریف باطل اور ضروریات دین کے انکار سے کام لیا حتیٰ کہ ذات باری سبحانہ کے وجود سے بھی جس کا اعتقاد تمام آسمانی مذاہب کی بنیاد ہے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ خدا عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کر لینا چاہتا ہے حالانکہ اسلامی عقیدے کے مطابق خدا سے مراد چند اخلاقی صفات نہیں ہیں بلکہ خدا عبارت ہے ذات واحد متصف بکلیہ الکمالات والحمدہ سے جو واجب الوجود اور خالق کائنات ہے اور اللہ لا الہ الا هو الحی القيوم الا یہ قل هو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفو احد لیس کمثلہ شئی وهو السميع البصیر آلا یہ وما قدوا اللہ حق قدرہ آلا یہ لا تدرك الا الابصار وهو يدرك الابصار آلا یہ بدیع السموات والارض آلا یہ جس کی شان ہے۔ اس کے علاوہ مندرجہ سوال اقتباسات میں تحریف معنوی کے جو چند نمونے پیش کئے گئے ہیں وہ کھلے طور پر اسلامی اصول و مسلمات کو ختم کر دینے والے ہیں چنانچہ ملاحظہ کیجئے آیات کے ترجمہ میں اللہ و رسول سے امام وقت کو مراد لیا گیا ہے جو کھلی تحریف اور الحاد اور دلالت الفاظ کے قطعاً خلاف ہے۔ ملائکہ اور آدم علیہم السلام سے مراد چند قوتیں بتلائی گئی ہیں جن کو انسان مسخر کر سکتا ہے اسی طرح ملائکہ کی اس حقیقت سے انکار کر دیا گیا ہے جس کو اسلام سے شخص کیا ہے یعنی بل عباد مکرمون (قرآن عظیم) والملائكة عباد الله تعالیٰ عالمون بامرہ لا یوصفون بذکورة ولا انوثة الخ (عقائد نسفی) اور آدم شخص معین اور نبی ابو البشر تھے جن کی تخلیق کا متعدد مقامات پر قرآن کریم نے تذکرہ فرمایا ہے اور انہیں کو جنت سے نکلنے والا آدم بتلایا ہے لیکن نجات القرآن کے حوالہ سے سوال کے مندرجہ اقتباس میں لکھا ہے کہ جنت سے نکلنے والا آدم کوئی خاص فرد نہیں تھا بلکہ انسانیت کا تمثیلی نمائندہ تھا بالفاظ دیگر قصہ آدم کسی خاص فرد یا جوڑے کا قصہ نہیں بلکہ خود آدم کی داستان ہے جسے قرآن نے تمثیلی انداز میں بیان کیا ہے اسی طرح مندرجہ اقتباسات میں جنت اور جہنم کے وجود کی قطعاً نفی کی گئی ہے جو صریح طور پر اسلام کے قطعیات کا انکار ہے علیٰ ہذا ارکان دین کی جو تشریح کی گئی ہے وہ اسلامی نظریات کے یکسر منافی ہے۔ الغرض مذکورہ سوال کے اقتباسات مجموعی طور پر کفریات پر مشتمل ہیں اور تحریفات باطلہ کا انبار ہیں اور یحرفون الکلم من بعد مواضعہ کا مصداق ہیں جن کا کفر ہونا ظاہر ہے۔ عقائد نسفی اور شرح نسفی للتفتازانی میں اس کے بارے میں واضح طور پر لکھتے ہیں۔ والنصوص من الكتاب والسنة تحمل علی ظواہرہا مالم یصرف عنها دلیل قطعی والعدول عنها ای عن الظواہر الی معان یدعیہا اهل الباطن وهم الملاحدة وقصدہم بذلك نفی الشریعة بالکلیة المحاذی میل وعدول عن الاسلام واتصال والتصاق بکفر لکونہ تکذیباً للنسبی علیہ السلام الخ اور ضروریات و مسلمات دین کے انکار پر حاوی ہیں اس لئے ایسے عقائد رکھنے والا شخص جن کی تفصیل اوپر گزر گئی اور تحریف کرنے والا جس کے نمونے سوال میں مذکور ہیں وہ اور اس کے متبعین و معتقدین خارج از اسلام ہیں اور اہل اسلام کو ان سے کسی قسم کا اشتراک و اختلاط اور ان کی تقریبات میں شرکت اور ان کی نماز جنازہ پڑھنا پڑھانا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے دینا جائز نہیں ہے فقط۔

محمد جمیل الرحمن غفرلہ نائب المفتی دارالعلوم دیوبند ۱۳/۶/۱۸

الجواب صحیح: نصیر احمد عفی عنہ

جواب درست ہے محمد حسین غفرلہ

الجواب صحیح: ان اقسام بات کے مطالعہ کے بعد کون سا ایسا مسلمان ہے جو شخص مذکور اور اس کے متبعین کے خارج از اسلام ہونے میں شک کرے۔

واللہ تعالیٰ اعلم سید مہدی حسن مفتی دارالعلوم دیوبند

الجواب حق: محمد جمیل غفرلہ۔

الجواب صحیح: مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دارالعلوم دیوبند۔

الجواب صحیح: استفتاء میں جن خیالات اور اعتقادات کا مع حوالجات ذکر ہے ان کا اعتقاد اور قول بلا تاویل یقیناً الحاد و کفر ہے۔ ان کا معتقد نہ فقط ضروریات دین کا منکر ہے بلکہ در حقیقت وہ خدا اور رسول کا اور قرآن پر استہزاء کرنے والا۔ یہ سب امور با اتفاق اُمت خروج عن الاسلام اور تکفیر کے موجب ہیں۔

کتبہ ظہور احمد غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند

یہ شخص ضروریات دین کا منکر ہے اس کا کفر اظہر من الشمس و اظہر من الاس ہے۔ کتاب عقائد میں مصرح ہے کہ ضروریات دین میں تاویل مسموع نہیں۔ کذا فی الخیالی وغیرہ من کتاب اهل الفن۔ واللہ اعلم فخر الدین احمد غفرلہ شیخ الحدیث۔

مھر

دارالعلوم

دیوبند

## عالم اسلام کے

جن مشاہیر علماء کے اس فتوے پر دستخط ہیں

اُن کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں

- ۱۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مفتی اعظم پاکستان۔
- ۲۔ حضرت مولانا مفتی مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند (بھارت)
- ۳۔ حضرت مولانا فخر الدین صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند
- ۴۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری
- ۵۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی سابق وزیر معارف ریاست قلات صدر وفاق المدارس پاکستان معتمد اسلامک اکاڈمی اوقاف۔
- ۶۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم۔ ناظم وفاق المدارس، رکن قومی اسمبلی پاکستان۔
- ۷۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مہتمم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار
- ۸۔ حضرت مولانا محمد عبدالحامد صاحب القادری البدایونی۔
- ۹۔ حضرت مولانا محمد بدر عالم صاحب المہاجر المدنی، مصنف ترجمان السنۃ۔
- ۱۰۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث (غور غشتی)
- ۱۱۔ فضیلہ الشیخ الاستاذ یحییٰ امان الحق قاضی القضاۃ مکہ مکرمہ۔
- ۱۲۔ فضیلہ الشیخ السید علوی عباس المالکی۔ مکہ مکرمہ



- ۱۳۔ فضیلہ الشیخ السید حسن مشاط المالکی۔ مکہ مکرمہ
- ۱۴۔ فضیلہ الشیخ السید محمد امین الکتبی۔ مکہ مکرمہ
- ۱۵۔ فضیلہ الاستاذ الشیخ سلیمان بن عبد الرحمن الصنعج، رئیس الحسینی مکہ مکرمہ۔
- ۱۶۔ فضیلہ الشیخ محمد نور سیف الحنفی۔
- ۱۷۔ فضیلہ الشیخ الاستاذ محمد بن علی الحرکان الحسینی رئیس المحکمۃ الکبریٰ جدہ
- ۱۸۔ فضیلہ الشیخ الاستاذ محمد قاسم الاندجانی مدینہ منورہ
- ۱۹۔ فضیلہ الشیخ السید محمود الطرازی مدینہ منورہ
- ۲۰۔ فضیلہ الشیخ محمد ابراہیم الحنفی مدینہ منورہ
- ۲۱۔ فضیلہ الشیخ حامد القرغانی مدینہ منورہ
- ۲۲۔ حضرت مولانا عبد الرحمن صاحب سابق صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور۔
- ۲۳۔ حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ نذوالہ یارسندھ۔
- ۲۴۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ، لاہور۔
- ۲۵۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب بانی و مہتمم خیر المدارس، ملتان۔
- ۲۶۔ حضرت مولانا محمد رسول خاں صاحب (استاذ الاساتذہ)
- ۲۷۔ حضرت مولانا محمد عبدالحق صاحب ناقد سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔
- ۲۸۔ حضرت مولانا میرک شاہ شیخ الحدیث جامعہ مدینہ، لاہور۔
- ۲۹۔ حضرت مولانا محمد صادق صاحب بھاولپور۔
- ۳۰۔ حضرت مولانا محمد داؤد صاحب غزنوی صدر جمعیت اہل حدیث پاکستان۔
- ۳۱۔ حضرت مولانا حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب روپڑی۔
- ۳۲۔ حضرت مولانا محمد یونس صاحب صدر مفتی دارالعلوم سعودیہ کراچی۔
- ۳۳۔ حضرت مولانا سید محمد رضی صاحب آل نجم العلماء مجتہد۔
- ۳۴۔ حضرت مولانا محمد تقی صاحب نجفی مجتہد لکھنوی۔
- ۳۵۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔
- ۳۶۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔
- ۳۷۔ حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب۔
- ۳۸۔ حضرت مولانا مفتی محمد اسحاق صاحب خطیب و مفتی ہزارہ۔
- ۳۹۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ۔
- ۴۰۔ حضرت مولانا بادشاہ گل صاحب شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ اکوڑہ۔
- ۴۱۔ حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکا خیل۔
- ۴۲۔ حضرت مولانا فیض اللہ صاحب مفتی اعظم مشرقی پاکستان۔
- ۴۳۔ حضرت مولانا شمس الحق صاحب فرید پوری مہتمم جامعہ قرآنیہ ڈھاکہ۔
- ۴۴۔ حضرت مولانا مولانا اطہر علی صاحب۔

- ۴۵۔ حضرت مولانا احمد حسن صاحب جیری۔
- ۴۶۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب چاٹ گام۔
- ۴۷۔ حضرت مولانا محمد فرقان صاحب مدرسہ عالیہ۔ چاٹ گام۔
- ۴۸۔ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب شیخ الحدیث مدرسہ پٹیہ چاٹ گام۔
- ۴۹۔ حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب مدرس مدرسہ پٹیہ چاٹ گام۔
- ۵۰۔ حضرت مولانا محمد ہارون صاحب، بابونگر۔
- ۵۱۔ حضرت مولانا حفاظت الرحمن صاحب، راج گھانا۔
- ۵۲۔ حضرت مولانا نور اللہ صاحب نواکھالی۔
- ۵۳۔ حضرت مولانا تاج الاسلام صاحب، برہمن باڑیہ۔
- ۵۴۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب فنی۔
- ۵۵۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب، بیت نگر۔
- ۵۶۔ حضرت مولانا منظور الحق صاحب، نتر وکنہ۔
- ۵۷۔ حضرت مولانا عبد الصمد صاحب، باڑیہ۔
- ۵۸۔ حضرت مولانا محمد عبد اللطیف صاحب، بریساں۔
- ۵۹۔ حضرت مولانا ابوالحسن صاحب، حسبر۔
- ۶۰۔ حضرت مولانا قاضی سخاوت حسین صاحب، حسبر۔
- ۶۱۔ حضرت مولانا عبد العلی، فرید پور۔
- ۶۲۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب، فرید پور۔
- ۶۳۔ حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب، کھلنا۔
- ۶۴۔ حضرت مولانا عبد الوہاب صاحب مہتمم دارالعلوم ہائینز اری چاٹ گام۔
- ۶۵۔ حضرت مولانا حافظ محمد اللہ صاحب عرف حافظ جی حضور ڈھا کہ۔
- ۶۶۔ حضرت مولانا مفتی عظیم الاحسان صاحب ڈھا کہ۔
- ۶۷۔ حضرت مولانا عبد القادر صاحب، کھلنا۔
- ۶۸۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب، کھلنا۔
- ۶۹۔ حضرت مولانا عبد الحق صاحب، چاند پور۔
- ۷۰۔ حضرت مولانا مقبول احمد صاحب، قلاشین۔
- ۷۱۔ حضرت مولانا شاہد علی صاحب، کانائی گھاٹ۔

## توقیعات علماء کراچی

### علماء مدرسہ دارالعلوم۔ شرافی، لاندھی

- ۱۔ الجواب صحیح۔ بندہ محمد شفیع عفی عنہ (مہتمم مدرسہ مفتی اعظم)
- ۲۔ رشید احمد عفی عنہ (محدث)

- ۳۔ نور احمد (ناظم مدرسہ)
- ۴۔ رعایت اللہ مدرس
- ۵۔ محمد سلیم اللہ مدرس
- ۶۔ سجان محمود مدرس
- ۷۔ محمد بشیر الحق مدرس
- ۸۔ محمد رفیع مدرس
- ۹۔ محمد تقی عثمانی مدرس

#### علماء مدرسہ عربیہ اسلامیہ، نیوٹاؤن

- ۱۰۔ محمد یوسف بنوری عفا اللہ عنہ، شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ
- ۱۱۔ ولی حسن عفی عنہ مفتی و مدرس
- ۱۲۔ محمد لطف اللہ عفی عنہ مدرس
- ۱۳۔ فضل محمد عفی عنہ مدرس
- ۱۴۔ محمد ادریس عفی عنہ مدرس
- ۱۵۔ محمد عبدالرشید نعمانی غفر اللہ لہ (مولف لغات القرآن)

#### وریق اعلیٰ شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ

- ۱۶۔ عبدالحق عفی عنہ مدرس
- ۱۷۔ محمد بدیع الزمان مدرس
- ۱۸۔ محمد حامد عفی عنہ مدرس و ناظم کتب خانہ
- ۱۹۔ عبدالجلیل عفی عنہ مدرس
- ۲۰۔ عبدالرزاق عفی عنہ مدرس
- ۲۱۔ محمد عفی عنہ مدرس
- ۲۲۔ عبدالقیوم عفی عنہ مدرس
- ۲۳۔ محمد احمد مختار مدرس و معاون شعبہ دارالتصنیف
- ۲۴۔ اکبر علی اسلام آبادی دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ
- ۲۵۔ عبدالباقی عفی عنہ فرید پوری سابق معاون دارالافتاء۔

#### علماء مدرسہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ

- ۲۶۔ فضل احمد غفرلہ مہتمم مدرسہ
- ۲۷۔ ہدایت اللہ انفانی مدرسہ اول و ناظم تعلیمات
- ۲۸۔ محمد عبدالغنی غفرلہ مدرس
- ۲۹۔ محمد زکریا مدرس و ناظم دارالافتاء

#### علماء مدرسہ احرار الاسلام لیاری

۳۰۔ ایسا عقیدہ رکھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا اور اس کی شرعی سزا وہی ہے جو ایک مرتد کی ہوتی ہے۔ محمد عثمان مہتمم مدرسہ

## علماء اہل حدیث

### مدرسہ جامع العلوم سعودیہ

۳۱۔ میں مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے حرف بہ حرف متفق ہوں۔ بلائیک منکر حدیث منکرین رسالت ہیں، چودہری غلام احمد پرویز اور اس کی جماعت افر ہے ان سے ہر قسم کے تعلقات مثل شادی بیاہ وغیرہ رکھنا حرام ہے۔ جو لوگ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہوئے اس کی جماعت میں داخل ہیں وہ بھی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر وہ ایمان کی خیر چاہتے ہیں تو فوراً اس سے الگ ہو جائیں۔ بقولہ تعالیٰ 'ولا تُرکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار۔ محمد یونس دہلوی ناظم تعلیمات مدرسہ مفتی۔

۳۲۔ میرے نزدیک منکر حدیث بھی ویسا ہی کافر ہے جیسا کہ منکر قرآن من فرق بین کتاب اللہ وحدیث رسولہ فہو کافر مضل مبین ہذا مالدی، واللہ اعلم۔ راقم الحروف عبد الجبار مدرس وخطیب موتی مسجد۔

۳۳۔ جواب مذکور بلا ریب صحیح ہے، پرویز اور اس کے ہم خیال یقیناً دایرہ اسلام سے خارج ہیں۔ (احقر عزیز الرحمن غنی عنہ مدرس)

### مدرسہ دارالسلام

۳۴۔ الجواب بعون الوہاب۔ قرآن وحدیث دونوں آپس میں لازم ملزوم ہیں دونوں پر ایمان لانا واجب ہے ان میں سے ایک کا منکر بھی کافر ہے۔ پرویز صاحب اکثر صحیحین کی احادیث کی توہین وتحقیر کرتے رہتے ہیں۔ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا ارشاد ہے ومن یہون امرہا فہو ضال مبتدع ومتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم الخ۔ حررہ العاجز ابو محمد عبدالسار غفرلہ الغفار، مہتمم وخطیب مسجد محمدی

۳۵۔ الجواب صحیح۔ احقر عبدالغفار سلفی۔ نائب مفتی مدرسہ

۳۶۔ منکرین حدیث دراصل منکرین قرآن ہیں اس طور پر ان کا کفر ہر اہو جاتا ہے۔ حضرت مولانا ولی حسن صاحب کے جواب سے پورا اتفاق کرتا ہوں۔ عبدالحق رحمانی عفا اللہ عنہ، خطیب مسجد سحر، ماری پور

### علماء بریلوی

۳۷۔ محمد عبدالحامد القادری

۳۸۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ پرویزی فتنہ اس وقت عظیم فتنہ ہے۔ عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا اس وقت علماء کرام نے اس فتنہ کو خاک میں ملادیا، اب پرویز نے پھر اس فتنہ کو پھیلادیا، اس کے خبیث عقائد کا استنباط جو پیش کیا گیا ہے ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام سے اس کا کوئی علاقہ نہیں مسلمان اس سے دور رہیں۔ حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ السلام نے پہلے ہی خبر دے دی ہے۔ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے اللہ کے حبیب فرماتے ہیں کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ ایک شخص اپنے تخت پر بیٹھا میری حدیث کا انکار کر رہا ہے، اس حدیث میں یہ بھی ارشاد ہوا کہ ان سے دور رہو۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس فتنہ سے بچائے۔

کتبہ العبد المعتمد بذیل النبی الامی، عمر البیغمی۔

۳۹۔ احقر نے (علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے) دیکھا، مفتی محمد شفیع صاحب نے انکار حدیث بھی کیا ہے اور آیات بیانات میں تلخیص سے بھی کام لیا ہے تو زمر و زکر اپنے مفاد کے موافق قرآن کریم کے مضمون صحیح کو غلط جامہ پہنا کر پیش کیا ہے، جس سے ان کے کفر میں کلام نہیں ہو سکتا مذہب اہل سنت کے نزدیک وہ کافر بلکہ کافر گر ہیں لقولہ تعالیٰ 'ما اتکم الرسول فخذوہ وما نہکم عنہ فانتهوا، جو چیز ہمارے رسول (ﷺ) دیں اس پر قائم دوام ہو جاؤ اور جس چیز سے منع فرمادیں اس سے رک جاؤ اس آیت شریفہ میں مولانا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کا منصب عالی بیان فرمادیا کہ وہ قانون الہی میں مختار من جانب اللہ ہیں ان کا حکم اللہ ہی احکم ہے، دوسری جگہ فرمایا ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ جس نے میرے رسول کی اطاعت کی اس نے میری ہی اطاعت کی ہے۔ تیسری جگہ ارشاد فرمایا وما یطع عن اللہ عن الہوی ان ہوا لاجی یوچی ہمارے حبیب اپنی جانب سے کوئی بھی کلام نہیں فرماتے، جو فرماتے ہیں وہ میرا ہی کلام ہوتا ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ قرآن کے علاوہ بھی حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اسی کو اہل علم حدیث کہتے ہیں، جو شخص قرآن اور حدیث کا انکار کرے وہ قرآن کریم کی رو سے کافر ہے لقولہ تعالیٰ 'افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض۔ کیا تم بعض قرآن کو مانتے

ہوا اور بعض سے انکار کرتے ہو۔ بہر حال پرویز محف بھی ہے، مفتن بھی ہے، مخرب دین متین بھی ہے، مجدد دین شیطانی بھی ہے۔ مرتد بھی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ان کے فتنے سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

محمد مظفر احمد غفرلہ دارالافتاء والقضاء، فریروڈ، کراچی

۴۰۔ ایسے عقائد رکھنے والا یقیناً دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔

بقلم قاضی زین العابدین غفرلہ اللہ، مدرس مدرسہ مظہریہ جامع مسجد آرام باغ۔

۴۱۔ پرویزی فتنے نے جو دراصل ارتداد کا علمبردار ہے، دینداروں کے جذبات مذہبی میں جس قدر ٹھیس لگائی ہے اور شیرازہ اتحاد اسلامی کو منتشر کیا ہے اہل دانش و بینش سے پوشیدہ نہیں اس کا انسداد فرض اولیں ہے اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اس سے مامون و محفوظ رکھے۔  
محمد عبدالسلام قادری غفرلہ صدر انجمن امانت الاسلام کراچی۔

### علماء شیعہ امامیہ

۴۲۔ پرویز صاحب کے جن عقائد کو نقل کیا گیا ہے وہ اسلام کے منافی ہیں اور اس قسم کے عقاید رکھنے والا قطعاً خارج از اسلام ہے۔

سید محمد رضی آل نجم العلماء، بانی و مستقل صدر کل پاکستان جینی انجیکشنل سوسائٹی، کراچی۔

۴۳۔ باسمہ سبحانہ و تعالیٰ۔ محترم پرویز کے بعض حیرت انگیز اقتباسات مجھے سنائے گئے جو کجراہ پر دیوبند زنجیر ہونے کے ساتھ بڑے شد و مد سے گمراہ کن بھی ہیں، اسلامی نظریات و مسلمات کے مخالف ہونے کی وجہ سے مجبوراً اس مجموعہ کو غیر اسلامی تسلیم کرنا پڑتا ہے۔ نیز ماننا پڑتا ہے کہ مقدس اسلام سے محترم کو دور کی بھی نسبت نہیں رہی، اگر اس طرح کی کوئی ایک بات بھی کسی کلمہ گو کی زبان سے نکلے تو اس کے کفر کے ثبوت کے لئے کافی ہے چہ جائیکہ محترم پرویز کے یہاں ایسی باتوں کا انبار موجود ہے۔ اللہم ارزقنا توفیق الطاعة وبعد المعصية۔

ناچیز محمد تقی (مجتہد)

۴۴۔ باسمہ سبحانہ پرویز صاحب کے عقائد جو وقتاً فوقتاً معلوم ہوتے رہتے ہیں ان سے اسلام کا کوئی تعلق نہیں، ایسا انسان یقیناً خارج از اسلام ہے اور کفر و ارتداد کا مرتکب ہے۔

احقر سید انیس الحسنین ممتاز الافاضل وغیرہ لکھنؤ کچر رشعیہ دینیات جناح کالج، ناظم آباد، کراچی، و بانی رضویہ کالونی کراچی، مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۶۲ء

۴۵۔ غلام احمد پرویز کے عقائد جہاں تک مجھے معلوم ہوئے اسلامی عقائد کے قطعاً خلاف ہیں، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اسلامی آڑ میں کوئی نیا دین دنیا میں رائج کرنا چاہتا ہے ایسا شخص قطعاً دائرۃ اسلام سے خارج ہے۔  
سید ظفر حسن صدر جامعہ امامیہ کراچی

۴۶۔ باسمہ سبحانہ، لقد اصاب المصیب

احقر الوری سید شیر علی بخاری، مدرس جامعہ امامیہ کراچی۔

### بقیہ علماء کراچی

۴۷۔ عبدالجبار خطیب لال مسجد، بمبئی بازار کراچی

۴۸۔ فقیر اسد القادری، کان اللہ لہ، نیوٹاؤن کراچی۔

۴۹۔ محمد شعیب برمی مسجد کراچی۔

۵۰۔ عبدالقیوم قادری، قادری مسجد، کراچی۔

۵۱۔ عبدالمتقن عرفی عنہ، صدیقی مسجد، بمبئی بازار کراچی۔

۵۲۔ محمد عبدالحلیم چشتی (فاضل دیوبند)

۵۳۔ محمد سلیم الدین ششی (فاضل مدرسہ لطیفہ علیگڑھ)

### توقیعات علماء سندھ



## سجاول ضلع ٹھٹھہ

- ۵۴۔ نور محمد غفرلہ ولوالہ دینی مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ٹھٹھہ۔  
 ۵۵۔ محمد یعقوب سابق مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول  
 ۵۶۔ نور محمد، مہتمم و صدر مدرس، مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔  
 ۵۷۔ عبداللہ، مدرس مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔  
 ۵۸۔ انی مع الصالحین، حاجی عبداللہ ممبر ناؤن کمیٹی سجاول۔  
 ۵۹۔ محمود، مدرس و خطیب جامع مسجد سجاول۔  
 ۶۰۔ عبدالغفور ناظم اعلیٰ، نظام العلماء سجاول۔  
 ۶۱۔ محمد عمر سجاول۔  
 ۶۲۔ محمد قاسم سجاول۔  
 ۶۳۔ محمد عثمان عربی ٹیچر ہائی اسکول، سجاول  
 ۶۴۔ حکیم عبدالاحد عثمانی ناظم مدرسہ دارالفیوض الہاشمیہ سجاول۔

## دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار

- ۶۵۔ احتشام الحق تھانوی (مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار سندھ)  
 ۶۶۔ الجواب صحیح کنت ادخل غلام احمد پرویز فی فرقة الخوارج اولا مثلهم ولكنه جاوز الحد وارتكب الاحاد والزندقة جهارا الفرقة الباطنية الملحدة فلا شك في كفره وزندقة والحاده فالث يهديه ويصلح باله۔ ظفر احمد عثمانی عفاء اللہ عنہ، شیخ الحدیث با دارالعلوم اسلامیہ بہار والہ یار سندھ  
 ۶۷۔ ما احسن ما اجاب وجاد الجواب صحیح بلا مریۃ وهد الرجل کافر ملحد بالامریۃ۔ محمد وجیبہ (خادم دارالافتاء والتدریس بدارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار)  
 ۶۸۔ جو عبارات مستفتی نے غلام احمد پرویز کے مسلک کی نقل کی ہیں بلاشبہ قرآن، حدیث اجماع امت کے خلاف دین کی کھلی ہوئی تحریف ہے لہذا اس شخص کے کافر، زندیق، مرتد اور ملحد ہونے میں کوئی شبہ از فوئے دین اسلام نہیں۔ محمد جشید علی عفی عنہ مدرس دارالعلوم ٹنڈوالہ یار سندھ۔  
 ۶۹۔ الحبيب مصیب۔ عبدالرحمن فرید پوری خادم دارالعلوم ٹنڈوالہ یار۔  
 ۷۰۔ الجواب صواب: وكفر من العتيد تلك المعتقدات صريح واللہ اعلم وعلمہ اتم واکمل۔  
 محمد لطافت الرحمن کان اللہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار  
 ۷۱۔ الجواب صحیح، مطلوب الرحمن عفا عنہ الرحمن۔  
 ۷۲۔ الجواب صحیح: استفتاء میں مندرجہ عبارت اور عقائد باطل اور شریعت اسلامی کی صریح تحریف و توہین اور استہزاء ہے، ان کا مصنف، اس کے قابعین اور اشاعت کنندگان دائرہ اسلام میں رہنے کے لئے اہل نہیں اور نہ اس کے مسلمان رہنے اور ان سے اسلامی تعلقات رکھنے کے لئے کوئی وجہ باقی ہے بلکہ ملت اسلامیہ پر فرض عائد ہوتا ہے کہ دین اسلام کے ساتھ اس قسم کا اشتغال انگیز استہزاء اور توہین کرنے والے کو واقعی سزا دے اور اس قسم کے لڑچکر کی اشاعت ممنوع قرار دی جائے اور موجودہ اشاک ضبط کر کے ضائع کر دیا جائے۔ وہو الموفق۔

محمد محبوب الہی عفی عنہ، مدرس دارالعلوم اسلامیہ، ٹنڈوالہ یار

۷۳۔ احقر محمد عبدالملک الکا ندھولی غفر اللہ لہ خادم الحدیث دارالعلوم اسلامیہ ٹنڈوالہ یار۔

## علماء شکار پور

۷۴۔ مسٹر پرویز کے طلوع اسلام اور خطوط بنام سلیم قرآنی فیصلے وغیرہ کے مطالعہ سے واضح ہے کہ ان کتاب میں جمیع ارکان اسلام و جملہ شعائر دین کی تبدیل و تحریف کی گئی ہے، جس کی بناء پر وہ عین جس کے داعی حضرت رسول کریم ﷺ ہیں باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ کتب میں مارکس ولینن کی کمیونزم کے قریب قریب ایک تخیلاتی نظریہ کو دخل و فریب سے (دلائل و براہین سے نہیں) اسلام کا نام پہنا کر کمیونزم کی خوب خدمت کی گئی ہے بنا بریں مسٹر پرویز کے دجال و کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ حررہ الفقیر الی اللہ الجلیل محمد اسلمیل العودی الشکار پوری عفی عنہ۔

۷۵۔ محمد فصل اللہ۔ شکار پوری

۷۶۔ الہی بخش اعوان۔ شکار پوری

۷۷۔ فصل آجش سرہندی۔ شکار پوری

۷۸۔ لطف اللہ، شکار پوری

۷۹۔ ثار احمد، شکار پوری

### مدرسہ عربیہ جامع ہاشمیہ قصبہ نور محمد شجر اعر، شکار پوری

ہم سب دستخط کنندگان ذیل آپ کے جوابات سے متفق اور مصدق ہیں جن سے مسٹر پرویز پر کفر ثابت کیا گیا ہے۔

۸۰۔ عبداللہ صدر مدرس مدرسہ ہاشمیہ

۸۱۔ سید عابد شاہ خطیب جامع مسجد، مدرسہ ہاشمیہ

۸۲۔ گل محمد ثانی، مدرس مدرسہ ہاشمیہ

### ضلع سکھر

۸۳۔ محمد انور بن مولانا شبیر محمد مہتمم انوار العلوم ضلع سکھر

### مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ

۸۴۔ مسٹر پرویز کی جو عبارات رسالہ ”پرویز کا خط اور اس کا جواب“ میں درج ہیں جس کو دیکھ کر ایک مسلمان یہی کہے گا کہ یہ شخص روسی اشتراکیت کا داعی اور وظیفہ خوار ہے اور اسلامی بنیادی اصول کا محرف۔ تکفیر اس وقت ہوتی ہے جب کوئی شخص ضروریات دین کا منکر یا موصول بتاویل باطل ہو اور پرویز میں یہ دونوں باتیں موجود ہیں، منکر بھی ہے اور محرف و موصول بھی۔ احقر الانام عبداللہ غفرلہ ہزاروی دیوبندی نقشبندی، صدر مدرس و شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ دار القرآن میٹھر ضلع دادو سندھ۔

### مدرسہ عربیہ دار العلوم اسلامیہ

### اشاعت القرآن ڈگری شہر ضلع تھر پارکر

۸۵۔ مسٹر پرویز اپنی تحریر کردہ معتقدات کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج اور مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں اور علماء ہندو پاک کا متفقہ فتویٰ کفر بجا بر موقعہ اور بر محل ہے، ہم فتویٰ مذکور کی رو سے اور اپنے مطالعہ کی بنا پر مسٹر پرویز کے کفر پر تصدیقی دستخط کر رہے ہیں۔ ہماری دلی دعا ہے کہ رب العزت ہر مسلمان کے ظاہر و باطن، تحریر، تقریر کو خدا کے پیغمبر کے تابع بنائے اور اس کو شعل راہ سمجھیں۔

۸۶۔ الجواب صحیح، حافظ محمد شفیع غفرلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۷۔ الجواب صحیح۔ عبدالرؤف عفی عنہ صدر مدرس دار العلوم اسلامیہ ڈگری۔

۸۸۔ محمد اکرام الحق اختر عفا اللہ عنہ مفتی دار العلوم ہذا۔

۸۹۔ محمد یعقوب عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ ہذا۔

۹۰۔ حافظ غلام غوث مدرس مدرسہ ہذا۔

## توقیعات علماء بھاولپور

- ۹۱۔ محمد صادق (مفتی و سابق ناظم امور مذہبی ریاست بھاولپور)  
 ۹۲۔ محمد ناظم ندوی (شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ بھاولپور)  
 ۹۳۔ غلام مصطفیٰ عینی عنہ (مبلغ ختم نبوت بھاولپور)  
 ۹۴۔ عبداللہ درخواسی (امیر جمعیۃ علماء اسلام)  
 ۹۵۔ عبید اللہ (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)  
 ۹۶۔ فاروق احمد (سابق شیخ الجامعہ، جامعہ عباسیہ)

## علماء احمد پور شرقیہ

- مذکورہ بلاشواہد ناقابل انکار حقائق ہیں جن میں مسٹر پرویز اور اس کے ہمواؤں کے لئے کسی کمزور سے کمزور تاویل کی بھی گنجائش نہیں ہے، ان معتقدات باطلہ اور مرغومات فاسدہ کی بنا پر مسٹر پرویز دائرہ اسلام سے خارج اور کافر ہو چکے ہیں اور جو شخص ان عقاید میں مسٹر پرویز کی موافقت کرے گا اس کا بھی بی حکم ہوگا۔ اعاذنا اللہ من الکفر و الضلال۔ فقط تاریخ ۱۹۸۲ء مطابق ۹ جون ۱۹۶۲ء
- ۹۷۔ مفتی واحد بخش عینی عنہ خطیب جامع مسجد احمد پور شرقیہ  
 ۹۸۔ نذیر احمد خطیب مسجد قبہ والی احمد پور شرقیہ  
 ۹۹۔ عبدالرزاق خطیب مسجد اقصیٰ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۰۔ الہی بخش مدرس عربی گورنمنٹ ہائی اسکول احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۱۔ محمد صادق عینی اللہ عنہ خطیب مسجد محمد یعقوب خاں احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۲۔ محمد ابراہیم خطیب جامع الہدیٰ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۳۔ محمد موسیٰ خطیب مسجد چوتراہ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۴۔ سید گل حسن عفا اللہ عنہ خطیب مسجد سید غوث شاہ صاحب۔ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۵۔ سید غلام مرتضیٰ شاہ صاحب خطیب مسجد کثرہ احمد خاں احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۶۔ غلام احمد خطیب مسجد عباسیہ احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۷۔ محمد صادق صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۸۔ عبدالعزیز دوم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۰۹۔ محمد عبداللہ عینی عنہ صدر مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۰۔ عبدالعزیز عینی اللہ عنہ، مدرسہ مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۱۔ عبدالرحیم مدرس مدرسہ عربیہ فاضل احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۲۔ فتح الرحمن خطیب مسجد اسٹیشن ڈیرہ نواب صاحب احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۳۔ عبدالعلیم امام مسجد عمر احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۴۔ خدا بخش عینی عنہ مسجد اسکول والی احمد پور شرقیہ  
 ۱۱۵۔ سعید احمد بیگ خطیب مسجد بہادر شاہ احمد پور شرقیہ
- نوٹ: فہرست ہدائیں دیوبندی، بریلوی، الہمدیثیتوں کا تب فکر کے علماء شامل ہیں۔

## مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بھاولنگر

مسٹر غلام احمد پرویز نے اسلام کے بنیاد متفقہ اور مسلمہ اصول کو جو متواتر اور قطعی ہیں محض اپنی ذاتی رائے سے ٹھکرا کر ایسی جدید تصویر میں تبدیل کر دیا ہے جس کا ماننا قرآن کریم اور احادیث نبویہ علی صاحبہا التحیتہ والتسلیم کی تکذیب کے ہم پلہ ہے لہذا ہم ان کے غیر مشتبہ الفاظ کو جو نظریہ اطاعت رسول، منصب رسالت، مصداق ملائکہ و شیاطین میں لکھے ہوئے ہیں، خلاف عقاید اسلامیہ کفریہ عقائد کہتے ہوئے قائل کو حسب ارشاد خداوندی: **مَنْ لَمْ يَحْكَمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ** ”کافر“ کہتے ہیں۔

- ۱۱۶۔ حررہ حامد الشرع بد القدر عفا اللہ عنہ من المدرسۃ العربیۃ قاسم العلوم فقیر والی۔
- ۱۱۷۔ الجواب صحیح: عبد الواحد ثاقب مدرس مدرسہ ہذا۔
- ۱۱۸۔ بے شک ہمارے نزدیک پرویز اُس فتویٰ کفر کا مستحق ہے جو ہمارے علماء کرام کثر اللہ مثلہم نے دیا ہے۔ فصل احمد عفا اللہ عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔
- ۱۱۹۔ صدق مکتب عبداللطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- ۱۲۰۔ الحبیب مصیب، محمد قمر الدین صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- ۱۲۱۔ الجواب صحیح: محمد قاسم قاسمی مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- ۱۲۲۔ الجواب صحیح، مہر محمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔
- ۱۲۳۔ الجواب صحیح: احقر محمد اسلم شاکر۔
- ۱۲۴۔ الجواب صحیح: احقر بشیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی۔

## مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن

### ڈونگا بونگا۔ بھاولپور ڈویژن

- ۱۲۵۔ علماء حق نے پرویز پر کفر کا فتویٰ لگا کر امت کو ایک بڑے خطرہ سے بچایا ہے۔ میں تائید کرتا ہوں کہ علماء اس فتویٰ دینے میں حق بجانب ہیں۔
- حررہ فقیر محمد سعید کان اللہ، بانی مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن (رجسٹرڈ) صدر عید گاہ ڈونگا بونگا ضلع بھاولنگر۔

### توقیعات علماء پنجاب ملتان

- ۱۲۶۔ شمس الحق افغانی، صدر وفاق المدارس العربیہ مغربی پاکستان۔
- ۱۲۷۔ عبداللہ غفرلہ مفتی خیر المدارس ملتان۔
- ۱۲۸۔ خیر محمد مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان۔
- ۱۲۹۔ محمد علی جالندھری، ناظم مجلس ختم نبوت پاکستان۔ ملتان۔
- ۱۳۰۔ غلام قادر مہتمم مدرسہ فاوریہ ملتان۔
- ۱۳۱۔ محمود عفا اللہ عنہ مفتی و شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر۔
- ۱۳۲۔ احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ۔ ملتان۔
- ۱۳۳۔ عبدالرحمن ناظم مدرسہ اسلامیہ غوثیہ ملتان۔
- ۱۳۴۔ محمد عبدالقادر قاسمی غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم۔
- ۱۳۵۔ عبدالرحیم مہتمم مدرسہ عربیہ محمدیہ قصبہ موٹل ملتان تحصیل۔

## دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان

ایسا شخص (مثلاً غلام احمد پرویز) جو محرف دین متین ہے اور تبع غیر سبیل المؤمنین ہے جس کے کفر پر علماء حق کا اتفاق ہے یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہے اور اس کے

ساتھ اسلامی تعلقات رکھنا ناجائز ہے۔

- ۱۳۶۔ محمد عبدالحق عفی عنہ (مہتمم و شیخ الحدیث دارالعلوم و سابق استاد دارالعلوم دیوبند)
- ۱۳۷۔ علی محمد عفی عنہ مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان۔
- ۱۳۸۔ عبد المجید مدرس دارالعلوم عید گاہ کبیر والا۔
- ۱۳۹۔ الجواب صحیح: محمد سرور عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔
- ۱۴۰۔ الجواب صحیح: ظہور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔
- ۱۴۱۔ الجواب صحیح: محمد منظور الحق عفی عنہ مدرس دارالعلوم کبیر والا۔

### خانیوال

- ۱۴۲۔ دوست محمد غفرلہ، مہتمم مدرسہ جامعہ مدینہ ریلوے شیڈ خانیوال۔

### منٹگمری

- ۱۴۳۔ فاضل رشیدی جالندھری منٹگمری۔
- ۱۴۴۔ عبداللہ رائے پوری مدرسہ رشیدیہ منٹگمری۔

### جھنگ

- ۱۴۵۔ الجواب صحیح: سید صادق حسین غفرلہ۔
- مہتمم مدرسہ العلوم الشرعیہ و خطیب جامع مسجد غلہ منڈی صدر۔ جھنگ
- ۱۴۶۔ محمد عبدالحلیم غفرلہ، جامعہ رحیمیہ جھنگ۔ (صدر خطیب جامع مسجد ممبر جمہوریہ جھنگ)

### چنیوٹ

- ۱۴۷۔ منظور احمد۔ صدر مدرس جامعہ عربیہ چنیوٹ۔

### اوکاڑہ

- ۱۴۸۔ دوست محمد مدرس مدرسہ خفیہ الوزیہ اوکاڑہ

### میانوالی

- ۱۴۹۔ محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام میانوالی۔

### لاہور

- ۱۵۰۔ ما کتبہ فی الجواب مولانا البنوری هو الحق والحق أحق ان یتبع، وما قالہ غلام احمد پرویز کلہ باطل و کفر۔ احمد علی عفی عنہ لاہور۔

- ۱۵۱۔ من شک فیہ فقد کفر۔ فقط

غلام غوث، ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان لاہور۔ علماء مدرسہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن۔ لاہور

- ۱۵۲۔ الجواب حق و صواب و نعم الجواب۔ ملحد مذکور کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے بالکل حق اور درست ہے، ملحد مذکور تمام یہود و نصاریٰ سے تحریف الکل عن مواضعہ میں سبقت لے گیا ہے اور فتوے میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اس سے کہیں زیادہ کا مستحق ہے۔ والسلام
- محمد ادریس۔ کان اللہ لہ۔ شیخ التفسیر والحديث جامعہ اشرفیہ



- ۱۵۳۔ والسلام علی من اتبع الهدی و نار الله الموقدة علی من اتبع الهوی محمد رسول خان۔ (محدث و مفسر جامعہ اشرفیہ)۔
- ۱۵۴۔ الحبيب مصیب۔ غلام مصطفیٰ۔ کان اللہ لہ۔ مدرس
- ۱۵۵۔ الجواب صحیح: نور محمد غفرلہ مدرس۔

### علماء مدرسہ جامعہ مدینہ نیلا گنبد لاہور

- ۱۵۶۔ حامد عفی عنہ امیر انجمن جامعہ مدینہ۔
- ۱۵۷۔ سید میرک شاہ اندرابی۔ شیخ الحدیث۔
- ۱۵۸۔ محمد ضیاء الحق کان اللہ لہ، مدرس
- ۱۵۹۔ للہ در المجیب حیث اجاد فیما اجاب۔ احقر بدار الاسلام عفی عنہ مدرس۔
- ۱۶۰۔ فاضل مجیب نے جو کچھ لکھا ہے صحیح ہے۔ فللہ درہ کریم اللہ غفرلہ مدرس۔
- ۱۶۱۔ الحبيب مصیب احقر محمد اجل عفی عنہ۔ خطیب جامعہ رحمانیہ قلعہ گوجرانگہ۔
- ۱۶۲۔ الجواب صحیح: محمد عبدالکریم قاسمی۔
- (خطیب جامع گلبرگ و نائب ناظم مدرسہ عربیہ خفیہ بھاو پور ہاؤس۔ لاہور)
- ۱۶۳۔ فتنہ پرویزیت کے استیصال کے لئے حضرات علماء کرام کی جدوجہد از بس ضروری ہے۔ انکار حدیث کے سلسلہ میں یہ ایک بہت بڑا فتنہ ہے۔ اس فتنہ کا مقابلہ حضرات علماء نے اول فرصت میں کرنا ہے۔ المجیب مصیب فیما قال۔ حررہ محمد علی خطیب سنہری مسجد لاہور۔

### علماء حضرات الحمدیث لاہور

- ۱۶۴۔ مذکورہ بالا جوابات سب صحیح ہیں۔ میں ان سے پورا متفق ہوں۔
- (عبداللہ امرتسری روپری، مفتی)
- ۱۶۵۔ حافظ عبدالقادر روپڑی، مالک اخبار تنظیم اہل حدیث لاہور۔
- ۱۶۶۔ فاضل مجیب نے پرویز کے جن عبارات اور عقاید کا ذکر کیا ہے اور جس طرح اس نے اسلام کے سیزدہ سالہ معتقدات اور مسلمات کی تحریف و تاویل اور ساتھ ساتھ کیا ہے میرے نزدیک یہ فتنہ باطنیہ اور قرامطہ سے کم نہیں اس نے خود اپنے لئے کوئی وجہ جواز باقی نہیں رکھی کہ وہ دائرہ اسلام میں رہ سکے۔ فاضل مجیب نے للہ درہ جو کچھ اس کے لئے حکم لکھا ہے وہ صحیح ہے اور مجھے اس سے اتفاق ہے فقط۔
- (سید محمد داؤد غزنوی صدر مرکزی جمعیت الحمدیث مغربی پاکستان)

### حضرات علم شیعہ لاہور

- ۱۶۷۔ باسمہ عرشانہ۔ جو عقائد غلام احمد پرویز کے بیان کئے گئے ہیں وہ روح اسلامی کے منافی ہیں۔ ایسے معتقدات اسلام کے قطعاً خلاف ہیں اور ایسے عقائد کا حامل اسلام سے کوئی واسطہ نہیں رکھتا۔
- (جعفر حسین مفتی)
- ۱۶۸۔ باسمہ سبحانہ۔ بعض اقتباسات میں نے سننے سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ پرویز اور دیگر اس قسم کے عقاید رکھنے والے حضرات یقیناً دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔
- (سید صدر حسین نجفی مدرس جامع المنظر، لاہور)
- ۱۶۹۔ باسمہ تعالیٰ۔ مذکورہ بالا اقتباسات کو میں نے دیکھا جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے عقاید بیان کئے گئے ہیں یہ خلاف مذہب اسلام ہیں اور میرے نزدیک ایسا شخص ملحد و بے دین ہے اور خارج از اسلام ہے فقط۔
- (فدا حسین نجفی پرنسپل جامعہ امامیہ۔ لاہور)

☆☆☆☆☆

- ۱۷۰۔ محمد بہاؤ الحق قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور۔

- ۱۷۱۔ سید محی الدین شارق خطیب جامع مسجد نور، نسبت روڈ۔
- ۱۷۲۔ سید محمد ضیاء الدین نقشبندی خطیب میرانی ہوہ، لاہور۔
- ۱۷۳۔ منظور احمد خطیب مزنگ۔
- ۱۷۴۔ جواب باصواب ہے محمد الیاس غفرلہ خطیب جامع مسجد تبولیان لوہاری منڈی۔
- ۱۷۵۔ شفاعت احمد عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد قاسمی فیض باغ، لاہور۔
- ۱۷۶۔ امین الحق عفی عنہ۔ خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔
- ۱۷۷۔ محمد ابراہیم خطیب جامع مسجد نئی انارکلی لاہور۔
- ۱۷۸۔ حسن شاہ خطیب جامع مسجد بانا پور کمپنی، لاہور۔
- ۱۷۹۔ جواب باصواب ہے محمد حسین خطیب دفتر پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔
- ۱۸۰۔ احقر عبید اللہ انور مدد بیہفت روزہ خدام الدین لاہور۔

### جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور

- ۱۸۱۔ ابوالحسن محمد عبدالحمید قاسمی مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۲۔ ابوسعید محمد عبدالعلیم قاسمی نائب مہتمم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۳۔ ابو محمد عبدالرحیم قاسمی ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۴۔ محمد عبدالکریم قاسمی نائب ناظم جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۵۔ عبدالرؤف کمال پوری صدر مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۶۔ عبدالملک لاہوری، مدرس جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔
- ۱۸۷۔ حافظ حسین احمد معین المدرسین جامعہ حنفیہ ٹمپل روڈ، لاہور۔

### علماء قصور

غلام احمد پرویز کا کفر اظہار من الشمس ہے، اس میں اب کوئی مزید گفتگو کرنا تحصیل حاصل ہے..... اس طرف کے تمام علماء آپ کے ساتھ ہیں سر دست یہ حضرات قابل ذکر ہیں۔

- ۱۸۸۔ مولانا عبدالعزیز صاحب نقشبندی مرتضائی۔
- ۱۸۹۔ مولانا بشیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ نقشبندیہ قصور۔
- ۱۹۰۔ مولانا نذر احمد صاحب نقشبندی۔
- ۱۹۱۔ مولانا سید طالب حسین صاحب خطیب موضع میانوالہ تحصیل قصور۔
- ۱۹۲۔ مولانا محمد طفیل صاحب۔
- ۱۹۳۔ مولانا علم دین صاحب۔
- ۱۹۴۔ مولانا عبدالرسول صاحب۔
- ۱۹۵۔ مولانا پیر سید حیدر حسین شاہ صاحب۔
- ۱۹۶۔ مولانا سید اختر حسین شاہ صاحب۔
- ۱۹۷۔ (مولانا غلام رسول صاحب گوہر قصوری کے ایک خط سے ماخوذ)

## علماء گوجرانوالہ

- ۱۹۸۔ محمد چراغ صدر مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔
- ۱۹۹۔ فضل کریم مولوی فاضل، فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد محلہ رتیناوالہ۔
- ۲۰۰۔ محمد موسیٰ فاضل مدرسہ عالیہ فتح پوری دہلی صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ۔
- ۲۰۱۔ پرویز کے الحاد میس شک کی گنجائش ہیں نہیں۔ احقر محمد سراج  
(فاضل عربی خطیب جامع مسجد بی بلاک گوجرانوالہ)
- ۲۰۲۔ پرویز کافر ہونے کے علاوہ صحیح فہم انسان بھی نہیں معلوم ہوتا۔  
(امان اللہ خاں عفی عنہ صدر مدرس دارالعلوم رحمانیہ شیخوپورہ گیٹ گوجرانوالہ)
- ۲۰۳۔ احقر شمس الدین ناظم جامعہ صدیقیہ چوک قاصینا نوالہ گوجرانوالہ۔
- ۲۰۴۔ معتمد علماء جو فیصلہ دے چکے ہیں مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے۔ احقر العباد عبد القیوم  
مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ)
- ۲۰۵۔ پرویز اسلام کا سب سے بڑا دشمن ہے۔ عبد الواحد (خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ)
- ۲۰۶۔ مسٹر غلام احمد پرویز کے کفر کے بارے میں ذرہ بھر تامل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ جس طرح اس نے اسلام کی بنیادیں کھوکھلی کیں ہیں اور مزید کرنے کا ارادہ ہے وہ کسی باہوش مسلمان سے مخفی ہیں ہے غرض یہ کہ اس کا کافر و مرتد ہونا ایک قطعی بات ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔  
(احقر ابوالزاہد محمد سرفراز مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ ۱۵ صفر ۱۴۸۲ء، ۱۸ جولائی ۱۹۶۲ء)
- ۲۰۷۔ صحیح حدیث کا منکر قرآن کا منکر ہے اور قرآن کریم کا منکر کافر ہے لہذا جو فتویٰ منکر حدیث پرویز پر لگایا گیا ہے اس سے مجھے بالکل اتفاق ہے۔  
(خلیل الرحمن بقلم خود عفی عنہ مدرس مدرسہ حنفیہ گوجرانوالہ)
- ۲۰۸۔ نذیر احمد مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔
- ۲۰۹۔ محمد صالح مدرس مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ۔
- ۲۱۰۔ الجواب حق وما ذا بعد الحق الا الصلال، العبد ممتاز احمد تھانوی عفی عنہ  
(مدرس و خادم دارالافتاء، مدرسہ عربیہ جامع مسجد گجرات)
- ۲۱۱۔ ولی اللہ بقلم خود (استاذ الاساتذہ) گجرات۔
- ۲۱۲۔ عبد الحمید بقلم خود (فاضل دہلوی) ضلع گجرات۔
- ۲۱۳۔ الجواب صحیح، محمد نذیر اللہ خاں جامع مسجد حیات النبی نزادہ لاریان گجرات۔

## لاٹل پور

- ۲۱۴۔ عبد الحمید مہتمم مدرسہ ام المدارس گلبرگ ”ای“ لاٹل پور۔
- ۲۱۵۔ عبد العلی مہتمم مدرسہ انوار القرآن لیبر کالونی، لاٹل پور۔
- ۲۱۶۔ دوست محمد خطیب جامع مسجد فاروقیہ پیپلز کالونی، لاٹل پور۔
- ۲۱۷۔ محمد رفیق کشمیری غفرلہ صدر مدرس مفتی دارالعلوم ربانیہ، لاٹل پور۔
- ۲۱۸۔ سیاح الدین کا کاخیل عفی عنہ، صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم لاٹل پور۔
- ۲۱۹۔ بندہ محمد شفیق صدر مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم منڈی ماموں کائنجن، جامع مسجد ضلع لاٹل پور۔

مدرسہ دارالعلوم فیض محمدی خالد آباد لاٹل پور

۲۲۰۔ گذارش ہے کہ پرویزی کفریت کے استیصال میں جو کوشش فرما رہے ہیں، اس سے محض مجھ کو ہی اتفاق نہیں بلکہ مدرسہ مذکور کے جمیع مدرسین بھی متفق ہیں، مزید توثیق کے لئے ان کے دستخط بھی ذیل میں مذکور ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔ عبدالعزیز مہتمم مدرسہ ہذا۔

۲۲۱۔ محمد انور کلیم صدر مدرس۔

۲۲۲۔ عبدالغنی عفی عنہ۔

۲۲۳۔ حافظ تاج محمد۔

۲۲۴۔ نیاز مند بند عبدالستار نیازی۔

۲۲۵۔ حافظ عبدالرحمن بقلم خود۔

۲۲۶۔ میں پرویز کے سلسلہ میں آپ حضرات سے بالکل متفق ہوں۔

شبیر احمد، دارالعلوم فتح دین عبداللہ پور، لائل پور۔

☆☆☆☆☆

۲۲۷۔ منکر حدیث حواہ پرویز ہو یا اور کوئی، کافر ہے، علمائے کرام کی رائے کے مطابق میری بھی رائے ہے۔ خاکسار پرویزی عالمگیر مدرسہ تدریس القرآن والحدیث۔

۲۲۸۔ جو فتویٰ علمائے کریم نے چودہری غلام احمد پرویز کے عقیدہ کے متعلق شائع کیا ہے اس سے میرا اتفاق ہے۔ (احقر العباد اللہ عفی عنہ چک نمبر ۴۲۲، ضلع لائل پور)

۲۲۹۔ عبداللہ خطیب چک مذکور ضلع لائل پور۔

۲۳۰۔ میں پرویز کو کافر سمجھتا ہوں۔ (احقر غلام حسین از چک نمبر ۴۲۲، ضلع لائل پور)

### سرگودھا

۲۳۱۔ جلیل الرحمن، مہیۃ العلوم، سرگودھا۔

۲۳۲۔ الجواب صحیح، محمد عبدالرکیم عفی عنہ مظاہری۔

(خطیب جامع مسجد شاہ پور صدر ضلع سرگودھا، مدرسہ دارالہدی، چوکیہ، ضلع سرگودھا)

۲۳۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز پرفتوی کفر محققین علماء اسلام کی طرف سے جو شائع ہوا ہے بندہ و دیگر خدام مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیہ اس کی صحت کے ساتھ متفق ہیں اور

ضروریات دین کے منکر کو کافر کہتے ہیں۔ (العبد الضعیف قطب الدین، مدرس دارالہدی)

۲۳۴۔ احمد شاہ بخاری بقلم خود مدرس۔

۲۳۵۔ الجواب صحیح غلام رسول بقلم خود مدرس۔

۲۳۶۔ مسٹر پرویز محرف قرآن اور منکر ضروریات دین ہے اس کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، اس کی کتابوں میں بہت سے کفریات میری اپنی نظر سے گزرے ہیں۔

(محمد حسین غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدی چوکیہ، ضلع سرگودھا)

### مدرسہ شہر یہ میانی، ضلع سرگودھا

۲۳۷۔ مسٹر پرویز کے کئی رسالے بندہ کی نظر سے گزرے ہیں، یہ اپنے ہمنام غلام احمد قادیانی سے بھی سبقت لے گیا ہے، یہ صرف زبان سے قرآن اور حدیث کا نام لیتا ہے

ورنہ درپردہ اس نے ضروریات دین کا انکار کر کے صحابہ کرام کے زمانے سے لے کر آج تک تمام سلف صالحین کے مسلک کا انکار کر کے ایک نیا دین بنا رکھا ہے..... یہ منفقہ طور پر

(احقر لاشی محمد سعید، خطیب میانی ضلع سرگودھا)

دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اور مرتد ہے۔

۲۳۸۔ الجواب صحیح، رحمت دین، مدرس مدرسہ شبیر یہ میانی۔

۲۳۹۔ الجواب بالصواب، غلام حیدر۔

### مدرسہ اشرف المدارس، لائل پور

پرویز کے سلسلہ میں جو کچھ جواب لکھا گیا ہے احقر اس سے حرف بحرف متفق ہے۔

۲۴۰۔ الجواب صحیح و حق وما ذا بعد الحق الا الضلال۔  
(کتبہ ننگ اسلاف عبدالعظیم جالندھری)

۲۴۱۔ محمد یحییٰ فاضل دیوبند مہتمم مدرسہ اشرف المدارس

۲۴۲۔ غلام محمد بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۳۔ مہابت خان بقلم خود مدرس مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۴۔ عطاء الرحمن بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

۲۴۵۔ غلام حسین بقلم خود مدرس درجہ قرآن مجید مدرسہ اشرف المدارس۔

### ضلع مظفر گڑھ

۲۴۶۔ ہم علماء امت کا متفقہ فتویٰ تکفیر چودہری غلام احمد پر دیکھا۔ اس فتویٰ سے ہمیں حرف بحرف اتفاق ہے۔ (عبدالحق بقلم خود از ڈیر والہ شمالی ضلع مظفر گڑھ)

۲۴۷۔ محمد عمر عفی عنہ صدر مدرس و مہتمم مدرسہ احیاء العلوم عید گاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۸۔ نظام الدین شاہ مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عید گاہ، مظفر گڑھ۔

۲۴۹۔ محمد صدیق مدرس مدرسہ عربیہ امد العلوم محمود کوٹ شہر۔

۲۵۰۔ غلام یسین، دارالافتاء مدرسہ عربیہ محمود الاسلام خان پور یگانا شہر۔

۲۵۱۔ محمد کلیم اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن خان گڑھ۔

۲۵۲۔ نعم ما قال، سعید احمد غفرلہ، فاضل دارالعلوم دیوبند سکنہ جھگی والہ چتوئی۔

۲۵۳۔ محمد اکرم خطیب و متولی جامع ”دین پناہ“ ضلع مظفر گڑھ۔

۲۵۴۔ احقر بشیر احمد بقلم خود۔

۲۵۵۔ صدر الدین خادم دینی درس گاہ خان گڑھ۔

۲۵۶۔ ابوالحسن خطیب جامع مسجد کوٹ ادو۔

۲۵۷۔ احقر عبدالرحمن خطیب کوٹلہ رحمہ شاہ صاحب۔

۲۵۸۔ غلام نبی (فاضل خیر المدارس) مولوی فاضل ایف اے، سکنہ علاقہ گورمانی مظفر گڑھ

۲۵۹۔ عبدالرحیم عفی عنہ مدرس مدرسہ فیض العلوم علی پور۔

۲۶۰۔ محمد مسعود صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۲۶۱۔ محمود الحسن عفی عنہ خطیب جامع مسجد عید گاہ۔ مظفر گڑھ۔

### جہلم

غلام احمد پرویز مدیر طلوع اسلام پر جو علماء اسلام نے کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمارا اس سے اتفاق ہے اور اس فتویٰ کی حرف بحرف تصدیق کرتے ہیں۔ حضرات علماء نے اپنے فرض منصبی کو صحیح اور بروقت ادا کیا ہے۔

۲۶۲۔ قاضی عبداللطیف غفرلہ و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

۲۶۳۔ محمد شریف عامر بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔

۲۶۴۔ قاضی نصیر احمد بقلم خود مدرس مدرسہ حنفیہ تعلیم السلام جامع مسجد گنبد والی، جہلم۔



علمائے کرام نے منکر حدیث غلام احمد پرویز پر اس کی عبارات کی بنا پر جو کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے ہمیں اس سے پورا پورا اتفاق ہے والسلام۔

۲۶۵۔ احقر مظہر حسین غفرلہ، مہتمم مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

۲۶۶۔ الجواب صحیح، بدر عالم مدرس مدرسہ اظہار الاسلام چکوال ضلع جہلم۔

### سیالکوٹ

۲۶۷۔ الجواب حق لاریب فیہ۔ بشیر احمد خطیب جامع مسجد و ناظم مدرسہ تعلیم القرآن سرور ضلع سیالکوٹ۔

### کیمپلپور

۲۶۸۔ فضل الرحمن کان اللہ ساکن بہبودی۔

۲۶۹۔ مسکین نصیر الدین شیخ الحدیث غور غشتی۔

۲۷۰۔ الجواب صحیح و صواب، بندہ عبد الرحمن غفرلہ۔

(سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور، یوپی)

۲۷۱۔ نور محمد۔ (مہتمم و صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براہہ چپ، ضلع کیمپلپور)

۲۷۲۔ صوفی عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم جامع مسجد ملہوالی براہہ چپ، ضلع کیمپلپور)

راولپنڈی

### دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار

۲۷۳۔ جو اقتباسات صورت سوال میں مندرج ہیں اور بنا بریں جو جواب تحریر کیا گیا ہے صحیح ہے۔ عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار۔

۲۷۴۔ غلام اللہ خان۔ (مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۵۔ محمد انور غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۶۔ احقر اللہ بخش قریشی۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۷۔ الجواب صحیح، وما ذا بعد الحق الا الضلال۔

(احقر محمد یحییٰ خاں مدرسہ دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۸۔ عبدالشکور غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن، راجہ بازار)

۲۷۹۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ مثلاً عدم وجوب اتباع رسول ﷺ۔ دائرہ اسلام سے خارج ہے جو شخص پرویز کے عقائد باطلہ میں

اس کا ہموا ہو یا ان کی تحسین کرے وہ بھی کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

(احقر الانام سید احمد سجاد بخاری فاضل دیوبند و لکھنؤ، مدیر ماہنامہ تعلیم القرآن، دارالعلوم تعلیم القرآن، راولپنڈی)

### دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ درکشانی محلہ

۲۸۰۔ عبدالحنان مہتمم مدرسہ۔

۲۸۱۔ الجواب صحیح، احقر محمد امین کان اللہ لہ، خطیب و مدرس۔

۲۸۲۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔ ولی اللہ قریشی، مدرسہ مدرسہ

☆☆☆☆☆

۲۸۳۔ سید الرحمن خطیب جامعہ اشرفیہ دھوزی روڈ، راولپنڈی صدر۔

۲۸۴۔ احقر عبدالہادی، مدرس تعلیم القرآن۔

۲۸۵۔ فضل الحق بقلم خود خطیب مسجد گنج منڈی، راولپنڈی۔

۲۸۶۔ الجواب حق وماذا بعد الحق الاضلال۔ عبدالستار  
(خطیب جامع مسجد، چوک نیابزار)

۲۸۷۔ محمد عبدالملک مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلہ کرتاپورہ۔

۲۸۸۔ عبدالحکیم خطیب و مہتمم مدرس مدرسہ فرقانیہ مدینہ۔ محلہ کرتاپورہ۔

۲۸۹۔ سنت رسول کریم کو بعد قرآن کریم کا درجہ حاصل ہے، اور اس میں شک کفر والحاد ہے، فالجواب اصح بلا ارتباب۔

۲۹۰۔ محمد عبدالحی سابق صدر جمعیت العلماء راولپنڈی و خطیب جامع مسجد محلہ امام باڑہ۔

۲۹۱۔ مقال المجیب فہو صحیح۔ عبدالہادی مسجد شہان، راولپنڈی۔

### علماء بریلوی

۲۹۲۔ فاضل مجیب نے جو تحقیقات بعد از اقتباسات کی ہیں ان کو مطالعہ کرنے کے بعد ایسے غلط عقیدہ والے شخص کے کفر میں شک نہیں کیا جاسکتا۔ اُمیدوار رحمت ابوالخیر حسین الدین غفرلہ۔

(خطیب مسجد بزی منڈی)

۲۹۳۔ اسلام کتاب اللہ کے بعد کلام رسول (حدیث) کا درجہ ہے۔ انکار حدیث فی الحقیقت انکار کتاب اللہ ہے، حدیث کے بغیر قرآن مجید کا وجود محال ہے۔ قرآن مجید کے معانی صرف حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ اگر حدیث کو چھوڑ دیا جائے تو قرآن کے معانی منقود ہو جائیں گے ہر شخص ہر زمانے میں الفاظ قرآن کے معانی اپنے اپنے خیال کے مطابق کرنے لگے گا۔ ایسی صورت میں قرآن کریم کا عدم وجود برابر ہو کر رہ جائے گا، لہذا حدیث کا ماننا ضروری ہے انکار کفر ہے۔ (محمد اسرار الحق مہتمم و بانی مدرسہ اسرار العلوم حنفیہ، مری روڈ، راولپنڈی)

### علماء اہل حدیث راولپنڈی

۲۹۴۔ ہر دین اور مذہب کے کچھ اصول ہوتے ہیں جن کو مان کر انسان اس مذہب میں رہ سکتا ہے اور اگر ان اصولوں سے منحرف ہو جائے تو وہ اس دین سے خارج ہو جاتا ہے اور خروج کو کفر کہتے ہیں۔ غلام احمد پرویز نے ضروریات دین کا انکار کیا ہے اور اپنی تحریروں میں اس نے اصول دین سے انحراف کیا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس نے سنت کے دین ہونے سے انکار کر کے منکر رسالت ہونے یا ثبوت بہم پہنچایا ہے، اسی طرح ملائکہ، قیامت، جنت اور دوزخ کا بھی وہ انکاری ہے، ان سب چیزوں کے متعلق جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ تاویل نہیں بلکہ تحریفیں ہیں اس لئے غلام احمد پرویز قطعاً خارج از اسلام اس کے کفر میں شبہ کرنے والا یا تو اس کی تحریروں سے ناواقف ہے یا اسی طرح کا کافر۔

(حافظ محمد اسماعیل ذبیح۔ خطیب جامع مسجد اہل حدیث، راولپنڈی شہر۔)

### ہزارہ

۲۹۵۔ امیر سرحدی۔ عقیل ماسمہ، ضلع ہزارہ۔

۲۹۶۔ الجواب صحیح والمخالف فضیح، خودیم الاساتذہ خلیل الرحمن عفا اللہ عنہ  
(مہتمم مفتی) مدرسہ عربیہ احمد المدارس سکندر پور۔ ہری پور

۲۹۷۔ محمد ہمایوں۔ مدرس مدرسہ عربیہ احمد المدارس، سکندر پور، ہری پور۔

۲۹۸۔ عبدالقیوم نائب مفتی ہزارہ و خطیب جامع مسجد چوک۔

۲۹۹۔ الجواب صحیح والمجیب مصیب۔

(محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد الحمدیث، محلہ تیلیاں، ہری پور)

۳۰۰۔ رفیع اللہ فاضل مدرسہ فتح پوری دہلی، ہزارہ۔

## ایبٹ آباد، ہزارہ

- ۳۰۱۔ میرے نزدیک پرویز اسلام سے خارج ہے۔  
(محمد اسحاق مفتی، ہزارہ خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد)  
۳۰۲۔ زاہد الحسنی ٹیچر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ کالج، ایبٹ آباد۔  
۳۰۳۔ شفیق الرحمن خطیب جامع مسجد کمال ایبٹ آباد۔  
۳۰۴۔ قاضی جن پیر خطیب جامع مسجد مرکزی ریلوے اسٹیشن حویلیاں۔  
۳۰۵۔ حافظ فصل الرحمن خطیب جامع مسجد دورنگر، حویلیاں۔

## توقیعات علماء سرحد

### دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک

- ۳۰۶۔ عبدالحق۔ مہتمم دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۰۷۔ عبدالحلیم عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۰۸۔ محمد انصاری عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۰۹۔ محمد علی عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۱۰۔ محمد شفیع اللہ عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۱۱۔ شیر علی شاہ عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۱۲۔ قاری انوار الدین غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔  
۳۱۳۔ سمیع اللہ غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک، ضلع پشاور۔

### جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

- ۳۱۴۔ محمد یوسف کان اللہ۔ مفتی جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۱۵۔ الحبیب مصیب، محمد فہیم۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۱۶۔ محمد فرید غفرلہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۱۷۔ جواب بالکل صحیح ہے۔ عبد القیوم عفی عنہ۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۱۸۔ عبدالاحد۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۱۹۔ فضل محمود۔ مدرس جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک۔  
۳۲۰۔ حبیب نے جواب میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بالکل درست ہے۔  
(قاضی حبیب الرحمن فاضل دیوبند اکوڑہ خٹک)

### پشاور

- ۳۲۱۔ محمد ایوب غفرلہ۔ مہتمم دارالعلوم سرحد پشاور شہر۔  
۳۲۲۔ عبد القیوم پوپلزئی۔ مفتی پشاور شہر۔  
۳۲۳۔ حمید اللہ جان کتوزی۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور۔  
۳۲۴۔ عزیز الرحمن کان اللہ۔

(فاضل دیوبند) امیر نظام العلماء ضلع پشاور مہتمم مدرسہ جامعہ رحیمیہ ڈھکی۔

۳۲۵۔ شمس الحق مقام ریگی، تحصیل و ضلع پشاور۔

۳۲۶۔ محمد حسین خطیب علاقہ گنج پشاور شہر۔

۳۲۷۔ عبدالسلام۔ ضلع پشاور۔

۳۲۸۔ عبدالرشید غفرلہ ریگی۔ ضلع پشاور۔

### زیارت کا کا صاحب

۳۲۹۔ پرویز میں اور گزشتہ زندہ میں بڑا فرق ہے، بہ سبیل تمثیل باطنیہ اپنے الحاد و زندہ کو رائج کرنے میں الفاظ آڑ لیتے تھے مثلاً انہوں نے صوم کو کھان کے معنی میں لیا، صلوة و زکوٰۃ کے معنی محمد ﷺ اور علی رضی اللہ عنہ کے لئے، طہارت سے مراد طہارت قلب لی وغیرہ لک کیونکہ ان کو عربی جاننے والوں سے واسطہ تھا تو تلمیس کے بغیر گمراہ کرنا مشکل تھا مگر پرویز تحریف قرآن کے سلسلہ میں اس محنت سے بے نیاز ہے اور اپنی دیدہ دلیری سے لوگوں کو بالکل جاہل سمجھ کر احمق بنانا چاہتا ہے۔ پرویز کی تحریفات کی مثال بالکل ایسی ہے جس طرح کوئی جمل (اونٹ) کے معنی مرغی، (پہاڑ) کے معنی پانی بتلائے۔

اسی طرح پرویز اور قادیانی میں بڑا فرق ہے، قادیانی نے مریم رضی اللہ عنہا کی منصوص عصمت کا انکار کیا، عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ناگفتنی کہا، ختم نبوت کا انکار کیا، نبوت کا دعویٰ کیا اور اس طرح کی دوسری باتیں کہیں مگر خدا کے وجود کا انکار، فرشتوں کا انکار، صوم و صلوة کا انکار حج کا انکار، عبادت کا انکار، اطاعت خدا و رسول سے انکار الغرض جملہ ضروریات دین و شعائر اسلام کا وہ بھی انکار نہ کر سکا۔ ضروریات دین کا انکار وہ بھی ڈنکے کی چوٹ اس بطل الحاد کا کارنامہ ہے۔ حکومت کا فرض ہے کہ ایسے شخص کو جو کروڑوں باشندگان ملک کے مذہب اور دین سے کھیلتا ہے اور لاکھوں مخلوق کی دل آزادی کا مرتکب ہے کیفر کردار تک پہنچا دے و ما علی الرسول الا البلاغ۔ محمد عبدالحق (نافع) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۰۔ محمد عبدالرب، زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۱۔ احقر حکمت شاہ کا کا خیل، ایم اے (فاضل دیوبند)

۳۳۲۔ انوار الحق زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۳۔ الجواب سدید، عبدالشہید عفی عنہ (فاضل دیوبند) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۴۔ قاری حکیم اللہ۔ زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۵۔ خادم الشرع الشریف عصمت اللہ (قاضی) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۶۔ حافظ ارشاد الدین۔ زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۷۔ خلیل گل کا کا خیل (فاضل خیر المدارس) زیارت کا کا صاحب۔

۳۳۸۔ میاں گل عفی عنہ (فاضل دیوبند) خطیب درہند۔ زیارت کا کا صاحب۔

### نوشہرہ

۳۳۹۔ محمد مجاہد خاں الحسینی (فاضل دیوبند) نوشہرہ کلاں۔

۳۴۰۔ الجواب صواب، قاضی عبدالسلام عفا اللہ عنہ خطیب جامع مسجد نوشہرہ۔

### کوہاٹ

۳۴۱۔ احمد حسین۔ سابق مہتمم دارالعلوم عربیہ، ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۲۔ حبیب گل صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ، ٹل ضلع کوہاٹ۔

۳۴۳۔ قدوی محمد امین گل شیخ الحدیث، دارالعلوم عربیہ، ٹل ضلع کوہاٹ۔

- ۳۴۴۔ محمود شاہ۔ نائب صدر مدرس دارالعلوم عربیہ، نل ضلع کوہاٹ۔  
 ۳۴۵۔ بندہ محمد فضل مولیٰ غفرلہ، ساکن کوٹ، نل ضلع کوہاٹ۔  
 ۳۴۶۔ عبدالباری ساکن کنوڑی، نل ضلع کوہاٹ۔  
 ۳۴۷۔ محمد یوسف۔ بہادر خیل ضلع کوہاٹ

### مردان

- ۳۴۸۔ سید گل بادشاہ امیر نظام العلماء سرحد طور، ضلع مردان۔  
 ۳۴۹۔ لطف الرحمن (فاضل دیوبند) سرحد طور، ضلع مردان۔  
 ۳۵۰۔ عبدالرحمن سرحد طور، ضلع مردان۔  
 ۳۵۱۔ عنایت اللہ سرحد طور، ضلع مردان۔  
 ۳۵۲۔ پیر مبارک شاہ (فاضل دیوبند) قاضی مردان و ناظم نظام العلماء سرحد۔  
 ۳۵۳۔ محمد عبدالحنان عفی عنہ، جہانگیرہ، ضلع مردان۔  
 ۳۵۴۔ سید الابرار عفی عنہ (فاضل دیوبند) خواجہ گنج ہوتی مردان۔  
 ۳۵۵۔ صاحب حق عبدالحق قاضی گڑھی کپورہ، ضلع مردان۔  
 ۳۵۶۔ صاحب حق سیف الرحمن شہباز گڑھ، ضلع مردان۔  
 ۳۵۷۔ لطف الرحمن۔ شہباز گڑھ، ضلع مردان۔  
 ۳۵۸۔ الجواب صحیح عبدالباری القلم خود مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن شاہ منصور، ضلع مردان۔  
 ۳۵۹۔ عبدالبہادی شاہ منصور ضلع مردان۔  
 ۳۶۰۔ اصاب من اجاب ملا کوکا القلم خوشاہ منصور ضلع مردان۔  
 ۳۶۱۔ اصاب من اجاب محمد زاہد مدرس دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔  
 ۳۶۲۔ عبدالرزاق مہتمم دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔  
 ۳۶۳۔ حافظ محمد ایوب، ہوتی پار، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔  
 ۳۶۴۔ عبدالقدوس غفرلہ بالا گڑھی، دارالعلوم شمس العلوم، شاہ منصور، ضلع مردان۔  
 ۳۶۵۔ فدوی عبداللہ جان۔ جلالیہ، ضلع انک۔  
 ۳۶۶۔ محمد عبدالقیوم۔ جلالیہ، ضلع انک۔  
 ۳۶۷۔ الجواب صحیح و کفر پرویز صرتح۔ بندہ فضل حق ممتاز عفی عنہ۔  
 (ناظم اعلیٰ، مدرسہ عربیہ شمس العلوم شاہ منصور تحصیل صوابی ضلع مردان)  
 ۳۶۸۔ قاضی نور الرحمن طوروی عفی عنہ، خطیب جامع مسجد ہوتی بازار ہوتی ضلع مردان۔

### مدرسہ عربیہ شیرگڑھ ضلع مردان

- ۳۶۹۔ بندہ کے نزدیک مسٹر پرویز قطعاً کافر ہے۔  
 (محمد عنایت الرحمن خادم تدریس مدرسہ عربیہ شیرگڑھ، ضلع مردان)  
 ۳۷۰۔ بندہ احمد عفی عنہ مہتمم دارالعلوم، شیرگڑھ، ضلع مردان۔  
 ۳۷۱۔ محمد عمر خاں۔ مدرس دارالعلوم، شیرگڑھ، ضلع مردان۔



- ۳۷۲۔ حبیب اللہ۔ مدرس دارالعلوم، شیرگڑھ، ضلع مردان۔  
 ۳۷۳۔ محمد اکبر خاں۔ مدرس دارالعلوم، شیرگڑھ، ضلع مردان۔  
 ۳۷۴۔ سلطان محمد۔ مدرس دارالعلوم، شیرگڑھ، ضلع مردان۔

### ڈیرہ غازی خان

- ۳۷۵۔ محمد عبدالحق غفرلہ۔ (امیر نظام العلماء، ڈیرہ غازی خان و خطیب جامع مسجد)  
 ۳۷۶۔ فیض اللہ خاں۔ ٹانک۔  
 ۳۷۷۔ علاء الدین غفرلہ۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ و خطیب جامع مسجد قدیمی، ڈیرہ غازی خان)  
 ۳۷۸۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مسٹر مذکور بوجہ تحریف قرآن مجید اور انکار حدیث نبی علیہ السلام و اجماع ائمہ عظام بے شک اسلام سے خارج اور بلاشبہ کافر و مرتد ہے۔ عبید اللہ عفی عنہ۔  
 (مہتمم دارالعلوم عبیدیہ و صدر اہل سنت و مفتی ڈیرہ غازی خان)  
 ۳۷۹۔ الجواب صواب بلا ارتیاب۔ قادر بخش مدرس دارالعلوم عبیدیہ ڈیرہ غازی خان۔  
 ۳۸۰۔ المجیب مصیب۔ شمس الدین عفی عنہ نائب مفتی ڈیرہ غازی خان۔

### ڈیرہ اسماعیل خان

- ۳۸۱۔ عبدالکریم عفی عنہ مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسماعیل خان۔

### لکی مروت، ضلع بنوں

- ۳۸۲۔ فضل احمد غفرلہ، صدر مدرس دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت ضلع بنوں۔  
 ۳۸۳۔ طلوع اسلام وغیرہ کی عبارات نظر سے گزریں، یقیناً ایسے عقیدہ والا شخص جو بھی ہو وہ شرع محمدی میں کافر ہے، ایسے عقائد شرع محمدی کے منافی ہیں اور ایسے عقائد والا جو نائب نہ ہو چاہے غلام احمد پرویز ہو یا کہ غیر دائرہ اسلام سے خارج ہے اس کو مسلم سمجھنا ناجائز ہے۔  
 حررہ العبد الضعیف خان گل۔ (ساکن دولت خیل مہتمم مدرسہ حزب الاحناف لکی مروت ضلع بنوں)  
 ۳۸۴۔ المجیب مصیب، سکندر خاں لقلم خود۔  
 ۳۸۵۔ ایں جواب با صواب است، بندہ جمعہ خاں لقلم خود نائب صدر مدرسہ مذکور۔  
 ۳۸۶۔ بیشک و یقیناً ایسے جواب در حق کفر غلام احمد پرویز صحیح است۔  
 (بندہ محمد خاں اول مدرس مدرسہ حزب الاحناف)  
 ۳۸۷۔ سکندر خاں۔ (تحصیل لکی ضلع بنوں)

### چار سدرہ

- ۳۸۸۔ واضح اور لائح ہے کہ پرویز کے متعلق علماء امت محمدیہ (علیہ السلام) کا متفقہ فتویٰ جن کے کفریات صفحہ ۲۲ سے صفحہ ۲۹ تک مشتمل نمونہ خروار ہیں بالکل صحیح و درست ہے بلکہ جس کو اس حکم کے متعلق بعد فہم استثناء اور جواب شک اور تردد باقی رہے وہ بھی عقائد دین اسلام سے خارج ہے۔  
 (حررہ مولوی رحمان الدین حنفی نقشبندی، مجددی پڑاگ، تحصیل چار سدرہ)  
 ۳۸۹۔ الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد فقد طلعت جُل تالیفات المومی الیہ وجدته مجنوناً افطع الجنون قبل ان یکون مارقاً من الدین لانه حرف نصوص الشرعہ القطعیہ وحجد و اَوّل ضروریات الدین صرح الکفر البواح کما قبل۔  
 واین عن کفرینوع بعصبۃ بیوۃ بالا غلال والاصفار

(دانا عبدالعاصی عبدالرؤف الترنادی شیخ الحدیث دارالعلوم چارسدہ)

- ۳۹۰۔ عبدالغفور عفی عنہ۔ مہتمم دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۱۔ بندہ عنایت اللہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۲۔ محمد حسین عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۳۔ عبدالرحمن عفی عنہ۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۴۔ میاں محمد شفیع غفرلہ۔ (فاضل دیوبند) نائب مہتمم و ناظم تعلیمات۔ دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۵۔ البرویز المعهود رجل اضله الله على علم، فمن يهديه يعد الله۔  
کتبہ الاحقر ابوالحسن، مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۶۔ بندہ محمد مطلع الانوار غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۷۔ جنت گل عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۸۔ قمر زمان عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۳۹۹۔ احمد علی ساکن اتمان زئی۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۴۰۰۔ فضل عظیم عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۴۰۱۔ محمد کریم غفرلہ۔ مدرس دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔
- ۴۰۲۔ فضل دین۔ بقلم خود مدرس دارالعلوم رحمانیہ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔
- ۴۰۳۔ جنت میر۔ خطیب مسجد شوگر ملز چارسدہ۔
- ۴۰۴۔ محمد اللہ عفی عنہ۔ بقلم خود چارسدہ۔
- ۴۰۵۔ محمد حسن جان۔ پڑانگ تحصیل چارسدہ۔
- ۴۰۶۔ الا حوج الی فیض ربہ الجلیل محمد عبدالبجیل چارسدہ۔
- ۴۰۷۔ فضل اکرم۔ چھوٹا بازار، جامع مسجد پڑانگ، تحصیل چارسدہ۔
- ۴۰۸۔ حکیم حافظ محمد اسماعیل سابق مہتمم دارالعلوم تعلیم القرآن، پڑانگ چارسدہ۔
- ۴۰۹۔ المجیب مصیب وهو الحق انصریح مولوی فضل صدیقی، چارسدہ۔
- ۴۱۰۔ فضل واحد مہتمم مدرسہ رحمانیہ ڈھکی، چارسدہ۔
- ۴۱۱۔ الجواب المذکور الذی فی حق غلام احد پرویز بانہ زندیق وملحد صحیح لاریب فیہ وهو الذی اتخذ الہہ ہواء واخذ الی الارض فمثله کمثل الکلب ان تحمل علیہ یلہث او تترکہ یلہث۔ فاللہ جل ذکرہ ہدانی و ہداه اللہ وسائر المسلمین۔  
محمد منیر عفی عنہ۔ مدرس دارالعلوم عربیہ، رجر، چارسدہ۔
- ۴۱۲۔ غلام سرور۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)
- ۴۱۳۔ شاہزادہ صاحب۔ (صدر مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)
- ۴۱۴۔ محمد حسن۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، ترنگزئی، چارسدہ)
- ۴۱۵۔ عبد الحمید۔ (عمر زئی، چارسدہ)
- ۴۱۶۔ فضل قدوس۔ (صدر مدرس، گنگی، چارسدہ)
- ۴۱۷۔ الجواب حق والحق احق ان یتبع بندہ قاضی ابو السعید الحاج۔ رجر، چارسدہ۔

- ۴۱۸۔ سعید الحق غفرلہ۔ (مدرس رجڑ، چارسدہ)
- ۴۱۹۔ بندہ محمد اسرائیل فاضل حقانیہ عفی عنہ، مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
- ۴۲۰۔ عبدالغفار فاضل حقانیہ، پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
- ۴۲۱۔ سید رحمت گل عفی عنہ۔ پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ۔
- ۴۲۲۔ عبدالرزاق۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۳۔ عبدالوارث۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۴۔ عبدالرب۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۵۔ بندہ غلام نبی۔ (مقام پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۶۔ صبیح الدین۔ (مہتمم دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۷۔ گل فقیر۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۸۔ غلام سرور۔ (مدرس دارالعلوم عربیہ، رجڑ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۲۹۔ عبدالحق۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۰۔ اسرار الدین۔ (فاضل دیوبند) (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۱۔ سمیع الحق۔ (ترنگ زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۲۔ شیر علی عفی عنہ۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۳۔ روح الامین غفرلہ۔ (مدرس دارالعلوم تعلیم القرآن عمر زئی، چارسدہ)
- ۴۳۴۔ صاحبزادہ محمد رفیق۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۵۔ عنایت اللہ خاں۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۶۔ احمد جان۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۷۔ عبدالحق۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۸۔ فضل۔ (مدرس تعلیم القرآن، عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۳۹۔ میراگل سجادہ نشین حاجی محمد امین مرحوم۔ (مجاہد آباد، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۰۔ عبدالحلیم شاہ ناظم اعلیٰ جماعت ناجیہ صالحہ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۱۔ عبدالصمد۔ (خطیب جامع مسجد چند، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۲۔ صاحبزادہ عبدالباری (فاضل دیوبند) (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۳۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دارالعلوم، عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۴۔ مرزا علی۔ (مدرس دارالعلوم، عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۵۔ فضل منان۔ (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۶۔ حبیب الرحمن۔ (فاضل دیوبند) (عمر زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۷۔ عبدالقدوس۔ (فاضل اسلامیہ چارسدہ، موضع لیٹر پڑپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۸۔ بندہ کابل استاد۔ (سیرپاؤ، تحصیل چارسدہ)
- ۴۴۹۔ بندہ نورالحسین۔ (ناظم تعلیمات و مدرس جامعہ اسلامیہ، تحصیل چارسدہ)

- ۴۵۰۔ مسکین عبدالرؤف۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۱۔ نورالحق۔ (خطیب جامع مسجد کا کاخیلاں، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۲۔ محفوظ اللہ۔ (تنگی نصرت زئی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۳۔ عبدالعظیم مسجد خلیل الرحمن بادشاہ صاحب۔ (تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۴۔ محمد حبیب اللہ عفی عنہ۔ (جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۵۔ بندہ زبیر گل۔ (مدرسہ دارالعلوم، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۶۔ محمد امین۔ (ناظم جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۷۔ رحمت اللہ جان۔ (مدرس جامعہ اسلامیہ، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۸۔ محمد اکبر۔ (خطیب مسجد خان صاحب، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۵۹۔ عبدالقدوس۔ (خطیب مسجد خان بہادر، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۶۰۔ غلام محمد۔ (خطیب زادگان، تنگی، تحصیل چارسدہ)
- ۴۶۱۔ فضل مولیٰ۔ (خطیب مسجد فاتح خیل، تنگی، چارسدہ)
- ۴۶۲۔ فضل جلیل۔ (خطیب خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)
- ۴۶۳۔ محمد زکریا۔ (ساکن نواکلی، تنگی، چارسدہ)
- ۴۶۴۔ عبدالحمیل۔ (خطیب مسجد خواجہ خیل، تنگی، چارسدہ)
- ۴۶۵۔ خلیل الرحمن۔ (ناظم جمعیت العلماء، تنگی، چارسدہ)
- ۴۶۶۔ محمد سعید۔ (فاضل دارالعلوم، تنگی، چارسدہ)

### دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی چارسدہ

- ۴۶۷۔ محمد اسرائیل۔ (مہتمم دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۶۸۔ روح اللہ عفی عنہ۔ (ناظم اعلیٰ دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۶۹۔ عبدالحلیم۔ (صدر مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۰۔ خلیل الرحمن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۱۔ عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۲۔ عبدالسلام۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۳۔ عبدالباری۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۴۔ حبیب الرحمن۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۵۔ عبدالننان۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۶۔ محمد فاضل۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)
- ۴۷۷۔ سمیع الحق۔ (مدرس دارالعلوم نعمانیہ، اتمان زئی، چارسدہ)

### توقیعات علماء بلوچستان، کوئٹہ

- ۴۷۸۔ مسٹر غلام احمد پرویز کی کفریات اور عقاید باطلہ روز روشن کی طرح سامنے آچکے ہیں، جس کے بعد اس کے کفر میں شک و شبہ کی اب ذرہ برابر گنجائش نہیں رہی، ضروریات

دین اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الف، الف تحیہ و سلام سے انکار اور خرافات صاف بتا رہے ہیں کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے، اس بارے میں علمائے امت کے متفقہ فتویٰ سے ہم پورا پورا اتفاق کرتے ہیں۔ (عرض محمد مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۷۹۔ محمد جان غفرلہ۔ (صدر مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۰۔ محمد ابو بکر غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۱۔ محمد عبدالحی۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۲۔ محمد اشرف۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۳۔ عبدالقادر۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۴۔ احقر عبدالرحمن الکاشمیری۔

(مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۵۔ مفتی محمد امین اچکزئی۔ (مدرس مدرسہ عربیہ اسلامیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ)

۴۸۶۔ مفتی محمود حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامعہ عربیہ اسلامیہ زید عید گاہ، ریلوے کالونی)

۴۸۷۔ بندہ عبداللہ کور۔ (خطیب جامع مسجد کوئٹہ)

۴۸۸۔ نور النبی۔ (خطیب جامع مسجد مارکیٹ، کوئٹہ)

۴۸۹۔ قاری علام النبی۔ (صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن، توغی روڈ کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

۴۹۰۔ کتابتہ متفقہ فتویٰ جس میں تقریباً پانصد علماء کے دستخط و تصدیقات ہیں، ان حوالوں کے مطابق اس قسم کے عقائد رکھنے والا، غلام احمد پرویز وغیرہ جو بھی ہوں دائرہ اسلام میں نہیں رہ سکتے۔ (عبدالغفور مہتمم مدرسہ مظہر العلوم شالال، کوئٹہ)

۴۹۱۔ بندہ محمد منیر الدین عفی عنہ۔ (خطیب سنہری مسجد، کوئٹہ)

۴۹۲۔ حبیب الرحمن غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ فیض السلام، کوئٹہ)

۴۹۳۔ محمد عبداللہ جمیری کان اللہ۔

(استاذ الاساتذہ و شیخ المعقول والریاضی، صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم، شالال کوئٹہ)

۴۹۴۔ بندہ نور محمد۔ (مدرس مدرسہ مظہر العلوم شالال روپیش امام مسجد کباری، مارکیٹ اسلام آباد کوئٹہ)

۴۹۵۔ عبدالعزیز۔ (مہتمم مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۶۔ دوست محمد۔ (صدر مدرس مدرسہ دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۷۔ محمد عارف چشموی عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۸۔ جلال الدین غوری۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

۴۹۹۔ اختر محمد عفی عنہ۔ (مدرس دارالرشاد، کوئٹہ)

☆☆☆☆☆

### مستونگ قلات ڈویژن

۵۰۰۔ غلام احمد پرویز کے جو عقائد باطلہ منظر عام پر آ گئے ہیں ان کے پیش نظر وہ بلاشبہ کافر ہے اور جو بھی ایسے عقائد باطلہ رکھتے ہوں وہ بھی کافر خواہ کسے باشند احقر العباد عبدالغفور عفی عنہ۔

(مہتمم مدرسہ اسلامیہ حفظ قرآن مستونگ)



- ۵۰۱۔ خیر محمد عفی عنہ۔  
 ۵۰۲۔ عبدالحق عفی عنہ۔  
 ۵۰۳۔ گل محمد غفرلہ۔ (مدرسہ حفظ القرآن، مستونگ)  
 ۵۰۴۔ احقر العباد امام الدین۔ (ساکن مستونگ)  
 ۵۰۵۔ عبدالصمد سر بازاری۔ (سابق قاضی القضاۃ ریاست قلات)  
 ۵۰۶۔ احقر نور حبیب۔ (امام مسجد بازار قلات)  
 ۵۰۷۔ صالح محمد۔ (مدرسہ جمالیہ، نوشکی)  
 ۵۰۸۔ محمد صدیق۔ (مدرسہ مفتاح العلوم)  
 ۵۰۹۔ احقر محمد یعقوب غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ، گرگینہ، تحصیل مستونگ)  
 ۵۱۰۔ عبدالحکیم عفی عنہ۔  
 ۵۱۱۔ عبدالرؤف۔ (از علمائے سوات)

### توقیعات علماء مکران

- ۵۱۲۔ رحمت اللہ کان اللہ۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم، سور و پنجگور، ضلع مکران)  
 ۵۱۳۔ محمد عثمان۔ (صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم، سور و پنجگور، ضلع مکران)  
 ۵۱۴۔ عبدالحلیل کان اللہ۔ (مدرس مدرسہ مفتاح العلوم سور و پنجگور مکران)  
 ۵۱۵۔ غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے دائرہ اسلام سے خارج ہے۔  
 احقر العباد غلام مصطفیٰ (قاضی)  
 ۵۱۶۔ غلام احمد کے اعتقادات کفریات سے ہیں۔ (برکت اللہ)  
 ۵۱۷۔ عبدالرحمن قاضی۔ (پنجگور)  
 ۵۱۸۔ اس قسم کے عقائد رکھنے والوں پر کفر کا فتویٰ لگانا برحق ہے۔  
 (احقر العباد محمد ابراہیم مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم پنجگور)  
 ۵۱۹۔ غلام احمد پرویز کافر ہے۔ (احمد اللہ غفرلہ)  
 ۵۲۰۔ عبدالمجید۔ (پنجگور، ضلع مکران)  
 ۵۲۱۔ خادم الاسلام عبدالواحد۔

### توقیعات علماء آزاد کشمیر

- ۵۲۲۔ محمد امیر الزماں۔ (ناظم جمعیت العلماء اسلام آزاد کشمیر ضلع پونچھ)  
 ۵۲۳۔ مسٹر غلام احمد پرویز بلا شک مرتد ہے۔  
 (عبدالقادری عفی عنہ، مفتی دارالعلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکروڈ آزاد کشمیر)  
 ۵۲۴۔ محمد خلیل الرحمن عفی عنہ۔ (مہتمم دارالعلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکروڈ آزاد کشمیر)  
 ۵۲۵۔ عبدالرحیم۔ (مدرس دارالعلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکروڈ آزاد کشمیر)  
 ۵۲۶۔ محمد یونس۔ (مدرس دارالعلوم بلتستان، موضع غواڑی ڈاکخانہ کریشن، سکروڈ آزاد کشمیر)  
 ۵۲۷۔ مسٹر غلام احمد پرویز اپنے عقائد باطلہ کی وجہ سے غلام احمد قادیانی سے کم نہیں۔

## توقعات علماء مشرقی پاکستان

علمائے چانگام (حال بنگلہ دیش)

۵۲۸۔ غلام احمد پرویز کے کفر اور الحاد اور زندقہ میں کسی قسم کا تردد اور شک نہیں ہے۔ وہ بلا شک کافر و زندیق ہے۔ دائرۃ اسلام سے خارج ہے اس کے یہ سب خیالات یقیناً کفر ہیں۔ ضروریات دین میں تاویل کی گنجائش ہرگز نہیں۔

(بندہ فیض اللہ عنہ ہاتھ ہزاری مفتی اعظم مشرقی پاکستان)

۵۲۹۔ احقر الوری محمد ابو جعفر۔ (مدرس مدرسہ حامی السنہ میکھل، چانگام)

۵۳۰۔ الجواب صحیح نعم ماقال المفتی اعظم ہاتھ ہزاری، حررہ عبد الوہاب غفرلہ۔  
(مہتمم مدرسہ معین الاسلام ہاتھ ہزاری)

۵۳۱۔ عزیز اللہ عنہ۔ (مدرس مدرسہ حامی السنہ ہاتھ ہزاری)

۵۳۲۔ احمد شفیع غفرلہ۔ (السیح خادم مدرسہ معین الاسلام ہاتھ ہزاری)

۵۳۳۔ بندہ نادرا الزماں۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم معین الاسلام نیشنل یونیورسٹی عربیہ عالیہ)

۵۳۴۔ اصاب ما اجاب۔ عبد القیوم غفرلہ۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاتھ ہزاری)

۵۳۵۔ اصاب ما اجاب۔ محمد سلیمان غفرلہ خادم۔ (شیخ الحدیث مدرسہ دارالعلوم ہاتھ ہزاری)

۵۳۶۔ احمد عتیق عفا اللہ عنہ۔ (خادم مدرسہ دارالعلوم ہاتھ ہزاری)

۵۳۷۔ تا وقت یہ کہ وہ تائب نہ ہوگا حکم مذکور اس پر شرعاً جاری رہے گا۔

(احقر الوری احمد الحق عفا اللہ عنہ، نائب مفتی مدرسہ ہاتھ ہزاری)

۵۳۸۔ احقر محمد علی۔ (مدرس مدرسہ ہاتھ ہزاری)

۵۳۹۔ لاشک فیما قالہ علماء المحققون فی حق ذالک الملحد۔

فقط والسلام (نذیر احمد شیخ الادب مدرسہ ہاتھ ہزاری)

۵۴۰۔ محمد غلام الرحمن۔ (مہتمم مدرسہ منیر الاسلام۔ ابورحاث)

۵۴۱۔ محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ ناصر الاسلام، فتح پور)

۵۴۲۔ فیض احمد۔ (صدر مدرس ناصر الاسلام، فتح پور)

۵۴۳۔ عبد الرحیم غفرلہ۔ (مدرس و ناظم تعلیمات)

☆☆☆☆☆

۵۴۴۔ محمد فرقان۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چانگام)

۵۴۵۔ محمد اسماعیل۔ (محدث مدرسہ عالیہ سرکاری، چانگام)

۵۴۶۔ محمد شفیق احمد۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ دارالعلوم، چانگام)

۵۴۷۔ احقر محمد اسماعیل۔ (مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم، چانگام شہر)

۵۴۸۔ المجیب مصیب احقر الانام محمد نور الاسلام۔ (محدث مدرسہ مظاہر العلوم چانگام)

۵۴۹۔ القول حق ماقال العلماء۔ بندہ محمد یونس۔ (مدرس مدرسہ مظاہر العلوم چانگام)

۵۵۰۔ لاریب فی کفرہ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ لہ۔ (شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم)

۵۵۱۔ لاشک فی کفرہ۔ محمد مسعود الحق کان اللہ۔ (احقر محمد اسحاق عفا اللہ عنہ مدرس)

۵۵۲۔ المجیب مصیب۔ احقر عبدالرحمن عفی عنہ۔

۵۵۳۔ الجواب صحیح۔ صدیق احمد غفرلہ۔ (مہتمم مدرس فیض العلوم برتلی، چانگام)

### مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ

۵۵۴۔ خادم العلم و العلماء علی احمد الخلی الاسلام آبادی غفرلہ استاذ المدرسہ۔

۵۵۵۔ ایسے عقائد کے کفرے میں کوئی شک نہیں۔ (محمد اسحاق غفرلہ۔ شیخ الحدیث والادب)

۵۵۶۔ احقر محمد یونس کان اللہ۔ (مہتمم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۷۔ لاشک فی کفرہ۔ العبد محمد دانش۔ خادم مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۸۔ بندہ امیر حسین۔ (شیخ الحدیث مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

۵۵۹۔ غلام احمد پرویز کے کفر والحاد کے متعلق میری بھی وہی رائے ہے جس کی تصریح حضرت مولانا مفتی فیض اللہ صاحب مکتبنا اللہ بطول بقائے فرمائی ہے۔ اللہ اس کو دوبارہ

دولت ایمان عطا فرمائے۔ (بندہ محمد ابراہیم غفرلہ۔ خادم ادارہ الافتاء مدرسہ ضمیریہ قاسم العلوم پٹیہ)

☆☆☆☆☆

۵۶۰۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۱۔ احقر سبحان۔ (مدرسہ عبیدیہ حافظ العلوم نانوپور)

۵۶۲۔ احقر سلطان احمد غفرلہ۔ (مدرس مدرسہ حسینیہ، راجگھاٹا، ساکانیہ)

۵۶۳۔ احقر احمد حسن۔ (مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ جیری چانگام)

۵۶۴۔ احقر الزماں محمد یعقوب غفرلہ۔ (مدرسہ انوار العلوم چانگام)

۵۶۵۔ احقر محمد عبدالمنان عفا اللہ عنہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ دار العلوم چانگام)

۵۶۶۔ احقر محمد یوسف غفرلہ اسلام آبادی۔ (مہتمم مدرسہ محمودیہ مدینہ العلوم ہاتھوہ)

۵۶۷۔ احقر العباد شفیق الرحمن۔ (مدرسہ تجوید القرآن فقیر ہاٹ)

۵۶۸۔ لاشک فی کفرہ۔ محمود احد ظفر۔ (چانگام)

۵۶۹۔ محمد ہارون غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عزیز العلوم باونگر، چانگام)

۵۷۰۔ محمد حفاظت الرحمن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ حسینیہ۔ راجگھاٹا، چانگام)

۵۷۱۔ فضل احمد غفرلہ۔ (خادم مدرسہ رشید آباد۔ بشارت نگر)

۵۷۲۔ احقر عبدالقدوس۔ (مدرس مدرسہ معاون الاسلام، شرف بھاٹا)

۵۷۳۔ احقر الناس سید احمد عفا اللہ عنہ۔ (مہتمم مدرسہ بحر العلوم درویش کاٹا)

۵۷۴۔ بندہ محمد حسن غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ عالیہ ساتا کانیہ)

۵۷۵۔ رشید احمد غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ کنگرام)

۵۷۶۔ احمد الرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ عین الاسلام، فتح نگر)

### سلیٹ

۵۷۷۔ عبدالکریم۔ (اسلام آبادی، سلیٹ)

- ۵۷۸۔ ریاست علی۔ (مہتمم مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۷۹۔ عبدالرحیم۔ (رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۸۰۔ عبدالغفار۔ (رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۸۱۔ عبدالرحیم جیریار۔ (رنا پنگ، سلہٹ)
- ۵۸۲۔ مشاہد علی محدث۔ (شیخ الحدیث کنائی گھاٹ، سلہٹ)
- ۵۸۳۔ نصیب احمد۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باڑی، سلہٹ)
- ۵۸۴۔ احمد حسینی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
- ۵۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
- ۵۸۶۔ عبدالحنان۔ (مدرس مدرسہ عالیہ جھنگہ باری، سلہٹ)
- ۵۸۷۔ عبدالرحیم۔ (مدرسہ امداد العلوم، جھنگہ باری، سلہٹ)
- ۵۸۸۔ محمد یعقوب۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
- ۵۸۹۔ ادولیس احمد۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
- ۵۹۰۔ شفیق الحق۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
- ۵۹۱۔ عبدالغنی مفتی۔ (مدرسہ جامع العلوم، گاسباڑی، سلہٹ)
- ۵۹۲۔ عبدالحکیم۔ (فولباڑی مدرسہ، سلہٹ)
- ۵۹۳۔ عبدالرحیم۔ (سلہٹ)
- ۵۹۴۔ جمشید علی۔ (سلہٹ)
- ۵۹۵۔ امجد علی۔ (مہتمم مدرسہ راجیج، سلہٹ)
- ۵۹۶۔ رحمت اللہ۔ (استاذ الحدیث مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۹۷۔ منور علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۹۸۔ جمشید علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
- ۵۹۹۔ سکندر علی۔ (مدرسہ رانا پنگ، سلہٹ)
- ۶۰۰۔ محمد طاہر۔ (مدیر مدرسہ عربیہ حسینیہ، سلہٹ)
- ۶۰۱۔ عبدالرشید۔ (سلہٹ)
- ۶۰۲۔ محمود الرحمن۔ (زکی گنج، سلہٹ)
- ۶۰۳۔ عبیدالحق۔ (زکی گنج، سلہٹ)
- ۶۰۴۔ رضوان علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
- ۶۰۵۔ اکبر علی۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
- ۶۰۶۔ ابراہیم۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
- ۶۰۷۔ عبدالواحد۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
- ۶۰۸۔ عبدالمصور۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)
- ۶۰۹۔ محمد الیاس۔ (مدرسہ باگھا، سلہٹ)

۶۱۰۔	مسعود۔	(مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۱۱۔	عبدالعزیز۔	(مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۲۔	عبداللطیف۔	(مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۱۳۔	شمس الدین۔	(پھولباڑی، سلہٹ)
۶۱۴۔	لطف الرحمن۔	(مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)
۶۱۵۔	عبدالرحمن۔	(مدرسہ پھولباڑی، سلہٹ)
۶۱۶۔	اشرف علی۔	(دھومندل، سلہٹ)
۶۱۷۔	مسح الرحمن۔	(سلہٹ)
۶۱۸۔	مظفر حسین۔	(بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۱۹۔	محمد اسماعیل۔	(بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۲۰۔	برہان الدین۔	(بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۲۱۔	عبدالقدوس۔	(بنیاچنگ، سلہٹ)
۶۲۲۔	عبدالشہید۔	(مدرسہ امام باڑی، سلہٹ)
۶۲۳۔	نورالحق۔	(مدرسہ میرپور، سلہٹ)
۶۲۴۔	شریف الدین۔	(مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
۶۲۵۔	خلل الرحمن۔	(مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
۶۲۶۔	مصباح الزماں۔	(مدرسہ اسلامیہ حبیب گنج، سلہٹ)
۶۲۷۔	عبدالرحمان۔	(سلہٹ)
۶۲۸۔	مقدس علی۔	(سلہٹ)
۶۲۹۔	عبدالمومن۔	(سلہٹ)
۶۳۰۔	مطیع الاسلام۔	(سلہٹ)
۶۳۱۔	فیض الحسنین لکھائی۔	(سلہٹ)
۶۳۲۔	عبدالرؤف۔	(سلہٹ)
۶۳۳۔	جمیل احمد۔	(سلہٹ)
۶۳۴۔	آفتاب الزماں۔	(سلہٹ)
۶۳۵۔	مطہر علی۔	(سلہٹ)
۶۳۶۔	عبدالحمید۔	(سلہٹ)
۶۳۷۔	ارشاد الرحمن۔	(سلہٹ)
۶۳۸۔	احمد علی۔	(سلہٹ)
۶۳۹۔	حسین احمد۔	(بارہ کوٹی، سلہٹ)
۶۴۰۔	منظور احمد۔	(مدرسہ باگھا، سلہٹ)
۶۴۱۔	عبدالخلیل۔	(مدرسہ باگھا، سلہٹ)



- ۶۴۲۔ لطف الرحمن۔ (برنوی، سلہٹ)
- ۶۴۳۔ حبیب الرحمن۔ (سلہٹ)
- ۶۴۴۔ علی اکبر۔ (بنیچنگ، سلہٹ)
- ۶۴۵۔ عبد الحمید۔ (مدرسہ عالیہ، بنیچنگ، سلہٹ)
- ۶۴۶۔ علاء الدین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیچنگ، سلہٹ)
- ۶۴۷۔ فرخ حسین۔ (مدرسہ عالیہ، بنیچنگ، سلہٹ)
- ۶۴۸۔ رمیض الدین۔ (سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ گوٹمنٹ، سلہٹ شہر)
- ۶۴۹۔ ہرمز اللہ۔ (سابق شیخ الحدیث، سلہٹ شہر)
- ۶۵۰۔ عبد المتین چودھری۔ (پھولباڑی، سلہٹ)
- ۶۵۱۔ عبد المنان۔ (ہمتن پور، سلہٹ)
- ۶۵۲۔ عبد النور۔ (محدث مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۳۔ حبیب اللہ مدرس۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۴۔ عبد الرحمن۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۵۔ منیر الدین۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۶۔ عبد السلام۔ (مدرس مدرسہ دارالعلوم مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۷۔ عبد الباری۔ (سپرٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۸۔ سعد اللہ۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۵۹۔ شفیق الرحمن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، مولوی بازار ٹاؤن، سلہٹ)
- ۶۶۰۔ عبد الغنی نوری۔ (نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۱۔ عبد المنان۔ (صدر مدرس، مدرسہ نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۲۔ عطاء الرحمن۔ (مدرس نالی ہوری، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۳۔ عبد الخالق۔ (صدر مدرس، بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۴۔ رئیس الدین۔ (مدرس بھادگاؤں مدرسہ، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۵۔ عطاء الرحمن۔ (کلیارگاؤں، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۶۔ عبد الباری۔ (آج منی، مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۶۷۔ عبد الرحیم۔ (سپرٹنڈنٹ مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۶۸۔ عرفان علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۶۹۔ عبد العزیز۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۷۰۔ عبد الخالق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۷۱۔ غلام یزدانی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۷۲۔ روشن علی۔ (مدرس مدرسہ عالیہ، شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۶۷۳۔ تبارک علی۔ (مہتمم و صدر مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوبل، سلہٹ)

- ۶۷۴۔ عبدالرحیم۔ (مدرس مدرسہ عالیہ قاسم العلوم باہوئیل، سلہٹ)
- ۶۷۵۔ عبدالباری۔ (علاپور، باہوئیل، سلہٹ)
- ۶۷۶۔ مصرف خاں۔ (بڑوئی اوری، باہوئیل، سلہٹ)
- ۶۷۷۔ اشیاء علی۔ (بڑوئی اوری، باہوئیل، سلہٹ)
- ۶۷۸۔ بشیر الدین۔ (کولاؤڑا، مولوی بازار، باہوئیل، سلہٹ)
- ۶۷۹۔ احمد حسین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۸۰۔ عبدالحق۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۸۱۔ سرالنبی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۸۲۔ عبدالصمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۸۳۔ مسعود احمد۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۶۸۴۔ عبدالقادر۔ (خانکال، سلہٹ)
- ۶۸۵۔ صدیق احمد۔ (خانکال، سلہٹ)
- ۶۸۶۔ عبدالحی۔ (دینار پور، سلہٹ)
- ۶۸۷۔ عبدالشہید۔ (دینار پور، سلہٹ)
- ۶۸۸۔ عبدالمنان۔ (دینار پور، سلہٹ)
- ۶۸۹۔ عبدالقادر مفتی۔ (دینار پور، سلہٹ)
- ۶۹۰۔ امین الدین۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۱۔ عبدالحق۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۲۔ شبیر احمد۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۳۔ عبدالسبحان۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۴۔ عبدالباری۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۵۔ ساجد الرحمن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۶۔ مقبول علی۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۷۔ عزیز الرحمن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۸۔ عبدالرحمن۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۶۹۹۔ شمس الاسلام۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۷۰۰۔ عبدالملک۔ (سنام گنج، سلہٹ)
- ۷۰۱۔ اشرف علی۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۷۰۲۔ ریحان الدین۔ (مولوی بازار، سلہٹ)
- ۷۰۳۔ لطف الرحمن۔ (مولوئی ٹاؤن، سلہٹ)
- ۷۰۴۔ مخلص الرحمن۔ (رائے دھر، سلہٹ)
- ۷۰۵۔ عبدالحی۔ (رائے دھر، سلہٹ)

- ۷۰۶۔ عبداللطیف۔ (رائے دھر، سلہٹ)
- ۷۰۷۔ تفضل حسین۔ (رائے دھر، سلہٹ)
- ۷۰۸۔ عبدالرزاق۔ (گوحاڑوا، باہوبل، سلہٹ)
- ۷۰۹۔ تاج الاسلام۔ (گوحاڑوا، باہوبل، سلہٹ)
- ۷۱۰۔ عبدالحق۔ (ساتپاڑیا، باہوبل، سلہٹ)
- ۷۱۱۔ صغیر الدین۔ (صدر مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)
- ۷۱۲۔ بایزید۔ (مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)
- ۷۱۳۔ شمس الدین۔ (مدرس، پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)
- ۷۱۴۔ عبدالرشید۔ (پوٹی جوڑی مدرسہ، سلہٹ)
- ۷۱۵۔ ریحان الدین۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)
- ۷۱۶۔ لطف الرحمن۔ (ایم ایم لکھائی، سلہٹ)
- ۷۱۷۔ عبدالرحمن۔ (لکھائی، سلہٹ)
- ۷۱۸۔ اسماعیل۔ (لکھائی، سلہٹ)
- ۷۱۹۔ ابراہیم۔ (لکھائی، سلہٹ)
- ۷۲۰۔ حبیب الرحمن۔ (زکی گنج، سلہٹ)
- ۷۲۱۔ بدر العالم۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)
- ۷۲۲۔ یوسف۔ (سلہٹ)
- ۷۲۳۔ عبدالواحد۔ (مغلہ بازار، سلہٹ)
- ۷۲۴۔ عبدالرزاق۔ (گول گاؤں، سلہٹ)
- ۷۲۵۔ یوسف صاحب چودہری۔ (رسید پور، سلہٹ)
- ۷۲۶۔ عبدالمنان۔ (سیتا جوڑی، سلہٹ)
- ۷۲۷۔ ثمر الدین۔ (سیتا جوڑی، سلہٹ)
- ۷۲۸۔ واحد الاسلام چودہری۔ (وزیر پور، سلہٹ)
- ۷۲۹۔ عبدالنور۔ (وزیر پور، سلہٹ)
- ۷۳۰۔ عثمان۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۱۔ شفیق۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۲۔ غلام قدوس۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۳۔ غلام کریم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۴۔ غلام رحمن۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۵۔ محرم۔ (بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۶۔ امیر الزماں گونئی۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۷۔ مفتی احرار الزماں۔ (گونئی، بنیاچنگ، سلہٹ)

- ۷۳۸۔ عبد المنان۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۳۹۔ صدیق الباری۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۴۰۔ رفیق۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۴۱۔ عبد الحلیم۔ (دھلیا، بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۴۲۔ عبد المنان۔ (گوئی بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۴۳۔ عبد الواحد چودھری۔ (شاہ پور، بنیاچنگ، سلہٹ)
- ۷۴۴۔ شرف الدین۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۴۵۔ عبد المجید شہید پاشہ۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۴۶۔ مقبول حسین ولوا۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۴۷۔ اشرف علی۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۴۸۔ عرفان علی۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۴۹۔ عبد الرشید باگدور۔ (باہوبل، سلہٹ)
- ۷۵۰۔ عبد الجبار راغب پاشہ۔ (میر پور، سلہٹ)
- ۷۵۱۔ عبد الرحمن۔ (میر پور، سلہٹ)
- ۷۵۲۔ عبد الحق۔ (میر پور، سلہٹ)
- ۷۵۳۔ فضل الرحمن۔ (میر پور، سلہٹ)
- ۷۵۴۔ نور الحسین۔ (میر پور، سلہٹ)
- ۷۵۵۔ عبد اللطیف۔ (پھول تلی، سلہٹ)
- ۷۵۶۔ اشرف علی۔ (شائستہ گنج، سلہٹ)
- ۷۵۷۔ سراج الحق۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)
- ۷۵۸۔ عبد الرحمن۔ (پوران گاؤں، بنی گنج)
- ۷۵۹۔ سراج الاسلام۔ (سریمیت پور، بنی گنج)
- ۷۶۰۔ عبد النور۔ (سریمیت پور، بنی گنج)
- ۷۶۱۔ رمیض الدین۔ (سریمیت پور، بنی گنج)
- ۷۶۲۔ عبد المنان۔ (خواجہ خیر، بنی گنج)
- ۷۶۳۔ عبد المتین۔ (ضیا پور، بنی گنج)
- ۷۶۴۔ علی اصغر نوری۔ (بنی گنج)
- ۷۶۵۔ سلیمان۔ (حبیب گنج)
- ۷۶۶۔ رفیق الدین۔ (حبیب گنج)
- ۷۶۷۔ عبد الباری۔ (حبیب گنج)
- ۷۶۸۔ سلیمان۔ (بھانوگاچ)
- ۷۶۹۔ منصف علی۔ (کرامتیہ مدرسہ، بھانوگاچ)

- ۷۷۰۔ مصطفیٰ علی۔ (لہرچ پور، بنی گنج)  
 ۷۷۱۔ عزت علی۔ (قاطعہ مدرسہ، سنام گنج)  
 ۷۷۲۔ نور الدین محدث۔ (گوہر پور، سلہٹ)  
 ۷۷۳۔ نظیر احمد۔ (گوہر پور، سلہٹ)  
 ۷۷۴۔ عثمان۔ (مولوی بازار، سلہٹ)  
 ۷۷۵۔ حبیب الرحمن آپرگا بلا۔ (مولوی بازار، سلہٹ)  
 ۷۷۶۔ محمد اسحاق۔ (دولت پور، حبیب گنج)  
 ۷۷۷۔ عبدالشہید خاں۔ (صادق پور، حبیب گنج)  
 ۷۷۸۔ اکبر علی۔ (مٹھور چک، حبیب گنج)

### کملہ (ضلع ترپورہ)

- ۷۷۹۔ سراج الاسلام۔ (شیخ انصاری، مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۰۔ محمد ریاضت اللہ۔ (مفتی و مدرس، مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۱۔ مطیع الرحمن۔ (ناظم مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۲۔ نور اللہ ڈھاکوی۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۳۔ ارشاد الاسلام۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۴۔ عبدالنور۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۵۔ عبداللطیف۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۶۔ عبدالجید۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۷۔ رستم۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۸۔ عبدالباری۔ (مدرس مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۸۹۔ منیر الزماں۔ (مالیہ مدرسہ برہمن بریا)  
 ۷۹۰۔ ثناء اللہ۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)  
 ۷۹۱۔ اشرف علی۔ (ناصر نگر، برہمن بریا)  
 ۷۹۲۔ عبدالرحیم۔ (تیلی نگر، برہمن بریا)  
 ۷۹۳۔ محمد اسماعیل۔ (محی الدین نگر، برہمن بریا)  
 ۷۹۴۔ میزن الرحمن۔ (متصل برہمن بریا)  
 ۷۹۵۔ سعید الرحمن۔ (بھوبن برہمن بریا)  
 ۷۹۶۔ دلاور حسین (محدث)  
 ۷۹۷۔ عبدالباری۔ (صدر مدرس مدرسہ عالیہ تالشہر)  
 ۷۹۸۔ عبدالرحمن۔ (سرائیل)  
 ۷۹۹۔ محمد علی۔ (سرائیل)  
 ۸۰۰۔ محمد تاج الاسلام۔ (صدر مدرس مدرسہ ہرش پور، سلہٹ، سرائیل)

- ۸۰۱۔ امین الاسلام۔ (نومسلم) (چھتیاں، سلہٹ)
- ۸۰۲۔ محمد علی۔ (بوالیا، مکلا)
- ۸۰۳۔ اختر الزماں۔ (مدرسہ اسلامیہ، پہاڑ پور)
- ۸۰۴۔ قربان علی محدث۔ (برورا، مدرسہ مکلا)

### نواکھالی

- ۸۰۵۔ محمد عبدالغنی محدث اول۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)
- ۸۰۶۔ محمد ابوالخیر غفرلہ۔ (شیخ النقیس، مدرسہ عالیہ اسلامیہ)
- ۸۰۷۔ محمد غلام سرور غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)
- ۸۰۸۔ محمد قاسم غفرلہ خادم۔ (مدرسہ عالیہ اسلامیہ)
- ۸۰۹۔ محمد خورشید عالم محدث۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۱۰۔ احقر محمد عتیق اللہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۱۱۔ محمد عبدالحق غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۱۲۔ محمد نور اللہ غفرلہ خادم۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۱۳۔ محمد ناظم عفی عنہ۔ (مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۱۴۔ محمد عبدالرشید غفرلہ محدث۔ (مدرسہ عالیہ)
- ۸۱۵۔ محمد ابوبکر صدیق۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)
- ۸۱۶۔ محمد مبارک اللہ غفرلہ۔ (مفتی مدرسہ عالیہ)
- ۸۱۷۔ احقر محمد دلیل الرحمن۔ (مدرس مدرسہ عالیہ)
- ۸۱۸۔ محمد عبدالسبحان غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)
- ۸۱۹۔ محمد ابوالمنصور غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)
- ۸۲۰۔ محمد عبدالرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)
- ۸۲۱۔ محمد بذل الرحمن غفرلہ۔ (خادم مدرسہ اسلامیہ)
- ۸۲۲۔ محمد نور اللہ عفی عنہ۔ (خادم الحدیث مدرسہ عالیہ کرامتیہ و خطیب الجامع بالبلد)
- ۸۲۳۔ نور احمد۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۲۴۔ محمد فضل الرحمن۔ (خادم مدرسہ کرامتیہ عالیہ)
- ۸۲۵۔ عبدالعزیز عفی عنہ۔ (متوطن تھلی)
- ۸۲۶۔ عبدالحفیظ عفا اللہ عنہ۔ (اشرف المدارس تھلی)
- ۸۲۷۔ محمد عبیدالحق عفی عنہ۔ (پرنسپل مدرسہ عالیہ فنی و ناظم جمعۃ المدینین مشرقی پاکستان)
- ۸۲۸۔ محمد عبدالمنان عفی عنہ۔ (محدث اول مدرسہ عالیہ فنی نواکھالی)
- ۸۲۹۔ محمد ابراہیم۔ (کتاب خانہ اسلامیہ فنی)
- ۸۳۰۔ محمد ابراہیم۔ (ناظم مدرسہ عالیہ فنی و سابق ممبر اسمبلی مشرقی پاکستان)
- ۸۳۱۔ محمد عبداللطیف۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)



- ۸۳۲۔ محمد ابراہیم غفرلہ۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)
- ۸۳۳۔ محمد نور الاسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)
- ۸۳۴۔ محمد شمس الحق غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ دارالعلوم اسلامیہ۔ سرسدی)
- ۸۳۵۔ احقر محمد عبدالستین۔ (خادم مدرسہ عزیزیا اسلامیہ، نارائن پور)
- ۸۳۶۔ بیشک ایسے عقائد باطلہ کفر ہیں۔ (محمد عبدالملک مہتمم مدرسہ اشرفیہ، پھول غازی)

### ڈھاکہ

- ۸۳۷۔ عزیز الحق۔ (خادم حدیث جامعہ قرآنیہ)
- ۸۳۸۔ محمد عبدالرحیم۔ (۱۳ کارکن باڑی لین)
- ۸۳۹۔ نور محمد اعظمی۔
- ۸۴۰۔ شمس الحق۔ (پرنسپل جامعہ قرآنیہ شاہی مسجد لال باغ)
- ۸۴۱۔ محمد علی اکبر غفرلہ۔ (سابق محدث مدرسہ اشرف العلوم)
- ۸۴۲۔ محمد عبدالمعز۔ (مفتی مدرسہ لال باغ)
- ۸۴۳۔ محمد عبدالکبیر۔ (خادم مدرسہ لال باغ)
- ۸۴۴۔ احقر محمد اللہ غفرلہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ لال باغ و خطیب شاہی مسجد)
- ۸۴۵۔ صلاح الدین۔ (جامعہ قرآنیہ)
- ۸۴۶۔ محمد ہارون۔ (جامعہ قرآنیہ)
- ۸۴۷۔ ہدایت اللہ۔ (محدث جامعہ قرآنیہ)
- ۸۴۸۔ حشمت اللہ۔ (جامعہ قرآنیہ)
- ۸۴۹۔ عبدالجبار۔ (جامعہ قرآنیہ)
- ۸۵۰۔ نوار الحق قاسمی۔ (جامعہ قرآنیہ)
- ۸۵۱۔ محمد معیار الدین۔ (ٹل گاؤں۔ ڈھاکہ)

### ممبئی

- ۸۵۲۔ اطہر علی۔ (صدر جامعہ امدادیہ، کشور گنج)
- ۸۵۳۔ احمد علی خان۔ (مہتمم جامعہ امدادیہ، کشور گنج)
- ۸۵۴۔ عبدالاحد قاسمی۔ (صدر مدرس جامعہ امدادیہ، کشور گنج)
- ۸۵۵۔ محمد علی۔ (مفتی و محدث جامعہ امدادیہ، کشور گنج)
- ۸۵۶۔ احسان الحق۔ (جامعہ امدادیہ، کشور گنج)
- ۸۵۷۔ عبدالحق۔ (پرنسپل ہیبت نگر عالیہ مدرسہ کشور گنج)
- ۸۵۸۔ امین الحق۔ (محدث ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشور گنج)
- ۸۵۹۔ اسرار نیل۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشور گنج)
- ۸۶۰۔ الطاف حسین۔ (مدرس ہیبت نگر، عالیہ مدرسہ کشور گنج)

- ۸۶۱- میزان الرحمن۔ (مدرس ہیت نگر، عالیہ مدرسہ کشور گنج)
- ۸۶۲- منظور الحق۔ (مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم، نتر کوڑہ)
- ۸۶۳- عبدالصمد۔ (محدث مدرسہ اشرف العلوم بالیہ)
- ۸۶۴- ضیاء الحق۔ (محدث غفوریہ دار السلام، اسلام پور)
- ۸۶۵- عبدالقدوس۔ (مہتمم بانٹوان کبیر پور مدرسہ عالیہ)
- ۸۶۶- انوار الرحمن۔ (مہتمم درگاہ پور مدرسہ)
- ۸۶۷- منیر الدین۔ (ناظم انوار العلوم، ناجورہ ہاتھ شیر گنج)
- ۸۶۸- قطب الدین۔ (مدرس انوار العلوم، ناجورہ ہاتھ شیر گنج)
- ۸۶۹- عبدالرحمن۔ (مدرس عرف العلوم کیسکوئی، شیر گنج)
- ۸۷۰- احقر الناس حسین احمد۔ (مدرسہ دار السلام سہاگی)
- ۸۷۱- احقر الناس محمد واعظ الدین۔ (لکھی پور اشاعت العلوم مدرسہ)
- ۸۷۲- محمد عبدالمطالب۔ (شام پور مدرسہ)
- ۸۷۳- محمد نبی حسین غفرلہ۔ (دار السلام مدرسہ رنگینہ پور)
- ۸۷۴- محمد غلام یاسین۔ (ناظم برادریہ صدیقیہ، مدرسہ نانکا نیل)
- ۸۷۵- ریاض الدین احمد۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ تلوئی، ضلع مومن شاہی)
- ۸۷۶- محمد ابوالہاشم غفرلہ۔ (مہتمم مدرسہ جامع حسینیہ میرزا پور)
- ۸۷۷- محمد سلامت اللہ غفرلہ۔ (قاسم العلوم بانسانی، بہونیا نربازار)
- ۸۷۸- محمد عبد الجبار۔ (یورب دہولا، آکند شریف)
- ۸۷۹- محمد عبد السلام۔ (مدرس باہتر جامعہ امدادیہ پوسٹ شا کوئی)
- ۸۸۰- سید شبلی فرقانی۔ (مہتمم بنارتیہ اسلامیہ مدرسہ، ڈاکخانہ نادینہ)
- ۸۸۱- محمد ابراہیم۔ (مدرسہ اشرفیہ کیندوا)
- ۸۸۲- محمد منیر الدین۔ (مدرسہ اشرفیہ کیندوا)
- ۸۸۳- محمد شمس الدین۔ (ناظم مدرسہ جامعہ مصطفویہ، دتو کاون)
- ۸۸۴- محمد سفیر الدین۔ (ناظم مدرسہ امداد العلوم باکندیہ)
- ۸۸۵- جعفر احمد۔ (ناظم مدرسہ دار العلوم ندی آئیل پوسٹ، نندائیل)
- ۸۸۶- محمد سعید الرحمن۔ (مہتمم مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہا شکر خیل)
- ۸۸۷- مظفر احمد۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہا شکر خیل)
- ۸۸۸- عبدالحلیل۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہا شکر خیل)
- ۸۸۹- آفتاب الدین۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہا شکر خیل)
- ۸۹۰- عبدالحلیم۔ (مدرس مدرسہ مصباح العلوم مہی نند، بہا شکر خیل)
- ۸۹۱- محمد عبدالباطن۔ (سہاگی مدرسہ)
- ۸۹۲- محمد سلیمان۔ (سہاگی مدرسہ)

۸۹۳-	عبدالحکیم۔	(ساکن جیکا تلا، سہاگی)
۸۹۴-	محمد سلیمان۔	(ساکن گایوتا، سہاگی)
۸۹۵-	رفیق اللہ۔	(برسیال)
۸۹۶-	مفیض الدین۔	(مہش پور)
۸۹۷-	محمد عبدالرشید۔	(مریس پور، سہاگی)
۸۹۸-	محمد حسین علی۔	(خطیب جامع مسجد صاحب نگر، سہاگی)
۸۹۹-	محمد علی۔	(فانڈائیل روڈ، صاحب نگر، سہاگی)
۹۰۰-	احمد علی۔	(خطیب مانور جامع مسجد، ڈاکخانہ کمارول)
۹۰۱-	شمس الہدیٰ۔	(خطیب جریارہ جامع مسجد، ڈاکخانہ، سہاگی)
۹۰۲-	غیاث الدین۔	(ساکن جریارہ، سہاگی)
۹۰۳-	عبدالجبار۔	(ساکن بکایوتا، سہاگی)
۹۰۴-	اشرف علی۔	(ساکن فانور، کارول)
۹۰۵-	محمد ابوالحسن۔	(ساکن جریارہ، سہاگی)
۹۰۶-	محمد سعد اللہ۔	(ساکن بتاجور، جمال پور)
۹۰۷-	عبدالحلیل۔	(ساکن بکایوتا، سہاگی)
۹۰۸-	عبدالرحمن فقیر۔	(ساکن ہاروا، تزجورا)
۹۰۹-	حسین علی۔	(خطیب شرشیرہ جامع مسجد)
۹۱۰-	شاہد علی۔	(مہتمم فرقانیہ مدرسہ داکورا شریف)
۹۱۱-	عبدالحی۔	(خطیب جامع مسجد، مہش پور)
۹۱۲-	رئیس الدین۔	(خطیب مالی رتی جامع مسجد کمارول)
۹۱۳-	مجیب الرحمن۔	(مدرس اول ماتذکھان مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)
۹۱۴-	عبدالرشید خاں۔	(مدرس اول ماتذکھان مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)
۹۱۵-	عبدالرزاق۔	(مدرس اول ماتذکھان مدرسہ، ڈاکخانہ نیل گنج)
۹۱۶-	نور الدین۔	(ناظم مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۱۷-	میاں حسین۔	(محدث مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۱۸-	اختر الدین۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۱۹-	وقاص علی۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۲۰-	اکبر حسین۔	(محدث مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۲۱-	یونس۔	(مدرس مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۲۲-	مجیب الرحمن۔	(مہتمم مدرسہ دارالعلوم، مین سنگھ شہر)
۹۲۳-	عبدالحمید۔	(ہیڈ مولوی، شام گنج اسکول)
۹۲۴-	محمد عمران۔	(بہو نیاں مہتمم مدرسہ اسلامیہ، دہرا)

- ۹۲۵۔ سلطان احمد۔ (ناظم کوکائیل مدرسہ)
- ۹۲۶۔ نور محمد۔ (ساکن تانکورا)
- ۹۲۷۔ عبدالغفور۔
- ۹۲۸۔ محمد ظاہر الدین۔ (دارالعلوم، مدرسہ شہلا)
- ۹۲۹۔ محمد امان اللہ۔ (دارالعلوم شہلا)
- ۹۳۰۔ محمد لقمان۔ (اسلام پور مدرسہ)
- ۹۳۱۔ محمد مختار الدین۔ (ہوکلہ اسلامیہ مدرسہ)
- ۹۳۲۔ شمس الدین۔
- ۹۳۳۔ عبدالغفور۔
- ۹۳۴۔ رستم علی۔
- ۹۳۵۔ حسین احمد۔
- ۹۳۶۔ عبدالرب۔
- ۹۳۷۔ محمد علی چودھری۔ (پروفیسر نصیر آباد کالج)
- ۹۳۸۔ ابوالکلام جلال الدین۔ (پروفیسر نصیر آباد کالج)
- ۹۳۹۔ فیض الدین۔ (امام بڑی مسجد)
- ۹۴۰۔ محبت الرحمن۔ (محدث ملتا کالج عالیہ مدرسہ)
- ۹۴۱۔ حبیب الرحمن۔ (مدرس ملتا کالج عالیہ مدرسہ)
- ۹۴۲۔ انیس الرحمن۔
- ۹۴۳۔ محمد عبدالسلام۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۴۔ محی الدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۵۔ عبدالاول۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۶۔ زین العابدین۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۷۔ عبدالحکیم۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۸۔ عبدالغفور۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۴۹۔ عبدالغنی۔ (مدرسہ دارالعلوم، سہاگی)
- ۹۵۰۔ محمد شمس الدین القاسمی۔ (مدرسہ دارالسلام، سہاگی)

### بریال ضلع

- ۹۵۱۔ محمد تاسین عفی عنہ۔ (عباد اللہ مسجد، شہر بریال)
- ۹۵۲۔ محمد بشیر اللہ اطہری۔ (امام جامع مسجد، شہر بریال)
- ۹۵۳۔ محمد نور الزماں۔ (بریالی سابق نائب ناظم جمعیت علماء اسلام ہند)
- ۹۵۴۔ محمد عبداللطیف۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریال شہر)
- ۹۵۵۔ محمد یونس۔ (خادم مدرسہ محمودیہ، بریال شہر)

- ۹۵۶۔ عبد المتین۔ (خادم مدرسه محمودیہ، بریال شہر)  
 ۹۵۷۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسه محمودیہ، بریال شہر)  
 ۹۵۸۔ عبدالمنان۔ (خادم مدرسه محمودیہ، بریال شہر)  
 ۹۵۹۔ ممتاز الدین۔ (مہتمم مدرسه ناظر پور، بریال شہر)  
 ۹۶۰۔ حاتم احمد۔ (مدرسه ناظر پور، بریال شہر)

### علماء جسر

- ۹۶۱۔ قاضی سخاوت حسین۔ (امام جامع مسجد جسر)  
 ۹۶۲۔ شمس العالم۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۳۔ عبد الحلیم۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۴۔ امجد حسین۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۵۔ رکن الزماں۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۶۔ عبدالرزاق۔  
 ۹۶۷۔ ابوالحسن محدث۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۸۔ شمس الرحمن۔ (مدرسه دارالعلوم، جسر)  
 ۹۶۹۔ جلال الدین۔ (جسر)  
 ۹۷۰۔ عیسیٰ روح اللہ۔ (جسر)  
 ۹۷۱۔ انوار اللہ۔ (جسر)  
 ۹۷۲۔ مقبول احمد۔ (جسر)  
 ۹۷۳۔ محمد قاسم۔ (جسر)  
 ۹۷۴۔ منصور احمد۔ (جسر شہر)

### فرید پور

- ۹۷۵۔ عبد العلی۔ (خطیب کوٹ مسجد فرید پور)  
 ۹۷۶۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، گوپال گنج ضلع فرید پور)  
 ۹۷۷۔ محمد عبد الحفیظ کوہر رازک۔ (مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۷۸۔ محمد عبدالستار غفرلہ۔ (استاذ مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۷۹۔ شفیع اللہ۔ (استاذ مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۸۰۔ عبد المقتدر احمد۔ (استاذ مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۸۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۸۲۔ محمد نور الحق۔ (مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۸۳۔ محمد عبدالباری۔ (مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)  
 ۹۸۴۔ محمد مشرف حسین عفی عنہ۔ (مدرس مدرسه خادم العلوم، یات کاتی)

۹۸۵۔ محمد اشرف علی۔

(مدرس مدرسہ خادم العلوم، یات کاتی)

### مدرسہ محی الاسلام جسیر

- ۹۸۶۔ محمد انور۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۸۷۔ عبدالستار۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۸۸۔ علی احمد۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۸۹۔ محمد یونس۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۰۔ جلال الدین۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۱۔ عبدالمنان۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۲۔ عبدالملک۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۳۔ عبدالمقیت۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۴۔ خواجہ عبدالجید۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)  
۹۹۵۔ شتیق الرحمن۔ (مدرسہ محی الاسلام جسیر)

### کھلنا

- ۹۹۶۔ عزیز الرحمن۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)  
۹۹۷۔ خلیل احمد۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)  
۹۹۸۔ فہیم الدین۔ (مہتمم مدرسہ ادیپور)  
۹۹۹۔ عبدالقادر۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)  
۱۰۰۰۔ محمد اسحاق۔ (مفتی مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)  
۱۰۰۱۔ عبدالستار۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)  
۱۰۰۲۔ عبدالرحمن۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)  
۱۰۰۳۔ محمد شوکت علی۔ (مدرسہ عالیہ، کھلنا شہر)  
۱۰۰۴۔ عبداللطیف۔ (مہتمم مدرسہ اسلامیہ)  
۱۰۰۵۔ عبدالعزیز۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)  
۱۰۰۶۔ عبدالاول۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)  
۱۰۰۷۔ مذکر الباری۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)  
۱۰۰۸۔ حسین احمد۔ (امام جامع مسجد، کھلنا)

### بقیہ کملا ضلع

- ۱۰۰۹۔ محمد عبدالحق۔ (خطیب جامع مسجد پوران بازار، چاند پور)  
۱۰۱۰۔ محمد وحید الدین۔ (ناظم مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)  
۱۰۱۱۔ احقر محمد علی۔ (مفتی مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)  
۱۰۱۲۔ ابوالفیض۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاند پور)



- ۱۰۱۳۔ قاری ابوالخیر۔ (مدرسہ قاسم العلوم، چاندپور)  
 ۱۰۱۴۔ احقر الانام تاج الاسلام۔ (مدرسہ برہمن باڈیہ، ضلع کملا)  
 ۱۰۱۵۔ احقر غلام رسول۔ (استاذ مدرسہ برہمن باڈیہ، ضلع کملا)

### مومن شاہی

- ۱۰۱۶۔ مقبول احمد۔ (مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۱۷۔ آفتاب۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۱۸۔ محمد یوسف۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۱۹۔ محمد مہراب علی۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۲۰۔ نور الاسلام۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۲۱۔ علیم الدین۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۲۲۔ عبدالقادر۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۲۳۔ حشمت اللہ۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)  
 ۱۰۲۴۔ عبدالرشید۔ (خادم مدرسہ عالیہ، قلاشین)

### علماء ممالک اسلامیہ سے جو استفاء کیا گیا تھا

### اس کا عربی متن درج ذیل ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الاستفتاء

كان ظهر في الهند (المتحدة الغير المتقسمة) رجل يدعى المرزا غلام احمد القادياني، وادعى النبوة، واموراً من الكفر والالحاد، فاتفق علماء الاسلام على كفره شرقاً وغرباً، عجماً وعرباً، وقد عرف حاله، وشرقت انباءه و غربت۔ وظاهر اليوم رجل في هذه البلاد سمي به و بلديه، يدعى غلام احمد و يلقب ”پرويز“ ذلك اللقب المجوسى الذى كان يلقب به كل من ملك بلاد فارس والفرس فى القرون الخالية۔ وقد أبدى اشياى غريته بد بهشته، حتى سبق سمي به المتنبي السابق فى عقايد الضلالة وافكاره الخاسرة، وأداءه الفاجرة، وهو ان لم يدع النبوة مثل بلديه وسميه، ولكن لم يغادر شيئاً من عقايد الدين المحمدى، واحكام الشريعة الاسلامية الطاهرة، الا وقد الحد فيها وحرفها تحريفاً شنيعاً منكراً حتى انكر ضروريات الدين كلها كما سيأتى بيان ذلك قريباً۔ ثم لم يقتنع بها بل سرعان ما اصبح داعية لنشر تلك المعتقدات الاثيمة الضالة فى الناشئة الجديدة التى صلتها بالدين فى غاية الوهن، ومعرفتها به فى غاية السطحية۔ واصدر مجلة سماها ”طلوع اسلام“ واتخذها منبراً لا ذاعة تلك الافكار المنكرة باسلوب يلبس الحقائق، وألف تاليف عديدة، شخها بكل ما امكن له من تسويل وتلبيس والحاد تم سمي كل ذلك اسلاماً حقيقاً حقيقاً بالقبول والاذعان، وسمى الاسلام الرائج بين المسلمين الحاوى على عبادات وطاعات ومعتقدات طاهرة مجوسية ومكيدة ضد الاسلام۔ وبالجملة فلم يغادر اساساً للذين الاسمى الا وقد زعزعه، واورث شكوكاً وشبهات فى جميع المتواترات المقطوعة وضروريات

الدين، حتى تفاتم الامر وبلغ السيل الزبي، ولم يبق وجه للسكوت ولا رخصة للعراض والتغافل عن اظهار الحق الصريح، فقام رجال اولو علم وذو اقليم والسنة للدفاع عن الدين والرد على الحاد وكفره وضلاله بتاليف وصحف ومقالات ومجلات غير انها كانت جهوداً انفرادية غير كافية بالمقصود لاستئصال هذه الشجرة الخبيثة فكانت المصالح الدينية تستدعي الى ان يجمع بنذ من كفره والحاد لكي تكون الامة على جلية من امره على ما يستحق به الاكفرا، وفعلاً قد جمع ذلك وقدم للعلماء في بلاد الهند والباسكتان الشرقية والغربية، فاتفقت كلمتهم على الحكم بكفره وارتداده وخروجه عن دائرة السلام، ولم يتخلف احد من المداهير وكبار العلماء والمشائخ عن الافتاء بكفره حتى اتفق علماء السنة وعلماء الشيعة وطوائف اهل العلم من جميع الفرق الاسلامية على كفره. وقد طبعت طذه الفتاوى والتوقيعات في صورة رسالة خاصة سميت، "علماء امت كاتفة فتوى پرويز كافر ہے" - وشاعت هذه الرسالة باللغة الاردوية ولاقت اقباً من الجماهير، وتلقوه ارباب الجرائد والمجلات والصحف بنقلها وتلخيصها وتشريحها، فكان آخر الدواء الكي، وقطعت جبهة قول كل خطيب، واجبنا ان تقدم الان اشياء من ضلالته لعلماء الاسلام في الممالك الاسلامية جزيرة العرب والحرمين الشريفين والحجاز ونجد والشام والقدس والقاهرة والجزائر وتونس وغيرها، نوقدم منها ما لا تحتل تاويلاً بحيث لا مخلص لقائلها غير التوبة، الرجوع الى الاسلام! فدونكم ايها العلماء والفضلاء اكباد بلاد الاسلام، وافذ اذبلد العرب-نبذاً من افكاره ومعتقداته- (والله يقول الحق وهو يهدي السبيل)

### غلام احمد پرويز ونبذ من تنعقد اتنه الاحكام القرآنية ليست ابدية

(١) يقول: ان جميع ماورد في القرا- الكريم من الصدقات والتوريث وما الى ذلك من الاحكام المالية كل ذلك موقت تديجي انما يتدرج به الى دور مستقرا سيميه هو نظام الربوبية، فاذا جاء ذلك الوقت تنتهي هذه الاحكام لانها كانت موقته غير مستقلة "نظام ربوبيت"

(ص ١٦٤، ٢٥ "سليم كنام" ج ١، ص ٢٣، و ص ١٨٠)

### لكل عصر شريعة

(٢) ان رسول الله صلى الله وسلم والذين معه قد استنبطوا من القرا احكاما فكانت شريعة وهكذا كل من جاء بعده من اعضاء شورائية لحكومة مركزية، لهم ان يستنبطوا احكاماً من القرا، فتكون تلك الاحكام شريعة ذلك العصر، ليسوا مكفين بتلك الشريعة السابقة ثم لا تختص تلك بباب واحد بل العبادات، والمعاملات، والاخلاق كلها يجري فيه ذلك، ومن اجل ذلك القرائنلم يعين تفصيلات العبادة-

(مقام حديث، ج ١، ص ٣٩١، و ص ٢٢٢)

### اطاعة الله ورسوله هي اطاعة الحكومة

(٣) قوله تعالى: "واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" ان المراد من اطاعة الله ورسوله هو اطاعة مركز الملة- اى الحكومة المركزية- والمراد "اولى الامر" الجمعيات التي تنعقد تحتها- فالحكومة المركزية تستقل بالتشريع، وليس المراد باطاعة الله اطاعة كتابه القرا الكريم، ولا باطاعة الرسول اطاعة احاديثه، فكل حكومة مركزية قامت بعد عهد الرسالة منصبتها منصب الرسول، فاطاعتا لله والرسول انما هي اطاعة تلك الحكومة- والرسول كان مطاعاً من جهة ان كان امير واما ماً للحكومة المركزية والحكومة المركزية هي المطاعة-

(معارف القرا، ج ٣، ص ١١٦، ١٢٣، ١٢٥، ١٢٦، ١٢٧، ١٢٨، ١٢٩، ١٣٠، ١٣١، ١٣٢، ١٣٣، ١٣٤، ١٣٥، ١٣٦، ١٣٧، ١٣٨، ١٣٩، ١٤٠، ١٤١، ١٤٢، ١٤٣، ١٤٤، ١٤٥، ١٤٦، ١٤٧، ١٤٨، ١٤٩، ١٥٠، ١٥١، ١٥٢، ١٥٣، ١٥٤، ١٥٥، ١٥٦، ١٥٧، ١٥٨، ١٥٩، ١٦٠، ١٦١، ١٦٢، ١٦٣، ١٦٤، ١٦٥، ١٦٦، ١٦٧، ١٦٨، ١٦٩، ١٧٠، ١٧١، ١٧٢، ١٧٣، ١٧٤، ١٧٥، ١٧٦، ١٧٧، ١٧٨، ١٧٩، ١٨٠، ١٨١، ١٨٢، ١٨٣، ١٨٤، ١٨٥، ١٨٦، ١٨٧، ١٨٨، ١٨٩، ١٩٠، ١٩١، ١٩٢، ١٩٣، ١٩٤، ١٩٥، ١٩٦، ١٩٧، ١٩٨، ١٩٩، ٢٠٠، ٢٠١، ٢٠٢، ٢٠٣، ٢٠٤، ٢٠٥، ٢٠٦، ٢٠٧، ٢٠٨، ٢٠٩، ٢١٠، ٢١١، ٢١٢، ٢١٣، ٢١٤، ٢١٥، ٢١٦، ٢١٧، ٢١٨، ٢١٩، ٢٢٠، ٢٢١، ٢٢٢، ٢٢٣، ٢٢٤، ٢٢٥، ٢٢٦، ٢٢٧، ٢٢٨، ٢٢٩، ٢٣٠، ٢٣١، ٢٣٢، ٢٣٣، ٢٣٤، ٢٣٥، ٢٣٦، ٢٣٧، ٢٣٨، ٢٣٩، ٢٤٠، ٢٤١، ٢٤٢، ٢٤٣، ٢٤٤، ٢٤٥، ٢٤٦، ٢٤٧، ٢٤٨، ٢٤٩، ٢٥٠، ٢٥١، ٢٥٢، ٢٥٣، ٢٥٤، ٢٥٥، ٢٥٦، ٢٥٧، ٢٥٨، ٢٥٩، ٢٦٠، ٢٦١، ٢٦٢، ٢٦٣، ٢٦٤، ٢٦٥، ٢٦٦، ٢٦٧، ٢٦٨، ٢٦٩، ٢٧٠، ٢٧١، ٢٧٢، ٢٧٣، ٢٧٤، ٢٧٥، ٢٧٦، ٢٧٧، ٢٧٨، ٢٧٩، ٢٨٠، ٢٨١، ٢٨٢، ٢٨٣، ٢٨٤، ٢٨٥، ٢٨٦، ٢٨٧، ٢٨٨، ٢٨٩، ٢٩٠، ٢٩١، ٢٩٢، ٢٩٣، ٢٩٤، ٢٩٥، ٢٩٦، ٢٩٧، ٢٩٨، ٢٩٩، ٣٠٠، ٣٠١، ٣٠٢، ٣٠٣، ٣٠٤، ٣٠٥، ٣٠٦، ٣٠٧، ٣٠٨، ٣٠٩، ٣١٠، ٣١١، ٣١٢، ٣١٣، ٣١٤، ٣١٥، ٣١٦، ٣١٧، ٣١٨، ٣١٩، ٣٢٠، ٣٢١، ٣٢٢، ٣٢٣، ٣٢٤، ٣٢٥، ٣٢٦، ٣٢٧، ٣٢٨، ٣٢٩، ٣٣٠، ٣٣١، ٣٣٢، ٣٣٣، ٣٣٤، ٣٣٥، ٣٣٦، ٣٣٧، ٣٣٨، ٣٣٩، ٣٤٠، ٣٤١، ٣٤٢، ٣٤٣، ٣٤٤، ٣٤٥، ٣٤٦، ٣٤٧، ٣٤٨، ٣٤٩، ٣٥٠، ٣٥١، ٣٥٢، ٣٥٣، ٣٥٤، ٣٥٥، ٣٥٦، ٣٥٧، ٣٥٨، ٣٥٩، ٣٦٠، ٣٦١، ٣٦٢، ٣٦٣، ٣٦٤، ٣٦٥، ٣٦٦، ٣٦٧، ٣٦٨، ٣٦٩، ٣٧٠، ٣٧١، ٣٧٢، ٣٧٣، ٣٧٤، ٣٧٥، ٣٧٦، ٣٧٧، ٣٧٨، ٣٧٩، ٣٨٠، ٣٨١، ٣٨٢، ٣٨٣، ٣٨٤، ٣٨٥، ٣٨٦، ٣٨٧، ٣٨٨، ٣٨٩، ٣٩٠، ٣٩١، ٣٩٢، ٣٩٣، ٣٩٤، ٣٩٥، ٣٩٦، ٣٩٧، ٣٩٨، ٣٩٩، ٤٠٠، ٤٠١، ٤٠٢، ٤٠٣، ٤٠٤، ٤٠٥، ٤٠٦، ٤٠٧، ٤٠٨، ٤٠٩، ٤١٠، ٤١١، ٤١٢، ٤١٣، ٤١٤، ٤١٥، ٤١٦، ٤١٧، ٤١٨، ٤١٩، ٤٢٠، ٤٢١، ٤٢٢، ٤٢٣، ٤٢٤، ٤٢٥، ٤٢٦، ٤٢٧، ٤٢٨، ٤٢٩، ٤٣٠، ٤٣١، ٤٣٢، ٤٣٣، ٤٣٤، ٤٣٥، ٤٣٦، ٤٣٧، ٤٣٨، ٤٣٩، ٤٤٠، ٤٤١، ٤٤٢، ٤٤٣، ٤٤٤، ٤٤٥، ٤٤٦، ٤٤٧، ٤٤٨، ٤٤٩، ٤٥٠، ٤٥١، ٤٥٢، ٤٥٣، ٤٥٤، ٤٥٥، ٤٥٦، ٤٥٧، ٤٥٨، ٤٥٩، ٤٦٠، ٤٦١، ٤٦٢، ٤٦٣، ٤٦٤، ٤٦٥، ٤٦٦، ٤٦٧، ٤٦٨، ٤٦٩، ٤٧٠، ٤٧١، ٤٧٢، ٤٧٣، ٤٧٤، ٤٧٥، ٤٧٦، ٤٧٧، ٤٧٨، ٤٧٩، ٤٨٠، ٤٨١، ٤٨٢، ٤٨٣، ٤٨٤، ٤٨٥، ٤٨٦، ٤٨٧، ٤٨٨، ٤٨٩، ٤٩٠، ٤٩١، ٤٩٢، ٤٩٣، ٤٩٤، ٤٩٥، ٤٩٦، ٤٩٧، ٤٩٨، ٤٩٩، ٥٠٠، ٥٠١، ٥٠٢، ٥٠٣، ٥٠٤، ٥٠٥، ٥٠٦، ٥٠٧، ٥٠٨، ٥٠٩، ٥١٠، ٥١١، ٥١٢، ٥١٣، ٥١٤، ٥١٥، ٥١٦، ٥١٧، ٥١٨، ٥١٩، ٥٢٠، ٥٢١، ٥٢٢، ٥٢٣، ٥٢٤، ٥٢٥، ٥٢٦، ٥٢٧، ٥٢٨، ٥٢٩، ٥٣٠، ٥٣١، ٥٣٢، ٥٣٣، ٥٣٤، ٥٣٥، ٥٣٦، ٥٣٧، ٥٣٨، ٥٣٩، ٥٤٠، ٥٤١، ٥٤٢، ٥٤٣، ٥٤٤، ٥٤٥، ٥٤٦، ٥٤٧، ٥٤٨، ٥٤٩، ٥٥٠، ٥٥١، ٥٥٢، ٥٥٣، ٥٥٤، ٥٥٥، ٥٥٦، ٥٥٧، ٥٥٨، ٥٥٩، ٥٦٠، ٥٦١، ٥٦٢، ٥٦٣، ٥٦٤، ٥٦٥، ٥٦٦، ٥٦٧، ٥٦٨، ٥٦٩، ٥٧٠، ٥٧١، ٥٧٢، ٥٧٣، ٥٧٤، ٥٧٥، ٥٧٦، ٥٧٧، ٥٧٨، ٥٧٩، ٥٨٠، ٥٨١، ٥٨٢، ٥٨٣، ٥٨٤، ٥٨٥، ٥٨٦، ٥٨٧، ٥٨٨، ٥٨٩، ٥٩٠، ٥٩١، ٥٩٢، ٥٩٣، ٥٩٤، ٥٩٥، ٥٩٦، ٥٩٧، ٥٩٨، ٥٩٩، ٦٠٠، ٦٠١، ٦٠٢، ٦٠٣، ٦٠٤، ٦٠٥، ٦٠٦، ٦٠٧، ٦٠٨، ٦٠٩، ٦١٠، ٦١١، ٦١٢، ٦١٣، ٦١٤، ٦١٥، ٦١٦، ٦١٧، ٦١٨، ٦١٩، ٦٢٠، ٦٢١، ٦٢٢، ٦٢٣، ٦٢٤، ٦٢٥، ٦٢٦، ٦٢٧، ٦٢٨، ٦٢٩، ٦٣٠، ٦٣١، ٦٣٢، ٦٣٣، ٦٣٤، ٦٣٥، ٦٣٦، ٦٣٧، ٦٣٨، ٦٣٩، ٦٤٠، ٦٤١، ٦٤٢، ٦٤٣، ٦٤٤، ٦٤٥، ٦٤٦، ٦٤٧، ٦٤٨، ٦٤٩، ٦٥٠، ٦٥١، ٦٥٢، ٦٥٣، ٦٥٤، ٦٥٥، ٦٥٦، ٦٥٧، ٦٥٨، ٦٥٩، ٦٦٠، ٦٦١، ٦٦٢، ٦٦٣، ٦٦٤، ٦٦٥، ٦٦٦، ٦٦٧، ٦٦٨، ٦٦٩، ٦٧٠، ٦٧١، ٦٧٢، ٦٧٣، ٦٧٤، ٦٧٥، ٦٧٦، ٦٧٧، ٦٧٨، ٦٧٩، ٦٨٠، ٦٨١، ٦٨٢، ٦٨٣، ٦٨٤، ٦٨٥، ٦٨٦، ٦٨٧، ٦٨٨، ٦٨٩، ٦٩٠، ٦٩١، ٦٩٢، ٦٩٣، ٦٩٤، ٦٩٥، ٦٩٦، ٦٩٧، ٦٩٨، ٦٩٩، ٧٠٠، ٧٠١، ٧٠٢، ٧٠٣، ٧٠٤، ٧٠٥، ٧٠٦، ٧٠٧، ٧٠٨، ٧٠٩، ٧١٠، ٧١١، ٧١٢، ٧١٣، ٧١٤، ٧١٥، ٧١٦، ٧١٧، ٧١٨، ٧١٩، ٧٢٠، ٧٢١، ٧٢٢، ٧٢٣، ٧٢٤، ٧٢٥، ٧٢٦، ٧٢٧، ٧٢٨، ٧٢٩، ٧٣٠، ٧٣١، ٧٣٢، ٧٣٣، ٧٣٤، ٧٣٥، ٧٣٦، ٧٣٧، ٧٣٨، ٧٣٩، ٧٤٠، ٧٤١، ٧٤٢، ٧٤٣، ٧٤٤، ٧٤٥، ٧٤٦، ٧٤٧، ٧٤٨، ٧٤٩، ٧٥٠، ٧٥١، ٧٥٢، ٧٥٣، ٧٥٤، ٧٥٥، ٧٥٦، ٧٥٧، ٧٥٨، ٧٥٩، ٧٦٠، ٧٦١، ٧٦٢، ٧٦٣، ٧٦٤، ٧٦٥، ٧٦٦، ٧٦٧، ٧٦٨، ٧٦٩، ٧٧٠، ٧٧١، ٧٧٢، ٧٧٣، ٧٧٤، ٧٧٥، ٧٧٦، ٧٧٧، ٧٧٨، ٧٧٩، ٧٨٠، ٧٨١، ٧٨٢، ٧٨٣، ٧٨٤، ٧٨٥، ٧٨٦، ٧٨٧، ٧٨٨، ٧٨٩، ٧٩٠، ٧٩١، ٧٩٢، ٧٩٣، ٧٩٤، ٧٩٥، ٧٩٦، ٧٩٧، ٧٩٨، ٧٩٩، ٨٠٠، ٨٠١، ٨٠٢، ٨٠٣، ٨٠٤، ٨٠٥، ٨٠٦، ٨٠٧، ٨٠٨، ٨٠٩، ٨١٠، ٨١١، ٨١٢، ٨١٣، ٨١٤، ٨١٥، ٨١٦، ٨١٧، ٨١٨، ٨١٩، ٨٢٠، ٨٢١، ٨٢٢، ٨٢٣، ٨٢٤، ٨٢٥، ٨٢٦، ٨٢٧، ٨٢٨، ٨٢٩، ٨٣٠، ٨٣١، ٨٣٢، ٨٣٣، ٨٣٤، ٨٣٥، ٨٣٦، ٨٣٧، ٨٣٨، ٨٣٩، ٨٤٠، ٨٤١، ٨٤٢، ٨٤٣، ٨٤٤، ٨٤٥، ٨٤٦، ٨٤٧، ٨٤٨، ٨٤٩، ٨٥٠، ٨٥١، ٨٥٢، ٨٥٣، ٨٥٤، ٨٥٥، ٨٥٦، ٨٥٧، ٨٥٨، ٨٥٩، ٨٦٠، ٨٦١، ٨٦٢، ٨٦٣، ٨٦٤، ٨٦٥، ٨٦٦، ٨٦٧، ٨٦٨، ٨٦٩، ٨٧٠، ٨٧١، ٨٧٢، ٨٧٣، ٨٧٤، ٨٧٥، ٨٧٦، ٨٧٧، ٨٧٨، ٨٧٩، ٨٨٠، ٨٨١، ٨٨٢، ٨٨٣، ٨٨٤، ٨٨٥، ٨٨٦، ٨٨٧، ٨٨٨، ٨٨٩، ٨٩٠، ٨٩١، ٨٩٢، ٨٩٣، ٨٩٤، ٨٩٥، ٨٩٦، ٨٩٧، ٨٩٨، ٨٩٩، ٩٠٠، ٩٠١، ٩٠٢، ٩٠٣، ٩٠٤، ٩٠٥، ٩٠٦، ٩٠٧، ٩٠٨، ٩٠٩، ٩١٠، ٩١١، ٩١٢، ٩١٣، ٩١٤، ٩١٥، ٩١٦، ٩١٧، ٩١٨، ٩١٩، ٩٢٠، ٩٢١، ٩٢٢، ٩٢٣، ٩٢٤، ٩٢٥، ٩٢٦، ٩٢٧، ٩٢٨، ٩٢٩، ٩٣٠، ٩٣١، ٩٣٢، ٩٣٣، ٩٣٤، ٩٣٥، ٩٣٦، ٩٣٧، ٩٣٨، ٩٣٩، ٩٤٠، ٩٤١، ٩٤٢، ٩٤٣، ٩٤٤، ٩٤٥، ٩٤٦، ٩٤٧، ٩٤٨، ٩٤٩، ٩٥٠، ٩٥١، ٩٥٢، ٩٥٣، ٩٥٤، ٩٥٥، ٩٥٦، ٩٥٧، ٩٥٨، ٩٥٩، ٩٦٠، ٩٦١، ٩٦٢، ٩٦٣، ٩٦٤، ٩٦٥، ٩٦٦، ٩٦٧، ٩٦٨، ٩٦٩، ٩٧٠، ٩٧١، ٩٧٢، ٩٧٣، ٩٧٤، ٩٧٥، ٩٧٦، ٩٧٧، ٩٧٨، ٩٧٩، ٩٨٠، ٩٨١، ٩٨٢، ٩٨٣، ٩٨٤، ٩٨٥، ٩٨٦، ٩٨٧، ٩٨٨، ٩٨٩، ٩٩٠، ٩٩١، ٩٩٢، ٩٩٣، ٩٩٤، ٩٩٥، ٩٩٦، ٩٩٧، ٩٩٨، ٩٩٩، ١٠٠٠، ١٠٠١، ١٠٠٢، ١٠٠٣، ١٠٠٤، ١٠٠٥، ١٠٠٦، ١٠٠٧، ١٠٠٨، ١٠٠٩، ١٠١٠، ١٠١١، ١٠١٢، ١٠١٣، ١٠١٤، ١٠١٥، ١٠١٦، ١٠١٧، ١٠١٨، ١٠١٩، ١٠٢٠، ١٠٢١، ١٠٢٢، ١٠٢٣، ١٠٢٤، ١٠٢٥، ١٠٢٦، ١٠٢٧، ١٠٢٨، ١٠٢٩، ١٠٣٠، ١٠٣١، ١٠٣٢، ١٠٣٣، ١٠٣٤، ١٠٣٥، ١٠٣٦، ١٠٣٧، ١٠٣٨، ١٠٣٩، ١٠٤٠، ١٠٤١، ١٠٤٢، ١٠٤٣، ١٠٤٤، ١٠٤٥، ١٠٤٦، ١٠٤٧، ١٠٤٨، ١٠٤٩، ١٠٥٠، ١٠٥١، ١٠٥٢، ١٠٥٣، ١٠٥٤، ١٠٥٥، ١٠٥٦، ١٠٥٧، ١٠٥٨، ١٠٥٩، ١٠٦٠، ١٠٦١، ١٠٦٢، ١٠٦٣، ١٠٦٤، ١٠٦٥، ١٠٦٦، ١٠٦٧، ١٠٦٨، ١٠٦٩، ١٠٧٠، ١٠٧١، ١٠٧٢، ١٠٧٣، ١٠٧٤، ١٠٧٥، ١٠٧٦، ١٠٧٧، ١٠٧٨، ١٠٧٩، ١٠٨٠، ١٠٨١، ١٠٨٢، ١٠٨٣، ١٠٨٤، ١٠٨٥، ١٠٨٦، ١٠٨٧، ١٠٨٨، ١٠٨٩، ١٠٩٠، ١٠٩١، ١٠٩٢، ١٠٩٣، ١٠٩٤، ١٠٩٥، ١٠٩٦، ١٠٩٧، ١٠٩٨، ١٠٩٩، ١١٠٠، ١١٠١، ١١٠٢، ١١٠٣، ١١٠٤، ١١٠٥، ١١٠٦، ١١٠٧، ١١٠٨، ١١٠٩، ١١١٠، ١١١١، ١١١٢، ١١١٣، ١١١٤، ١١١٥، ١١١٦، ١١١٧، ١١١٨، ١١١٩، ١١٢٠، ١١٢١، ١١٢٢، ١١٢٣، ١١٢٤، ١١٢٥، ١١٢٦، ١١٢٧، ١١٢٨، ١١٢٩، ١١٣٠، ١١٣١، ١١٣٢، ١١٣٣، ١١٣٤، ١١٣٥، ١١٣٦، ١١٣٧، ١١٣٨، ١١٣٩، ١١٤٠، ١١٤١، ١١٤٢، ١١٤٣، ١١٤٤، ١١٤٥، ١١٤٦، ١١٤٧، ١١٤٨، ١١٤٩، ١١٥٠، ١١٥١، ١١٥٢، ١١٥٣، ١١٥٤، ١١٥٥، ١١٥٦، ١١٥٧، ١١٥٨، ١١٥٩، ١١٦٠، ١١٦١، ١١٦٢، ١١٦٣، ١١٦٤، ١١٦٥، ١١٦٦، ١١٦٧، ١١٦٨، ١١٦٩، ١١٧٠، ١١٧١، ١١٧٢، ١١٧٣، ١١٧٤، ١١٧٥، ١١٧٦، ١١٧٧، ١١٧٨، ١١٧٩، ١١٨٠، ١١٨١، ١١٨٢، ١١٨٣، ١١٨٤، ١١٨٥، ١١٨٦، ١١٨٧، ١١٨٨، ١١٨٩، ١١٩٠، ١١٩١، ١١٩٢، ١١٩٣، ١١٩٤، ١١٩٥، ١١٩٦، ١١٩٧، ١١٩٨، ١١٩٩، ١٢٠٠، ١٢٠١، ١٢٠٢، ١٢٠٣، ١٢٠٤، ١٢٠٥، ١٢٠٦، ١٢٠٧، ١٢٠٨، ١٢٠٩، ١٢١٠، ١٢١١، ١٢١٢، ١٢١٣، ١٢١٤، ١٢١٥، ١٢١٦، ١٢١٧، ١٢١٨، ١٢١٩، ١٢٢٠، ١٢٢١، ١٢٢٢، ١٢٢٣، ١٢٢٤، ١٢٢٥، ١٢٢٦، ١٢٢٧، ١٢٢٨، ١٢٢٩، ١٢٣٠، ١٢٣١، ١٢٣٢، ١٢٣٣، ١٢٣٤، ١٢٣٥، ١٢٣٦، ١٢٣٧، ١٢٣٨، ١٢٣٩، ١٢٤٠، ١٢٤١، ١٢٤٢، ١٢٤٣، ١٢٤٤، ١٢٤٥، ١٢٤٦، ١٢٤٧، ١٢٤٨، ١٢٤٩، ١٢٥٠، ١٢٥١، ١٢٥٢، ١٢٥٣، ١٢٥٤، ١٢٥٥، ١٢٥٦، ١٢٥٧، ١٢٥٨، ١٢٥٩، ١٢٦٠، ١٢٦١، ١٢٦٢، ١٢٦٣، ١٢٦٤، ١٢٦٥، ١٢٦٦، ١٢٦٧، ١٢٦٨، ١٢٦٩، ١٢٧٠، ١٢٧١، ١٢٧٢، ١٢٧٣، ١٢٧٤، ١٢٧٥، ١٢٧٦، ١٢٧٧، ١٢٧٨، ١٢٧٩، ١٢٨٠، ١٢٨١، ١٢٨٢، ١٢٨٣، ١٢٨٤، ١٢٨٥، ١٢٨٦، ١٢٨٧، ١٢٨٨، ١٢٨٩، ١٢٩٠، ١٢٩١، ١٢٩٢، ١٢٩٣، ١٢٩٤، ١٢٩٥، ١٢٩٦، ١٢٩٧، ١٢٩٨، ١٢٩٩، ١٣٠٠، ١٣٠١، ١٣٠٢، ١٣٠٣، ١٣٠٤، ١٣٠٥، ١٣٠٦، ١٣٠٧، ١٣٠٨، ١٣٠٩، ١٣١٠، ١٣١١، ١٣١٢، ١٣١٣، ١٣١٤، ١٣١٥، ١٣١٦، ١٣١٧، ١٣١٨، ١٣١٩، ١٣٢٠، ١٣٢١، ١٣٢٢، ١٣٢٣، ١٣٢٤، ١٣٢٥، ١٣٢٦، ١٣٢٧، ١٣٢٨، ١٣٢٩، ١٣٣٠، ١٣٣١، ١٣٣٢، ١٣٣٣، ١٣٣٤، ١٣٣٥، ١٣٣٦، ١٣٣٧، ١٣٣٨، ١٣٣٩، ١٣٤٠، ١٣٤١، ١٣٤٢، ١٣٤٣، ١٣٤٤، ١٣٤٥، ١٣٤٦، ١٣٤٧، ١٣٤٨، ١٣٤٩، ١٣٥٠، ١٣٥١، ١٣٥٢، ١٣٥٣، ١٣٥٤، ١٣٥٥، ١٣٥٦، ١٣٥٧، ١٣٥٨، ١٣٥٩، ١٣٦٠، ١٣٦١، ١٣٦٢، ١٣٦٣، ١٣٦٤، ١٣٦٥، ١٣٦٦، ١٣٦٧، ١٣٦٨، ١٣٦٩، ١٣٧٠، ١٣٧١، ١٣٧٢، ١٣٧٣، ١٣٧٤، ١٣٧٥، ١٣٧٦، ١٣٧٧، ١٣٧٨، ١٣٧٩، ١٣٨٠، ١٣٨١، ١٣٨٢، ١٣٨٣، ١٣٨٤، ١٣٨٥، ١٣٨٦، ١٣٨٧، ١٣٨٨، ١٣٨٩، ١٣٩٠، ١٣٩١، ١٣٩٢، ١٣٩٣، ١٣٩٤، ١٣٩٥، ١٣٩٦، ١٣٩٧، ١٣٩٨، ١٣٩٩، ١٤٠٠، ١٤٠١، ١٤٠٢، ١٤٠٣، ١٤٠٤، ١٤٠٥، ١٤٠٦، ١٤٠٧، ١٤٠٨، ١٤

## ”ليس الرسول مطاعاً“

(٤) وليس له ان يأمرهم باطاعته، وليس المراد من اطاعتا لله واطاعة رسوله الا اطاعة مركز نظام الدين الذى ينفذ احكام القرآن فقط-

(معارف القرآن، ج ٢، ص ٦١٦، اسلامى نظام، ص ٨٦)

## الايمان بالملائكة ومعنى سجود الملائكة

(٥) المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات، ومعنى الايمان بها ان يسخرها الانسان ويزعن الانسان ان تلك القوى- ومعنى سجود الملائكة لا آدم: ان تلك القوى قد سخرها الانسان، وليس المراد بآدم شخص خاص، وانما اريد به الانسان، وأدم وحواء عبارة عن زوجين للنسل الانسانى- (لغات القرآن، ص ٢١٢)

وقصتهما حكاية تمثيلية للمعاشرة الانسانية-

(لغات القرآن، ج ١، ص ٢١٥)

## الجنة والنار

(٦) ليس المراد بالجنة والنار امكنة خاصة بل هى كيفيات للانسان- (لغات القرآن، ج ١، ص ٢٣٨)

## الصلاة

(٧) الصلوة التى يصليها المسلمون اخذوها من المجوس وليست هى مرادة فى القرآن، والقرآن انما امر باقامة الصلاة، واقامة الصلاة هى اقامة اسس لاصلاح الافراد على دفع ما يقتضيه النظام-

(مجلة ”طلوع اسلام“ لشهر يونيو سنة ١٩٥٠، ص ٢٤٠، قرآنى نظام ربوبيت ص ٨٤)

(٨) كل من كان نائباً عن الرسول له ان يغير صورة الصلاة المعروفة على ما يقتضيه ذلك العصر- (قرآنى فيل، ص ١٣، ١٥)

## الصلتان فى القرآن

(٩) لم يذكر فى القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء، فلم يثبت الاجتماع فى عهد النبوة للصلاة الا فى هذين الوقتين- (لغات القرآن، ج ٣، ص ١٠٢٢)

## الزكاة وصدقة الفطر

(١٠) الزكاة كل جباية مالية تكون من جهة الحكومة، فاذالم تكن حكومة اسلامية لم تجب الزكاة- وصدقة الفطر وغيرها من الصدقات انما هى جبايات وقتية يلزمها الحكومة لحاجات خاصة، ونوائب واردة-

(قرآنى فيل، ص ٣٥، ٣٤، ٥٢)

(١١) ليس الحج عنده عبارة خاصة، وانما هو مؤتمر عالمى، ويستعزأ بجعله عبادة فى كتابه- (معارف القرآن، ج ٢، ص ٣٩٢)

## الاضحية

(١٢) حقيقتها ذبح الحيوانات للذين تشتركون فى ذلك المؤتمر العالمى- اى ليست عبادة خاصة فى غير ذلك المؤتمر- (رسالة قربانى، ص ٣)

## المعجزات

(١٣) لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن- (سليم كنام، ج ٣، ص ٣٦)

## الدين الاسلامى

(١٤) الدين الاسلامى الرائج بين الامة المسلمة اليوم ليس دين القرآن، وانما هو مركب مماراج بين المجوسيين، ومن رسوم اليهود، وتصوف النصارى وافلاطون- (قرائى نظام ربوبيت، ص ٣٥)

## تدوين الحديث

(١٥) تدوين الروايات الحديثية انما هى اول مكيدة- ضد الاسلام، فاورثت عقيدة فى المسلمين بان مع القرآن الكريم وحى آخر معه-

(مقام حديث، ج ١، ص ٣٢١ وج ٢، ص ٣٩، ٣٠)

## الوحى غير المتلو

(١٦) الذى يسمونه الوحى الغير المتلو كلها اكاذيب ومفتريات وهذه الاكاذيب اصيحت مذهباً للمسلمين- (مقام حديث، ج ٢، ص ١٢٢)

## امهات الحديث

(١٧) صحيح البخارى ومسلم والموطا ومسنند احمد وسنن ابى داؤد والترمذى والنسائى البيهقى من الكتب الموثوقة عندهم، وهذه الكتب ما دامت معتبرة عندهم فى اصول الدين لم يكن للامة الاسلامية ان تخرج من كبوتها وهذه مكيدة عجمية انتقم بها من الاسلام- (مقام حديث، ج ٢، ص ١٢٣)

## القدرة الالهية

(١٨) القدرة الالهية رعا تظهر ثمراتها بعد ملايين السنوات، وجرثومة واحدة تطرى مراحلها الارتقائية فى ملايين السنين حتى تصبح انساناً ولكن اذا ساعدت بد الانسان القدرة الازلية تظهر نتائجها فى اسرع مدة وفى اجمعل صورة- (من ويزدان، ص ١١)

## الايمان بالقدر

(١٩) الايمان بالقدر خيره وشره مكيدة مجوسية جعلتها عقيدة للمسلمين- (قرائى فيلى، ص ١٩٠)

## الشريعة القرآنية

(٢٠) ان الرسول والذين معه قد كونوا شريعة تحت ضوء اصول القرآن وفصلوا تلك الجزئيات التشريعية التى لم يصرح بها القرآن، فكذلك كل حكومة واعضاؤها الشورائية لهم ان يكونوا جزئيات تطابق عصرهم وتكون هى شريعة ذلك العصر- (مقام حديث، ج ١، ص ٣٩١)

هذه قطرات من تلك الطامات التى شخت به تأليفه ومجلته وكتاباتة قدمناها النموذج من افكاره ومعتقداته ورائه، فيا علماء البلاد الاسلامية ويا علماء الرحمين الشريفين والحجار المقدس والجزيرة العربية وغيرها ماذا حكم الشريعة لمحمدية المطهرة فى هذه المعتقدات؟ وماذا حكم من اعتنق بها واعتقدها ودعا اليها بكل وسيلة؟  
افتوناماً جودين ابقاكم لله ذخراً لحفظ الدين وسدوداً منيعة حصينة دون فتن يأجوجية موقنين لظهار الحق المبين-

المستفتى محمد يوف البنورى

مدير المدرة العربية الاسلامية وشيخ الحديث بها

## الجواب

علماء حرمین شریفینے جو جوابات دیئے ہیں ان صحیح متن حسب ذیل ہے۔

(۱) صورة ما كتبه الاستاذ الكبير الشيخ يحيى امان الحنفى،

نائب رئيس المحكمة العليا بمكة (قاضى القضاة)

بسم الله الرحمن الرحيم- وبه تستعين

الجواب عن القول الاول وهوان كل ماورد فى القرآن مؤقت تدريجى: هوانه لاحاكم ولا مشرع الا الله سبحانه، فلا تشريع ولا توقيت بعده سبحانه وتعالى وكون شرعه ابدى او مؤقتاً انما يستفاد من الشارع الحكيم وقد استفدنا من شرعه ان شرعه ابدى سرمدى الى قيام الساعة وانه غير مؤقت فما مستند هذا الكاذب فى دعواه والنسخ قد يعترى بعض الاحكام الشرعية القابلة للنسخ فى زمن النبى ﷺ وبعد موت النبى ﷺ صارت الاحكام كلها محكمة لا تقبل النسخ ولا التغيير ولا التبديل لان الناسخ كان ينزل على النبى ﷺ ليبلغ الامة به قال علماء الاصول الخطاب الشفا هي الوارد فى زمنه ﷺ كقوله تعالى: "اقيموا الصلوة واتوا الزكاة" - "ولله على الناس حج البيت" - "وكتب عليكم الصيام" - "حرمت عليكم الميتة" - "يوصيكم الله فى اولادكم" - "لذكر مثل حظ الانثيين" - "ولا تأكلوا الربا" - "ولا تقتلوا النفس التى حرم الله الا بالحق" - ونحو ذلك هو خطاب لمن كان موجوداً فى ذلك الزمن متصفا بصفات التكليف، والمعدومون وقت الخطاب- هذه الخطابات متعلقة بهم تعلقاً معنوياً بمعنى انهم اذا وجدوا واتصفوا بصفات التكليف تتوجه تلك الخطابات السابقة ولم يوجد من الشارع شرعية اخرى متجددة خوطب بها من كان معدوماً حين الخطابات حتى يقال ان ذلك كان مؤقتاً والادلة على ما قلناه كثيرة من الكتاب والسنة ليس هذه موضع بسطها- ويكفى فى ذلك الاجماع والتواتر القولى والعملى-

جواب الثانى: ان الاستنباط استخراج حكم من الاحكام الشرعية من الكتاب والسنة فالحكم المستنبط موجود فى كتاب الله ونسبة رسوله ﷺ الا ان يختلف بالوضوح والخفاء وهو مراتب ومن له ملكة الاستنباط يحق له ان يستنبط ومن لا فلا فالمستنبط لم يات بحكم شرع جديد من عنده بل اظهر الحكم الكائن فى النصوص كالقياس فان القائس مظهر للحكم الشرعى

لامثبت، بل المثبت للاحام الشرعية هو الله وحده-

ومن الاستنباطات العجيبة استنباط بعض من يدعى الاجتهاد فى اكل لحم الخنزير من قوله تعالى "إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ" وقال انما حرم اكله لعله وهو وجرر جرائيم فيه عن جلّ اكله لكنه اذا غلى الماء غلياناً شديداً وصل فى الحرارة الى درجة كذاثم القى فيه الخنزير ذهبت تلك الجرائم المانعة عن حل اكله فيحل اكله وهو داخل فى قوله تعالى "الا ما ذكيتم" ومادارى المسكين ان السياق والسياق يمنع هذا وان الزكاة الشرعية انما تعمل فى محل يقبلها وهو غير قابل للطهارة بل هو عين النجاسة، وعين النجاسة لا يقبل الطهارة ثم هذا القائل لم يفرق بين قوله زكى وذكى- فان الاول معناه الطهارة وى الثانى معناه الذبح الشرعى من الاهل فى المحل القابل للزكاة- ومن الاستنباطات العجيبة استنباط امرأة تدعى الاجتهاد ان النساء افضل من الرجال من قوله تعالى "اصطفى البنات على البنين" وهذا دليل على جهلها الجهل المركب وانها لا تعف همزة الانكار وهمزة الاقرار فضلاً عن معرفة الفرق بينها- ومن الاستنباطات العجيبة استنباط من يعدى ان فقه الفقهاء حال بيان الناس وبيان القرآن- ان الربا انما يحرم اذا كان اضعافاً مضاعفة، اما اذا كان ضعفاً واحداً فيجوز وما درى المسكين عن حديث الذهب بالذهب والفضة والفضة ربا الحديث، ولا شك ان الفضل يشمل الضعف والا ضعاف، واما هذا الرجل الكاذب الذى يتمشّدق بالاستنباط ويعدى شرعاً جديداً للمستنبط الموجود فى جماعته فهو فى جهل الجاهلين واجهل من الدواب وما جزاءه الا الايلام بالضرب الشديد بالعصى والنعال.....

ثم قتله وراحة العالم من شره المستطير خصوصاً فى هذا الزمن الذى كثرت فيه المحن والزلازل ..... والفتن وحكمه كله باطل فى نفسه يشترك فى معرفة بطلانه الصبيان والبلد والمغفلون والباطل هو الذاهب فهو لا يحتاج الى بيان بطلانه وليكن ان يؤثر فى اناس يعيشون فى شواهد جبال لا يعرفون شيئاً من الدين صلاً وهذا الرجل لو سمع اهل السوق بجرأته الذين يعرفون اركان الاسلام يقول: الصلاة التى يصلها المسلمون اخذوها عن المجوس لا وجعوه ضرباً حتى قضوا عليه حيث ان بطلان الباطل مركز فى ادمغة الناس، فما جواب قائله الرد عليه باللسان بل لطعن بالسنان-

جواب الثالث: قوله ومن اجل ذلك ظاهراً اسم الاشارة يرجع الى ما ذكره من ان رسول الله ومن معه استنبطوا من القرآن فكانت شريعة يعنى خاصة بهم دون من بعدهم كذلك لا قرآن لم يعين تفصيل العبادات يعنى فله ولا مثاله من الجهلة الفجار ان يستنبطوا من القرآن شرائع خاصت بهم وبزمنهم فعل هذه الشرائع تتعدد دبتعدد الامم والقرون وهكذا يتلاعبون بكتاب ويفسرون اصلاوة وغيرها بما شاؤوا وبما يوحى اليه شيطانهم ونقول الصلاة والزكاة والصوم والحج وردت فى القرآن كلها مجملة ولكنها بينها كلها السنة النبوية بيانا شافياً كافياً وافياً وكتب السنة كلها طافحة بذلك البيان وقد قال عليه الصلوة والسلام: الا انى اوتيت القرآن ومثله معه، وبيان النبي ﷺ هو بيان الله لكلامه ووجيه لان الكل من عند الله تعالى: قال تعالى: "وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي يوحى" وقد تحمل بذلك المسلمون فى جميع الاقطار وتواتر القول والعمل بجميع ما ذكر من لدن رسول الله ﷺ الى زمننا هذا وسيستمر ذلك كله الى قيام الساعة- والله سبحانه وتعالى لم يغير مما شرعه من الاحكام فالعمل والقول بالشريعة مستمر ولو حصل تغير شئ مما شرعه اظهر وتواتر نقله..... وشريعته صالحة لجميع الامة المحمدية من اولها الى اخرها ولكل زمان ومكان- ان الحكومة اذا كانت مؤمنة مؤمنة متقادة لاوامر الله ومجتنبه لنواهيه يجب اطاعتها لامر الله بذلك حيث قال: "واهيعو الله والرسول واولى الامر منكم"- واما اذا كانت تامر بالمعاصى والتناهى فلا تجب طاعتها بل تحرم لانه لا طاعة لخلق فى معصية الخالق- وقد قال امير المؤمنين ابوبكر الصدى لاصحابه بعد ان ولى الخلافة، (لا خير فيكم اذالم تقولوا ولا خير فى اذالم استمع فقالوا له: لورأينا فيك اعوجاً جاً لقومناه بسيوفنا)

وجواب الرابع: قد صرح القرآن بوجوب طاعة الرسول فقال تعالى: "واطيعوا الله واطيعوا الرسول واولى الامر منكم" وقال تعالى "ومن يطع الله ورسوله يدخله جنات تجري من تحتها الانهر" وهناك آيات واحاديث كثيرة والة على وجوب طاعة الرسول-



وجواب الخامس: الملائكة هم اجسام نورانية قادرة على التشكل بالصورة الحسنة والحوار الذى وقع منهم بينهم وبين ربهم دال على نهم عقلاء وليسوا بقوى وقد رأى النبي ﷺ جبريل وجناحه وقدمد الأف ورجلاه فى تخوم الارض والسجود معناه اللغوى معروف وسجود الملائكة لادم سجود تحية لا عبادة والمراد بادم شخص معين وقصتها حقيقية كما قصه القرآن-

وجواب السادس: ان الجنة امكنة خاصة وقد اخبر خالقها بانها امكنة خاصة والعلم بكونها امكنة خاصة يعلم من اخبار خالقها بذلك لا من مخلوق مثلها ومن اصدق من الله قبلا- ومن اصدق من الله حديثاً-

وجواب السابع: ان الصلوة التى يصليها المسلمون واردة عن الله فى كتابه العزيز فى غير موضع وكيفية قد تولى الله بيانها على لسان رسول الله ﷺ بفعله وعلمه جبريل عليه السلام كيفية ولعلم بها الناس وعمولها ولا يزال اعمل بها جارياً الى قيام الساعة بيكيفيةها واوضحها السابقة وهذا القائل يجب قتله قتلة شنعاء-

وجواب الثامن: النائب الذى عد نفسه نائباً يستحق الصفح الضرب القتل، والنائب نيابة صحيحة يقول كل ما اتى به الرسول الله ﷺ فحة التسليم والقبول لا ان يحرف دينة او غيره-

جواب التاسع: ان قوله تعالى: "اقم الصلوة لدلوك الشمس الى غسق الليل" - يشمل اربع صلوات الظهر، والعصر، والمغرب والعشاء، وقوله تعالى "وقرأ الفجر" هى صلاة الفجر فشملت الآية الصلوات الخمس وقد بينت السنة ذلك بياناً شافياً-

وجواب العاشر: لم يذكر هذا الجواب-

وجواب الحادى عشر: الحج عبدة بالاجماع وكذا الاضحية ومنكر ما اجمع عليه وعلم من الدين بالضرورة كافر-

وجواب الثانى عشر: غير مذكور-

وجواب الثالث عشر: ومعجزات النبى كثيرة غرر منها واعظمها نزول القرآن عليه ومنها تكثير الطعام القليل ونبع الماء من بين الاصابع وقد شهد ذلك جمع عظيم يتحيل تواطئهم على الكذب والباقي جميعه انكار من هذا الشخص لما علم من الدين باضرورة وكذا ما سبق وفاعله يستحق عليه القتل ولا جواب له غير ذلك والسلام ختام-

كتبه الراجى عفوريه

١٣٨١/١٢/١٤ هـ

الحنان المنان محمد يحيى امان

☆☆☆☆☆

## (٢) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ

محمد العربى لكى التبانى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى عباده الى الصراط المستقيم والصلاة والسلام على المبين للناس مما نزل اليهم من آيات الله والذكر الحكيم، ولى آله واصحابه الرافعين لواء السلام لكل ظاعن ومقيم- اما بعد :-

فاقول ان العشرين مسألة التى ذكرها المستفتى العلامة الشيخ محمد يوسف البنورى من هوس المسمى (غلام احمد) كل واحدة منها تدل دلالة صريحة على كفره وزندقته دافترائه على الله تبارك وتعالى وعلى رسوله ﷺ كما تدل دلالة صريحة على ان من اذنب الملاحدة الا باحيين الحرمية والباطنية والبهاية والبابية اعداء الاسلام ولمسلمين- والله متم نوره ولو كره الكافرون-

حرره وكتبه خادم العلم بمدرسة الفلاح والحرم المكي

محمد العربي بن التبانى الجزائري- يوم الثلاثاء

الموافق ١٨ فى ذى الحجة الحرام عام ١٣٨١

☆☆☆☆☆

## (٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

### السيد علوى المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادى الى سبيل الرشاد، والقامع اهل الزيغ والكفر والاحاد والصلاة والسلام على سيدنا محمد الداعى الى الصراط المستقيم وعلى آله واصحابه والتابعين لهم باحسان- اما بعد

فقد اطلعت على السؤال المقدم من فضيلة الشيخ العلامة الاستاذ محمد يوسف البنورى عن حكم من اعم الرجل الهندى المدعو غلام احمد "پرويز" وفتنة التى قام بها فى الهند على نسق الدجال الاول القاديانى الكذاب، الذى تسمى باسمه، وجرى على ضلاله ورسمه فذلك ادعى النبوة جراءة وبهتاناً، وهذا حرف والحدوث وادعى الى الضلال والشرك وكفر وانكر عقائد الدين ولبس الحقائق على الجاهلين حتى اضل ناشئة جديدة عقولها سخيفة وصلتها بالدين ضعية، ومن عادة هؤلاء الدجالين الماجورين خدمة الاستعمار وبائعى ضمائرهم الدين يتسمون بالمسلمين، والاسلام منهم برآء، ان يأتوا بالشكوك والشبهات حتى فى المتواترات والضروريات ليهدموا اسس السلام ويهاجموا عقائد الاسلام الصافية المحكمة النقية- ويأبى الله الا ان يتم نوره ولو كره الكافرون- وهؤلاء الا بالسة الدجاجة سماسة الكفر ودعاة الاحاد وائمة الضلال، اتخذوا الصحافة والا ذاعة والخطب فى النوادى والمجتمعات والسفر من قطر الى قطر، اتخذوا ذلك كله محاربة السلام والنيل منه وتأدية رسالة ساداتهم شياطينهم (وان الشياطين ليوحون الى اوليائهم ليجادلوكم وان اطعتموهم انكم لمشركون) حتى انتشر الشر وتفاقم الامر وبلغ السيل الذبى وتسلسلت المكائد ضد السلام فلذا اصر الواجب على اهل العلم ودعاة الخير وائمة الهدى ان يهبوا لتحذير العوام والناشئة من هذه المعتقدات الاثيمة الضالة- بل ان طامع واحدة من افكاره ومعتقداته تكفى لتقرير كفره، فكيف ببقية الطامات والافكار؟ فلا وجه للسكوت على مثل هذا- وجزى الله رجال الارشاد، من العلماء الاعلام من ائمة الهدى الذين قاموا بواجبهم من الدفاع عن الدين، واقامة السدود المنبعة، والحصون القوية للحيلولة بين هذا الدجال واضرايه وبين العوام الغافلين، فليت لنا سيف الفاروق ليطهر الارض من امثال هؤلاء الدجالين الافاكين الماجورين الاعداء الباطنيين الذين تهم اشد ضرراً واكثر خطراً علينا من الكفار الحربيين، فمعقدا تهم باطلة وأرائهم فاسدة واستنبا طاتهم فلسفية وجرأتهم على الله وعلى رسوله تقشعر منها قلوب المتقين وتشمئز من جدها افئدة المومنين فنعوذ بالله ونلتجى اليه من هذا الداء المبين، والله يقول الحق وهو يهدى السبيل الاوان الرجال المذكور احقر من ان تنقض اقواله بقواعد اصولية او نصوص ثقيلة فان ذلك معلوم سيما وقد قام به كثير من علماء الدين جزاهم الله خير الجزاء- ومن المعلوم ان الشريعة المحمدية ناسخة لجميع الشرائع واحكامها بافيه مستمرة الى يوم القيامة لانها خاتمة الشرائع والنبي ﷺ خاتم النبيين- وقد تبينت العبادات فى الكتاب والسنة- والسنة بيان للقرآن من الله على لسان رسوله قال تعالى رانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم) وهؤلاء المهملون للسنة يريدون ان يفرقوا بين الله ورسوله ويقولون نؤمن ببعض ونكفر ببعض- يريدون ان يتخذ بين ذلك سبيلاً- اولئك هم الكافرون حقاً- والتارك للسنة فى الحقيقة تارك للقرآن القائل (وما اناكم الرسول فخذوه وما نهكم عنه فانتهوا) ولا شك ان الحج عبادة روحية بدينة مالية فهذه المسائل التى خالف فيها البروز المسكين الاجماع وسلك فيها مسلك الكفر والابتداع كلها تدل على هوسه وزندقته والحاده وتبين بهذا انه من الدجاجة الذين يظهرون ميين بدى

الساعة اعاذنا الله من شرورهم ورد كيدهم فى نحورهم وفيما ذكرناه من التحذير والتلويع من الشرع والتوضيح كفاية والله اعلم-  
والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته-

كتبه الفقير الى الله المدرس بالمسجد الحرام علوم بز السيد عباس المالكي-

## (٤) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ محمد امين الكتبي

الحمد لله رب العلمين: قد اجاد شيخنا (محمد يحيى امان نائب رئيس المحكمة العليا بمكة)

(محمد امين كتبي المدرس بالمسجد الحرام)

☆☆☆☆☆

## (٥) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ حسن محمد مشاط المالكي

بسم الله الرحمن الرحيم

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذهبتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب-

الحمد لله الذى هدانا لهذا وما كنا لنهتدى لولا ان هدانا الله والصلوة والسلام على سيدنا محمد المبعوث رحمة

للعالمين بشريعة واضحة محكمة باقية الى يوم الدين، وعلى اله وصحبه اجمعين والتابعين لهم باحسان الى يوم الدين- اما بعد :  
فانى قرأت ما ذكرهنا من معتقدات غلام المذكور فوجدتها و ماتضمنته من العقيدة الاولى الى تمام العشرين عقيدة كلها  
صلال و كفر ومن اعتقدها شيئاً منها فهو كافر حلال الدم، ومن دُعا اليها اوالى شئ منها فهو ضال مضل على اثم ذلك واثم من  
بتعه لا ينقص من اثمهم شيئاً- هذا ما نعتقه وندين به ونسأل الله تعالى الهداية والثبات على دين الاسلام، والقيام بالمحافظة على  
نغاليمة ونعوذ بالله من مضلات الفتن ماحيين، ونسأل الله الموت على دين السلام فى لطف و عافية وصلى الله عليه وسلم على  
سيدنا محمد ولى اله وصحبه اجمعين-

كتبه الفقير الى مولاه تعالى حسن محمد مشاط

١٣٨/١٢/١٨، تجاه بيت الله الحرام

☆☆☆☆☆

## (٦) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ نور محمد سيف الحنفى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى جعل حملة هذا لدين من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلية

والصلاة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد النبى الربى الها شمى الامين الذى ختم الله به النبيين وعلى اله وصحبه ومن  
تبعهم باحسان الى يوم الدين (اما بعد) فاقول مستمداً من الله التوفيق الهدايتلاقوم طريق ان بعض ماجاء فى هذا الاستفتاء من بيان  
ضلالات "غلام احمد برويز" كاف اثم الكفاية فى الحكم عليه بالكفر والزندقة والالحاد وانه صباح الدم والمال لا خلاص له من ذلك  
الا بالرجوع الى السلام فكيف بها مجتمعة وكيف بها منضمة الى جميع طاماته التى شحنت بها تأليفه ومجلته وكتابه كما  
اشيرالى ذلك فى الاستفتاء المذكور- وهذا المارق الملحذوان كان باطله مكشوفاً وخزية مفصوحاً لايعدم ان يجد له من الملاحظة  
المتحاليين الاباحيين من يستعذب مشرب تينساق وراءة فاذازيغ بهرجه وازيق باطله لم يجد هو ولا انصاره مجالاً للدرس  
والتشغيب- ولا باس ان نشير الى تفنيد بعض هذا المزاعم الكافرة ومن يعلم تفنيد الباقي فنقول وبالله المستعان-

(١) زعم عدو الله "ان جميع ماورد فى القرآن الكريم من الصدقات والتوريث موقف الخ مما هذى به واقول دحضاً لباطله ان

الشريعة الاسلامية بجميع ما فيها من احكام مالية واعتقادات سلبية وعبادات بدنية وانكحة ومعاملات وحدود وخبايات وغير ذلك من احكامها كلها واحدة لا تتجزأ شريعة خالدة الى يوم الدين خود كتابها المبين المعجز للعالمين: قال الله تعالى: 'اليواكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي ورضيت لكم الاسلام ديناً'- وقال تعالى 'ومن تبغ غير الاسلام ديناً فلن يقبل منه وهو في الآخرة من الخايرين'- واخرج الحاكم من حديث ابي هريرة رضى الله تعالى عنه انه قال "خطب النبي صلى الله عليه وسلم في حجة الوداع فقال: تركت فيكم شيئاً لن تضلوا بعد هما كتاب الله وسنتي ولن يترفقا حتى يرد اعلى الحوض" فمن زعم كهذا المارق المأفون ان بعضها وقتي فهو مرتد كافر حلال المال والدم-

(٢) ادعى عدو الله ان اهل كل عصر بعد عصر النبي ﷺ لهم ان يستنبطوا احكاماً جديدة تكون شريعة لعصرهم وليسوا مكلفين بتلك الشرعية السابقة وان ذلك لا يختص بباب واحد وانه من اجل ذلك لم يعين القرآن تفصيل العبادات" واقول هل ادل على زندقه هذا الباطنى الملحد من هذه الدعوى فانها تجتث الدين من اصله وزعمه ان القرآن لم يعين تفصيل العبادات "الحاد مكشوف" بل عينها اتم تعيين حيث عهد الى المنزل اليه صلى الله عليه وسلم بيان ذلك اذ يقول عز وجل: "وانزلنا اليك الذكر لتبين للناس ما نزل اليهم" فبينها صلوات الله وسلامه عليه وآله واصحابه باقواله وافعاله حتى صارت معلومة من الدين باضرورة على والى الاعصار بحيث يكفر جاحداً فسحقاً لهذا المارق سحقاً-

(٣) افترى عدو الله على الله ورسوله حيث زعم "ان المراد من قوله تعالى: 'اطيعوا الله واطيعوا الرسول اولى الامر منكم' اطاعة مركز كزالملة اى الحكومة المركزية والمردا "باولى الامر" الجمعيات التى تنعقد تحتها والحكومة المركزية تستقل بالتشريع وليس المراد با طاعة الله اطاعة كتابه القرآن الكريم ولا با طاعة الرسول اطاعة احاديثه واقول ان هذا الزنديق صباغت ينتحل الباطل ويروج له فان اطاعة الله هى اطاعة الله هى اطاعة كتابه والالتقياد لاحكامه واطاعة الرسول صلى الله تعالى عليه وآله وسلم هى اتباع سنة والعمل بشريعة وهاتان الاطاعتان واجبتان مطلقاً اما اطاعة اولى الامر على الخلاف بيان المفسرين فى المراد بهم هل هم عالماء او الامراء فمقيدة بان تكون فى غير معصية لما فى الحديث الصحيح من قوله ﷺ: لا طاعة لخلق فى معصية الخالق:

(٤) زعم عدو الله انه "قد صرح القرآن الكريم- بانه لا يستحق الرسول يكون مطاعاً وليس له ان يامرهم بطاعته الخ هذيانه" واقول لعنة الله على الكاذبين فان القرآن الكريم طافح بالآيات البينات فى وجوب طاعة الرسول ﷺ بل اخبر سبحانه فى شان رسوله ﷺ بما هو اعظم من ذلك حيث جعل طاعته رسوله طاعته له اذ يقول: "من يطع الرسول فقد اطاع الله" فليخسأ عدو الله وليمت غيظاً وكمدأ-

(٥) زعم عدو الله ان المراد بالملائكة القوى المودعة فى الكائنات الخ سخافاته وترهاته واقول ان عدو الله له سلف من الملاحدة والزنادقة سبقوه الى هذا الهراء فزعموا ان الملائكة والجن قوى مودعة فى الكائنات وان كتاب الله تعالى الذى لا يتيه الباطل من بيا ن يديه ولا من خلفه يود عليهم ابلغ الرد ويفند مزاعمهم اعظم التفنيد- فقله تعالى اخباراً عن مخاطبة للملائكة حيث يقول "واذ قال ربك للملائكة انى جاعل فى الارض خليفة" واجابته لم بقولهم "قالوا اتجعل فيها من يفسد فيها الآية" دليل واضح على انهم اجسام ذو وعقول وبيان يخاطبون ويحيون وذلك بنافى كونهم قوى اذا القوى امور معنوية لا وجود لها فى الخارج ولا يتصور فيها ذلك وقوله تعالى ايضاً فى حقهم "واذ قلنا للملائكة اسجدوا لادم فسجدوا الا ابليس" - برهان ظاهر على انهم اجسام يعون الخطاب ويسجدوا واين ذل من القوى المعنوية- وقوله تعالى فى شأنهم "جاعل الملائكة رسلاً اولى اجنحه مثنى وثلاث ورباع" حجة قاصمة لظهور من يزعمون انهم قوى معنوية وورد فى صحيح مسلم فى تفسير قوله تعالى: "لقد رأى من آيات ربه الكبرى" قال رأى جبريل فى صورته له ستمائة جناح والآيات والاحاديث الواردة فى حق الجن ايضاً، وانهم اجسام كثيرة يطول سردها، اماما

جاء فى المواد الباقية من رقم ٦ الى رقم ٢٠ فزيفها اظهر من ان يخفى، نعم الرقم ١٨ فيه ما يشير به عدو الله الى معتقد سلفه الملحد الافاك داروين الزاعم ان اصل الانسان يرجع الى القرد وانه لم يزل يترقى حتى وصل الى ماوصل اليه وهذا مصادم للواقع ولنصوص القان الكريم الدال على ان خلق البشر كه من آدم وزوجه على الكيفية التى بينها الله تعالى فى كتبه الكريم والى هنا انتهى ما اردت تعليقه على باطل ذلك الملحد المارق الزنديق الكافر المأفون المباح المال والدم قطع ان دابره وسلبه مدد الامهال وسلط عليه قمة تجعله عبرة على مدى الاجيال وختاماً نسأل الله سبحانه وتعالى ان تنصر دينه ويجمع شمل المسلمين على طاعة ويجعلهم يداً واحدة على من سواهم وصلى الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم تحريراً فى يوم الجمعة الحادى والعشرين من ذى الحجة الحرام عام احدى وثمانين بعد الثلاثمائة والاف من هجرة من خلقه الله عل اكمل وصف صلى الله تعالى وسلم عليه وعلى اله وصحبه اجمعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين-

وكتبه العبد الفقير الى الله تعالى خادم طلبة العلم ابالمسجد الحرام

ومدرسة الفلاح

١٣٨١/٢١/٢١

محمد نورين سيف بن طلال عفا الله عنه

والديه واشياخه والمسلمين

☆☆☆☆☆

## (٨٠٧) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ القاضى محمد بن على الحركان

رئيس المحكمة الكبرى بجدة وفضيلة الاستاذ الشيخ عبدالرحمن الصنيع مدير مكتبة الحرم المكى

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده اما بعد فقد اطلعنا على الاستفتاء الموجه من فضيلة الشيخ محمد يوسف البنورى مدير المدرسة العربية الاسلامية بكراتشى وشيخ الحديث بها الى علماء البلاد الاسلامية وعلماء الحرمين الشريفين عن الرجل الذى ظهر حديثاً فى بلاد الهند المدعو غلام احمد پرويز وعن النبذ من معتقدات هذا الرجل التى اوضحها فضيلة السائل فى استفتائه المشروح اعلاه كما اطلعنا على الجواب الذى اجاب به فضيلة السيد علوى بن عباس المالكى المذكور بعالیه وقد وجدنا ان فضيلة قد اجاب على هذا الاستفتاء بما فيه الكفاية لان جميع ما جاء فى النبذ الموضحة فى هذا الاستفتاء من معتقدات هذا الرجل هى كفر بالله ورسوله وردة عن الاسلام باجماع المسلمين وانكار وتحريف لما هو معلوم بالضرورة من دين الاسلام ولا يخالف فى كفره من له ادنى المام باللسام وشرائعه وقد قال الله تعالى (من يهد الله فهو المهتد ومن يغفل فلن تجد له ولياً مرشداً)

محمد بن على الحركان- رئيس المحكمة الشريعة الكبرى بجدة، ١٢ محرم الحرام ١٤٣٨هـ

سليمان بن عبدالرحمن الصنيع فى طلبة العلم بالمسجد الحرام

☆☆☆☆☆

## (٩) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الستاذ

### السيد محمود الطرازي (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى- اما بعد: فقد قرأت هذا الاستفتاء المبارك من الوله الى اخره فوجدت صاحب هذه المعتقدات مخالفاً للعقائد الاسلامية الصحيحة التي يكفر من خالفها باجماع المسلمين فلم اتوقف في شأنه اى في كفره وعدم ايمانه وكفر من مشى خلفه من اخوانه وتابعه في خسارته اعاذنا الله من مثل هذه الفتن-

المجيب العبد العاجز السيد محمود الطرازي

المدرس بالحرم النبوى الشريف عفى عنه

☆☆☆☆☆

## (١٠) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ الاتساذ قاسم الاندجاني (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

قال الله تعالى في كتابه الكريم: ود كثير من اهل الكتاب لو يردونكم من بعد ايمانكم كفاراً- حسد امن عند انفسهم من بعد ماتبين لهم الحق (١٠٩/٢) ودوالو تكفرون كما كفروا فتكونون سواء فلا تتخذوا منهم اولياء- (٨٩/٣)

فلما لم يصدرنا على ان يردوا المسلمين على اعقابهم بل نشأوا امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف ونشروا دينهم الاسلام على ارجاء المعمورة وصفهم الله تعالى بقوله "اولئك هم المفلحون"- فيئسوا عن ردهم على اعقابهم قاموا من بعد ذلك قومة واحدة في قتال المسلمين ودامت هذه الحروب بين المسلمين وبين كفار اهل الكتاب مئتي سنة وكان علماء المسيحيين قد حرفوا الانجيل كما حرف اليهود التوراة وهذه الحروب بهي الحروب الصليبية ثم نشأت الدهرية ضد اهل الكتابين وعرفوا ان القساوسة والاحبار انما يعيشون على اعناق الناس بلا حق وليسوا على حق في شئ وقد قاسوا الدين الاسلامي على اهل الديانتين فقاموا ضده كما قام غلاستون في انكلترا فصاح في برلمانها: مادام هذا القرآن موجوداً في ايدي الناس فلا سلام بينهم فاعلنوا على الاسلام حرباً شعواء لا هوادة فيها مرة ثانية ولكن بالدسائس فانشا الانجليز بفلوسها في الهند القاديانية فاقامت الرجل الذي باع دينه بدنيا انجليز دهبو غلام احمد القادياني حتى قامت بهذه الوسيلة فتنة عمياء تضلل الناس الجهال يرددونهم عن دينهم وهو يدعى النبوة في الدين الاسلامي يحسبون انهم يحسنون صنعا اولئك الذين حبطت اعمالهم فلا تقيم لهم يوم القيامة وزناً-

ثم قام في هذه الآوة من تلامذة المستشرقين المبشرين رجل باسم غلام احمد (بروين) فكتب كتاب معارف القرآن في اربع مجلدات يصدق مقاله في الاستفتاء وجعل النشأة والارتقاء معياراً لتفسيره وجعل قصة سيدنا آدم عليه السلام قصة تمثيلية غير حقيقة وغير الحقائق وهو ممن اضله الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوة فمن يهديه من بعد الله فانما هو واثاله دهيون كفار لابسون لباس الاسلام حتى يقوموا بين الجهال يضلونهم فلا يجوز لاحد في ان يشك في كفرهم وكفر من اتبع هواهم- وقالوا ما هي الاحييتنا الدنيا نموت ونحيا وما يهلكنا الا الدهر وما لهم بذلك من علم ان هم الا يظنون- وكان نتي من جند ابليس فارتقى به الحال حتى صار ابليس من جنده-

السيد قاسم الاندجاني





## (١١) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ

ابراهيم بن الملا سعد الله الختني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي علمنا البيان ونزل لنا الفرقان- والصلاة والسلام على خير خلقه سيدنا محمد الذي بين لنا منازل الينا ولم يترك محالاً لذي افتراء وبهتان وعلى آله وصحبه وعلماء امته الذابين في كل زمان ومكان- اما بعد:

فقد طالعت صورة الاستفتاء عن هذا الضال المضل لمفسد في الارض غلام احمد الثاني الذي ظهر الان وطغى في بنجاب فلقلب نفسه بلقب ملوك المجوس برويز مفتخراً به فطالعتها بمقدمتها وما اشتملت عليه م المسائل العشرين التي اختراها كالا نموذج فضيلة المستفتي العالم الثقة الامين مصرحاً بما قل كل واحدة عنها من مجلات ورسائل هذا الملحد الزنديق ومعينا صحائفها واجزائها يبق عندى ريب وتردد في شأنه وجزمت بانه مرتد وملحد وزندية وكذا كل من اتبعه وواقفه في زيغه والحاده بل يكفى كل واحدة من تلك المسائل العشرين التي ذكرت واختيرت في الاستفتاء في الحكم بكفره وارتداده وزندقته وكذا بارتداده دكل من واقفه واتبعه وهذا بديهي وظاهر لا يحتاج الى اقامة الادلة حتى ان المسلم العامي لا ينبغي ان يتردد في الحكم بكفره وارتداده وزندقته فضلاً عن عالم باصول الدين وفروعه توجب على اولى الامر وعلى حكام تلك البلاد ايدهم الله تعالى ونصرهم نصراً موزراً ان يستتيبوا التوبة الصادقة عليهم ان يقتلوهم ويقطعوا دابرهم فانهم مفسدون في الارض وهم خطر على الاسلام وعلى الحكومة المحلية لازالت منصورة موقفة والله هو حافظ دينه القويم وهو الموفق لما يحبه ويرضاه- والله هو الملهم للصواب

كتبه المجيب الراجي الطاف ربه الكريم الرحيم

محمد ابراهيم بن ملا سعد الله الفضلي الختني ثم المدني

كان الله تعالى معه وله ولا هل الاسلام اجمعين

١٣٨٢ / ١ / ٣



## (١٢) صورة ماكتبه فضيلة الشيخ الاستاذ الكبير

مولانا محمد بدد عالم المهاجر المدني

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الهادي الى الحق والصلاة والسلام على سيدنا محمد المبعوث لدعوة الحق واله صحبه اما بعد:

فالذى مارلت اعلم من الحاد الرجل الآخر ومن معتقداته استاذ محمد اسلم الذى مفتى لسبيله كلها اتباع اليهود شبر ابشير و ذراماً بذراع وتحريف الكل عن مواضعه ومن بعد مواضعه ولو استطاع ان يحرف كلام الله لم يتأخر عنه ولكنه خاب وخسر لان القدرة الاذلية قد تكفل بحفاظته وكذلك تقدم على الباطنية والزنادقة فى تحريف حقائق الشريعة ولم يكتف بذلك حتى اسس ديناً جديداً اسماءه بالاسلام الذى سول له قريته وفتح لهذه المقاصد الكفرية باباً جديداً وهو انكار الاحاديث النبوية وان كان قد سبقه الى هذا الكفر كثير من اخوانه، ولكنه اختار منهجاً آخر لكفره فتارةً يجعله تاريخاً اذا وافق رأيه وهواه وتارةً يجعله افتراء اذا خالف رأيه ولكن الحمد لله الذى سبق قول نبيه صلى الله عليه وسلم بحفظ هذا الدين بقوله يحمل هذا الدين منا كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال البطلة وتاويل الجاهلين فقال العلماء الربانيون لاستيصال هذه الفتنة وجرى مولانا السيد محمد يوسف البنورى حيث قام لمكافحته هذه الفتنة الدهماء وجزى الله هؤلاء العلماء حيث يبذلون جهودهم فى دفع تلك الفتن التى ظهرت ضد الاسلام ووقفهم لخدمتا الدين والذب عن الدين المحمدي اللهم انصر من نصردين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم واخذل من خذل دين سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم- سبحان ربك رب العزة عما يصفون وسلام على المرسلين الحمد لله رب العالمى-

العبد محمد بدر عالم عفا الله عنه

تريـل المدينة المنورة

محرم الحرام ١٣٨٢هـ



### (١٣) صورة ما كتبه فضيلة الشيخ

محمد حامد الفرغانى (المدينة)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العلمين والصلاة والسلام على سيد المرسلين وعلى اله وصحبه اجمعين وظيفه علماء الاسلام حفظ الدين عن تحريف المحرفين وقيامهم فى الذب عنه غاية طاقتهم لانهم الوارثون علوم النبي صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم المأمورون بحفظها بلا زيادة ولا نقص فمن اراد قلب حقائق الدين وتبديل معالمه وشعائره يجب عليهم رده واطهار شيطنته ووساوسه ونفثاته فى غوغاء الناس من النشوء والمغفلين كما فعل الصديق رضى الله تعالى فى مسيلمة وغيره والصحابة ومن بعدهم رضى الله تعالى عنهم من اهل الحق وقاسوا من الحق والشدائد فى اطفاء نار الفتن كالامام احمد وغيره من الائمة رحمهم الله تعالى ففى هذا الزمان الذى ظهر فيه الدجالون والمغيرون بتأكد قيام من قدر على الذب عن الدين بقدر وسعه كفضيلة الاستاذ المحترم صاحب الاستفتاء شكر الله سبحانه وتعالى سعيهم وجعلهم من الذين ورد فى حقهم ومن احسن قولاً ممن دعا الى الله الآية- فمن خرج من الدجا جلة فى الهند غلام احمد الثانى المذكور فى الاستفتاء وقول هذا المارق ان جميع ماورد فى القرآن الكريم من الاحكام تنبى الخ باطل وزندقة وتكذيب بدوام الشريعة الى اقراض الدنيا-

وقوله ولكل عصر شريعة هذا انكار للدين وخروج منه لقوله سبحانه وتعالى ما كان لهم الخيرة-

وقوله اطاعة الله ورسوله هى اطاعة الحكومة افتراء وتحريف وتبديل للدين-

وقوله ليس الرسول مطاعاً تكذيب لقوله سبحانه وتعالى فلا وربك لا يؤمنون حتى يحكموك فيما شجر بينهم الآية- ونحوها

من الآيات-

قوله المراد بالملائكة القوى المودعة في الكائنات هذا تكذيب لامثال قوله سبحانه وتعالى: كل من آمن بالله وملائكته الآية- وتأويله آدم عليه السلام وحواء رضى الله تعالى عنها وسجود الملائكة مروق عن الدين لتركه ظاهر القرآن-

قوله: ليس المارد بالجنة امكنة خاصة الخ كفر يواح لانكاره الضروريات-

وقوله: الصولة التي يصلوها المسلمون الخ هذا تكذيب للمقطوعات-

وقوله: لم يذكر في القرآن غير صلاة الفجر وصلاة العشاء هذا اتهام منه وكفر بقوله سبحانه وتعالى وما ينطق عن الهوى ان هوا لا وحى يوحى-

قوله: الزكوة كل جباية مالية الخ انكار بما ثبت في مواضع عديدة من القرآن المجيد-

قوله: في الحج انما هو مؤتمر اسلامى عالمى الخ انكار بما ثبت من اعماله و مناسكه مالىس للعقل مدخل فيه في القرآن الكريم والاحاديث-

قوله: حقيقة الاضحية ذبحى الحيوانات للذين يشتركون في ذلك المؤتمر الاسلامى هذا تصادم عن الحق الذى ثبت عن النبى صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم-

قوله: لم يصدر من الرسول معجزة غير القرآن وهذا يدل على انه من الذين ختم الله على قلوبهم وعلى سمعهم وعلى ابصارهم غشاوة-

قوله: تدوين الروايات الحديثية انما هي اول مكيدة ضد الاسلام الخ هذا تحقير للاحاديث وتضليل لحملتها فهو كفر محض-

قوله الذين يسمونه الوحي الغير المتلو كلها اكاذيب الخ وهذا يدل على انه من الذين ورد في القرآن المجيد: ارات من اتخذ الهه هواه واضله الله على علم وختم على قلبه وجعل على بصره غشاوة- فمن يهديه من بعد الله- الآية-

قوله: صحيح البخارى الخ تكذيب للاحاديث قال الرسول ﷺ الا فليبلغ الشاهد الغائب، ونضر الله امراً سمع مقالتي فوعا ط واذاها كما سمع قرب حامل فقه ليس بفقيه الى من هوا فقه منه او كما قال-

قوله: ان الرسول والذين معه قد كونوا شريعة الخ هذا تشريك في التشريع واختصاصه صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم- معلوم من الدين باضرورة فهذا امروق للدين-

فهذا المازقة والطاغية قد تكبرو وتجبرو استهزأ بالدين وحاول شيئاً لا يناله ابدأ اولو كان جميع الناس معه- ولو قال من ادعى الاسلام عشر معشار مقال هذا الدجال لخرج من الدين خروجاً بينا فيستتاب فان تاب والايقتل-

قال القاضى عياض فى اواخر الشفا وكذلك تقطع بتكفير كل من كذب وانكر قاعدة من قواعد الشرع وما عرف يقيناً بالنقل المتواتر من فعل الرسول صلى الله تعالى عليه وعلى اله وصحبه وسلم ووقع الاجماع المتصل عليه كمن انكر وجوب الصلوات الخمس الخ وكذلك اجمع على تكفير من قال الصلاة طرفى النهار وعلى تكفير الباطنية فى قولهم ان الفرائض اسماء رجال نح ومن انكر صفة الحج- وكذلك يكفر اذا جوز على جميع الائمة الوهم والغلط الخ وكذلك من انكر الجنة واولئار فهو كافر باجماع الخ ملتقطاً-

كتبه العاجز الفقير المولوى حامد المهاجر الفرغانى المتوطن فى المدينة المنورة على صاحبها الف صلاة وتحية

## توقيعات علماء الشام وجمعية العلماء نجما

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين، والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله وصحبه والتابعين ومن تبعهم باحسان الى يوم الدين اما بعد فقد اهلعنا على صورة الاستفتاء التي نشرتموها في البلاد الاسلامية جمعاء من غلام احمد الجديد و كاله من الطامات التي تأتي على الاسلام من اصوله، فان له من الاجتهادات والتاويلات والتفسيرات في الدين الاسلام ومصادره مالا يبقى ذرة مما هو معلوم من الدين بالضرورة فقد طعن باركان الايمان والاسلام كلها والعياذ بالله تعالى، وجعلها من اعمال المجوس وامثالهم، فكل نبذة من معتقداته وافكاره كفيلة لاجراجه من الاسلام كلياً، دون وجود اي احتمال ببقائه على الاسلام، فنشكركم ونشكر اخوانكم اهل العلم في الهند وباكستان وغيرهم ممن يغارون على الاسلام ويدافعون عنه ويذودون عن حياضه، وهذا ما يؤكد قول النبي صلى الله عليه وآله وسلم لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق - والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته-.

١٠ / ربيع الانور ١٣٨٢هـ، (مفتي حماء رئيس جمعية العلماء بحماء)

١٠ / ٨ / ١٩٦٢، محمد سعيد- (محمد توفيق الصباغ)

نائب رئيس جمعية العلماء- (محمد على المراد، محمد الحامد)

















